عہدنامہ کا سرتلایا تھا اور نئے عہدنامہ کو پورانے عہدنامہ کی جگہ میں قایم ہوا دکھلایا تھا (سُنا) کیا سُنا اس کا ذکر (آیت ۱۴) میں ہے (ف) یہہ لوگ جو معرفت سے بے نصیب اور بُرے دلکے آدمی ہیں سیدھی باتیں بھی سنکر اُلٹی بناتے ہیں

۱۲ (۱۲) اور لوگوں اور بزرگوں اور فقیہوں کو اُبھارا اور اُسپر چڑھکے پکڑا اور بڑی عدالتمیں لے گئے

(لوگوں کو اُبھارا) پہلے بحث کرنے کو جمع ہوئے اور جب مباحثہ میں بند ہوئے تو لوگوں کو اُبھارتے ہیں اور جھوٹھے گواہ بناتے ہیں کہ اُسے مارڈالیں (ف) یہودیوں میں ایسی شرارت کی روح آجتک چلی آتی ہے اور مسلمانوں میں بھی یہی روح ہے جو ہمارے ملک کے یہودی ہیں (ف) لوگوں سے مراد عام لوگ ہیں اور یہہ نئی بات ہے کیونکہ اب تک اگرچہ بزرگ لوگ مخالف تھے مگر عوام نے مخالفت نہیں کی تھی بلکہ عوام موافق تھے اور اسی لئے بزرگ ڈرتے تھے کہ شاید لوگ ہمیں سنگسار کریں پر اب لوگ بھی اُن کے ساتھہ ہوگئے اکثر عوام کی نکیل مُلّانوں کے ہاتھہ میں ہوتی ہے ہاں عین صلیب کے وقت عوام نے بھی کہا تھا کہ صلیب دے صلیب دے اور یہہ بھی بزرگوں کے اُبھارنے سے تھا اِسلئے بنیادِ مخالفت بزرگوں سے تھی (بڑی عدالت میں) لیگئے یعنے سانیڈرم میں جہاں کاہن اور بزرگ اور فقیہہ جمع تھے (ف) استیفان پر جو تہمت لگائی گئی یہہ وہی تہمت تھی جو مسیح پر لگائی گئی تھی کہ وہ کہتا ہے کہ میں ہیکل کو ڈھادونگا پس استیفان کے مقدمہ میں جو دعویٰ اور دلیل ہے اور فتویٰ ہے وہ موافق ہے اُسی مقدمہ کے جو مسیح کے ساتھہ ہوا اِس لئے اِستیفان مسیح کا ایک امانتدار گواہ تھا

۱۳ (۱۳) اور جھوٹھے گواہ کھڑے کئے جنہوں نے کہا کہ یہہ آدمی اس پاک مکان اور شریعت کے خلاف کفر بکنے سے باز نہیں آتا

ان لوگوں نے جھوٹھہ بول کے استیفان کی باتوں کو اُلٹ کے بیان کیا جیسے مسیح کی باتوں کو الٹ دیا تھا داؤد کہتا ہے کہ وے میری باتوں کو کاٹتے ہیں اگرچہ شریر لوگ عیسائیوں کی سچی باتوں کو الٹ کے بُرے طور پر سناتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُنپر داغ لگے اور لوگ اُنکی تحقیر کریں اور اُنہیں ایذا دیں مگر سچائی دب نہیں سکتی پھر بھی اُٹھتی ہے

۱۴ (۱۴) کیونکہ ہم نے اُسے یہہ کہتے سُنا کہ وہی یسوع ناصری اِس مکان کو ڈھائیگا اور اُن رسموں کو جو موسیٰ نے ہمیں سونپی بدل ڈالیگا

مطلق جھوٹھی تہمت بنانا تو شریروں کو ذرا مشکل ہوتا ہے مگر وے سچی بات میں کسیقدر جھوٹھہ ملا کے کمی بیشی کے ساتھہ سنایا کرتے ہیں (ف) کذب آمیز سچائی بھی جھوٹھہ ہے اور اُس سے بڑا نقصان ہوتا ہے (ف) محمد صاحب نے اپنے قران میں اگرچہ بعض باتیں سچی بھی سُنائی ہیں پر چونکہ اُسمیں جھوٹھہ بھی ملا ہوا ہے اِسلئے وہ سب تعلیم خراب ہوگئی ہے اور روح کی ہلاکت کا سبب ہے (ف) معلوم ہوتا ہے کہ اِستیفان نے کہیں اُن باتوں کا ذکر کیا ہے جو (متی ۲۱-۲۸ سے ۴۱ و ۲۲-۲ سے ۱۰ تک) مذکور ہیں کہ اُن شریروں کو ہلاک کریگا اور اُنکا شہر پھونکدیگا لیکن اُنہوں نے اس مضمون کو اچھی طرح نہ سمجھا یا سمجھہ کے ایسی باتوں کی برداشت نہ کر سکے اور کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمارے آبائی دین کا دشمن ہے (ف) اگرچہ اُسوقت مخالفت کر کے اِستیفان کو مار ڈالا پر جو بات اِستیفان کہتا تھا وہی اُن کے ساتھہ ہوئی کلیسیا کے دُکھہ اور اِستیفان کی مصیبت فوراً تمام ہوگئی اور اُس سے نیک نتیجہ نکلا پر اُن شریروں کا حصّہ ہمیشہ کی ندامت اور ہلاکت کا ہوا اِسیطرح ہر زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی ندامت مخالفوں کے ہاتھہ میں رہتی ہے اور عیسائی لوگ دُکھہ اُٹھا کے جلال میں پہونچتے ہیں ہمارے وقت کے مخالفوں کو بھی چاہئے کہ اِن انجاموں پر نگاہ رکھیں

(۱۵) اور سبھوں نے جو عدالت میں بیٹھے تھے اُسپر نظر کر کے اُسکے چہرہ کو فرشتہ کا سا چہرہ دیکھا ۱۵

(فرشتہ کا سا چہرہ) عدالت کے بیچ میں کھڑا کیا گیا منصف لوگ چہرہ کو اُس مجرم کے دیکھتے ہیں فرشتہ کا سا چہرہ نظر آتا ہے نہ کچھہ غصّہ ہے نہ گھبراہٹ ہے نہ خوف ہے بلکہ چہرہ پر نور چمکتا ہے (ف) ایسا منوّر چہرہ کیونکر ہوگیا اِس لئے کہ اُس کے دل میں پاک خوشی روح القدس کی بھری تھی اور دل کی تاثیر چہرہ پر نمایاں ہوا کرتی ہے اگر دل میں غم ہے تو چہرہ اُداس ہوتا ہے جب دل میں خوشی ہے تو چہرہ بشاش ہے اور جب حقیقی خوشی دل میں بشدّت بھری ہے تو چہرہ فرشتہ کی مانند چمکتا ہے (ف) قریب تھا کہ اِستیفان دنیا سے رخصت ہووے اور مقدسوں اور فرشتوں کی مجلس میں آسمان پر چلا جاوے پس اُسکا چہرہ فرشتہ کا سا چہرہ نظر آیا کیونکہ وہ شخص عنقریب فرشتہ کی مانند ہو کے آسمان میں جا بسنے والا تھا (ف) جب خوب اندھیری رات ہوتی ہے تو ستاروں کی چمک بھی زیادہ نظر آتی ہے اُسوقت یہودی شرارت کا اندھیرا خوب چھا رہا تھا اور اِستیفان اُس اونچی صلیب کے وسیلہ سے آسمان کے کنارہ کی بلندی تک پہونچ گیا تھا اور حقیقی آفتاب کی کرنیں جو مسیحی برکات ہیں شدّت سے اُسپر متوجہ تھیں اِسلئے جلال کا شعلہ اُسکے چہرہ پر نظر آیا اور فرشتہ کا سا چہرہ معلوم ہوا (ف) سورج جب غروب ہونے پر ہے تو اُسکا ایک عجیب جلال دکھلائی دیتا ہے جو دوپہر کو نہ تھا اب اُسپر نظر ٹھہرتی ہے اور پیارا معلوم ہوتا ہے اِسیطرح اِستیفان مبارک بندہ اب غروب پر ہے اور اُسکا جلال نمایاں ہے (ف) دشمن اُسے مجرم ٹھہرا کے عدالت میں للئے ہیں

اور اُس کے گرد جھوٹھے گواہ جمع ہیں اور تہمت کا داغ لگا کے اُسے خدا کا سخت گنہگار ثابت کرتے ہیں پر خدا اپنا جلال اُسکے چہرہ سے ظاہر کر کے ثابت کرتا ہی کہ میں اُس کے ساتھہ ہوں اُس سے راضی ہوں اُسے آسمانی عزت میں لیتا ہوں پس جو باتیں اُسنے میرے حق میں کہیں وہ نہ مجھہ خدا کے حق میں کفر بکا ہی بلکہ عین میری مرضی کے موافق بولا ہی اُن باتوں کے سبب سے میں تمہاری آنکھوں کے سامھنے اُسے جلال میں لیتا ہوں پر تم اُن باتوں کے سبب سے اُسے کفر بکنیوالا بتلاتے ہو (ف) تم کہتے ہو کہ وہ موسیٰ کا مخالف ہی مگر میں اُسکا چہرہ موسیٰ کی مانند نورانی کر کے دکھلاتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا مخالف نہیں (خروج ۳۴-۳۰) جو کوئی موسیٰ کا سچا مخالف ہی اُسکا چہرہ مثل موسیٰ کے نہیں ہو سکتا بلکہ تاریکی اُسکا حصہ ہی (ف) آیت (۱۳ و ۱۴) میں جو دعویٰ اُنہوں نے اُس کی نسبت پیش کیا تھا اُسکا جواب اسی وقت خود خدا نے عدالت کو دیدیا استیفان کے بولنے کی نوبت بھی ابھی نہیں آئی مگر تھوڑے ہیں جنکی آنکھہ کھلی ہی کہ خدا کے فرشتونکو دیکھیں لیکن اپنی باطل عدالت کے لئے سب کے ہاتھہ طیار ہیں کہ اُس کے پتھر ماریں (ف) اسوقت آنکھیں کھول کے دیکھہ لو کہ مسیح کی ایک بھیڑ گرگان کہن کے درمیان کھڑی ہوئی ہی تو بھی خدا اُس کے ساتھہ ہی پس ای بھائیو خدا کو پیار کرو اپنے کو اُس کے سپرد کر دو کہ وہ حقیقی رفیق اور سچا شفیق ہی

ساتواں باب

(۱) تب سردار کاہن نے کہا کیا یہہ باتیں یونہیں ہیں

(۱ سے ۶۰) تک استیفان اپنا عذر سناتا ہی اور اُسکی شہادت کا ذکر ہوتا ہی (سردار کاہن نے کہا) سردار کاہن میر مجلس ہی مدعیوں کا دعویٰ سُنکر مدعا علیہ سے جواب طلب کرتا ہی کہ کیا یہہ باتیں جو تیرے حق میں تیرے مخالفوں نے کہیں اسطرح ہیں یا نہیں تو ان کی بابت کیا عذر رکھتا ہی بول

(۲) وہ بولا ای بھائیو اور باپو سُنو خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہیم پر جسوقت مسوپوتامیہ ۲
میں تھا اُس سے پہلے کہ حاران میں جا بسا ظاہر ہوا

(وہ بولا) مگر بولنے والا کوئی اور تھا (ف) دیکھو اِسوقت مسیح کی بات کیسی پوری ہوئی (متی ۱۰-۱۷) وے تمہیں

عدالتوں میں حوالہ کرینگے اور اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارینگے (لوقا ۱۲-۱۱-۱۲) روح القدس تمہیں اُسی گھڑی سکھلاویگی کہ کیا کہنا چاہئے (ف) مسیح اپنے وعدہ میں سچا ہی جو کچھ اُسنے کہا وہ ہوا اور جو باقی ہی ضرور اپنے وقت پر ہوگا (ف) ستیفان سنے اسوقت وہ دلیلیں نہیں سنائیں جو اکثر ہم لوگ سنایا کرتے ہیں مگر اُسنے تواریخ یہود کا خلاصہ پیش کیا اور اُسی سے اُنہیں شکست دی کہ وے کٹ گئے (ف) روح القدس نے بہتر جانا کہ اسوقت تواریخ یہود سے جواب دیا جاوے کیونکہ علمائے دین حاضر ہیں اور اپنی تواریخات کو خوب یاد رکھتے ہیں اور اُسپر بڑا بھروسا اُنکا ہی اور دین عیسائی کے رواج کا اب شروع ہی پس یہود کو دکھلایا جاوے کہ اُنکی تواریخات بھی مسیح کو ثابت کرتی ہی اور وہ اُسکے باطنی معنے پر متوجہ نہیں ہیں اسلئے غلطی میں ہیں (ف) اسوقت کلام الٰہی کی تفسیر روح القدس کے الہام سے ستیفان سناتا ہی ایسی تفسیر علمائے دین نے اپنی بحث لفظی کر کے اپنے بیہودہ خیالات کے نیچے دبا رکھی تھی خدا آپ بھیدوں کو کھولتا ہی اور بتلاتا ہی کہ پرانے عہد نامہ کی تواریخ کیونکر سمجھنی چاہئے (ف) ستیفان کی تمام دلیلوں کا خلاصہ یہہ ہی (۱) کہ دین یہود ضرور خدا سے ہی مگر میں اُس میں کچھ زیادہ بہتری دکھلاتا ہوں جو اب تک تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہی (۲) تواریخ یہود شروع سے آخر تک یہہ بتلاتی ہی کہ یہودیوں نے خدا کا پورا مطلب نہیں سمجھا اور اُسکی عہد شکن ہوکے ہمیشہ باغی رہے (۳) تسپر بھی خدا نے اپنی مرضی کو پورا کیا اُنہیں لوگوں کے وسیلہ سے جو اُسکی مخالفت کرتے تھے (۴) تم نے مسیح موعود کو مارا اور اب اُس کے گواہوں کو مار کے باپ دادوں کی بدی کو پورا کرتے ہو (۵) میں ہرگز موسیٰ کا دشمن نہیں ہوں بلکہ اُس کی حرمت کرتا ہوں حقیقت میں تم مخالف اُس کے ہو جو شریعت سے پہلے بھی اور ہیکل سے پہلے اور آج تک بھی مخالفت کرتے ہو اور خدا کو رد کرتے ہو اور کلام میں فکر نہیں کرتے ہو (وہ بولا) ایماندار ہمیشہ بولنے کو طیار ہی (۱ پطرس ۳-۱۵) ہمیشہ مستعد رہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس امید کی بابت جو تم میں ہی پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو (ای بھائیو اور بابو) ادب اور فروتنی سے بولتا ہی (ف) یہاں لکھا ہی کہ بولا مگر یونانی میں ہی کہ بولتا تھا (ف) جو کچھ ستیفان نے بولا اُسکا خلاصہ یہاں نہیں لکھا گیا ہی مگر اُس کی ساری تقریر یہاں مذکور ہی پس جو کچھ اُسنے بولا صرف یہی ہی جو اِس ساتویں باب میں ہی (سنو کہ خدائے ذوالجلال) وہ کہتے تھے کہ وہ خدا کی نسبت کفر بکتا ہی اسلئے روح القدس خدا کی بزرگی اور جلال سے اُسکا مُنہہ کھولتی ہی (ف) خدا کے بندے ہمیشہ خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں اپنے حقیقی آقا کا نام بڑے ادب سے لیتے ہیں (ف) وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا پر کفر بکتا ہی ستیفان کہتا ہی کہ خدا ذوالجلال ہی یعنے وہ اپنی ذات میں آپ جلال رکھتا ہی (ف) بنی اسرائیل بھی خدا کو ذوالجلال جانتے تھے اُسکا جلال شکنیہ کے وسیلہ سے ظاہر ہوا تھا دیکھو (خروج ۲۴-۱۶ و ۱۷) خداوند

کا جلال کوہ سینا پر ٹھہرا اور بدلی اُسے چھہ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتویں دن آسنے بدلی میں سے موسیٰ کو بلایا اور خداوند
کا جلال بنی اسرائیل کی نظر میں پہاڑ کی چوٹی پر دہکتی آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اسی وقت سے بنی اسرائیل میں خدائے
ذوالجلال مشہور چلا آتا تھا لیکن اسوقت استیفان یہہ دکھلاتا ہی کہ خدا صرف شکینہ کے وسیلہ سے ذوالجلال ظاہر ہوا ہی مگر
پیدایش اور فضل کے کاموں سے بھی وہ ذوالجلال ظاہر ہی (مسوپوٹامیہ میں) یعنے خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہیم پر
مسوپوٹامیہ میں بھی ظاہر ہوا تھا (ف) توریت میں کہیں نہیں لکھا کہ ابراہیم پر خدا تعالیٰ مسوپوٹامیہ میں بھی
ظاہر ہوا حاران میں ظاہر ہونے کا ذکر توریت میں ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے (یہودا-۱۴) میں حنوک کی پیشگوئی
کا ذکر ہی اور توریت میں کہیں اُس کا ذکر نہیں ہی اسی طرح موسیٰ کا اقرار بھی توریت میں نہیں ہی جس کا ذکر (عبرانی
۱۱-۲۴) میں ہی نہ الیاس کی دعا کہیں لکھی ہی جس کا ذکر (یعقوب ۵-۱۷) میں ہی مگر یہہ سب سچی باتیں ہیں
یہود نے انکو اپنے آباء کی روایتوں سے تصدیق کیا تھا اور یہاں ہمارے لئے نئے عہد نامہ کے الہام کے آنے پر مُہر ہوئی
ہی (ہمارے باپ ابراہیم) یعنے میں بھی ابراہیم کا بیٹا ہوں جیسے تم ہو (ف) خدا نے ایک آدمی ابراہیم کو بلایا تھا کہ سب
قوموں کا باپ ہو کہ اُس کی نسل سے خدا کا فضل سب قوموں میں پہونچے (ف) خدا مسوپوٹامیہ میں اُسپر ظاہر ہوا یہودی
جانتے تھے کہ خدا صرف کنعان میں ظاہر ہوا ہی اور اُس روایت کو بھی مانتے تھے کہ مسوپوٹامیہ میں بھی ظاہر ہوا پس بندگی
کا طور ابراہیم نے نہ دل سے نکالا مگر خدا سے پایا شریعت ہیکل کی تعمیر سے پہلے دی گئی اور وعدہ الٰہی برکات کا جو ابراہیم
سے ہوا وہ شریعت سے بھی پہلے ہوا (حاران میں جا بسا) کسدیوں کی اور سے نکلکے دیکھو (پیدایش ۱۵-۷) میں خداوند ہوں
جو تجھے کسدیوں کے اور سے نکال لایا کہ تجھکو یہہ ملک میراث میں دوں (یشوعہ ۲۴-۳) میں نے تمہارے باپ ابراہیم کو نہر کے
پار سے لے کے کنعان کی ساری زمین کے درمیان اُس کی رہبری کی اور اُس کی نسل کو بڑھایا (نحمایا ۹-۷) تو وہ خداوند
خدا ہی جس نے ابرام کو چُن لیا اور اُسے کسدیوں کے اور سے نکال لایا اور اُسکا نام بدل کر ابرہام نام رکھا (ف) حاران
کسدیوں کے اور سے پچاس میل کے فاصلہ پر تھا (ف) وہ یہہ دکھلاتا ہی کہ ہمارے ملک اور قوم اور خاندان سے خدا کا کیسا علاقہ رہا

۳ (۳) اور اُسکو کہا کہ اپنے ملک اور اپنے خاندان سے نکل اور اُس ملک میں جو تجھے دکھاؤنگا
۴ چلا جا (۴) تب کلدیوں کے ملک سے نکلکے حاران میں جا رہا اور وہاں سے اُس کے باپ کے
مرنے کے بعد (خدا نے) اُسکو اِس ملک میں جس میں تم اب رہتے ہو پہونچایا

(باپ کے مرنے کے بعد) ابراہیم حاران سے نکلا اور کنعان میں آیا اور ابراہیم کی عمر ۷۵ برس کی تھی جب وہ حاران سے نکلا (پیدائش ۱۲-۴) اور ابراہیم جب حاران سے نکلا تو پچہتر برس کا تھا۔ پھر لکھا ہے کہ تارح ابراہیم کا باپ عمر میں (۲۰۵) برس کا ہو کے مرا ہے (پیدائش ۱۱-۳۲) تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی تب تارح حاران میں مر گیا۔ پھر لکھا ہے تارح ستر برس کا تھا جب ابراہیم اور نحور و حاران اُس سے پیدا ہوئے تھے (پیدائش ۱۱-۲۶) پس ۷۰ + ۷۵ = ۱۴۵ کی چاہیئے تارح کی عمر بوقت موت ۱۴۵ کی ہو نہ ۲۰۵ کی اگر وہ باپ کی موت کے بعد نکلا ہے جیسا متن میں لکھا ہے یہہ اعتراض یہاں پڑتا ہے اِسکا جواب یہہ ہے کہ تارح کی عمر (۷۰) برس کی نہ تھی جب کہ ابراہیم پیدا ہوا ہے (پیدائش ۱۱-۲۶) میں تارح کی اولاد پیدا ہونیکے وقت کا شروع لکھا ہے نہ ابراہیم کی پیدائش کا وقت اور ظاہر ہے کہ ابراہیم چھوٹا تھا نحور و حاران سے اُسکا نام اول میں اُسکی فضیلت کے سبب سے لکھا ہے حاصل یہہ ہے کہ ستر برس کی عمر تارح کی تھی جب اُس کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی اور (۶۰) برس کے عرصہ میں اُس کے یہہ تین لڑکے پیدا ہوئے یعنے ابراہیم و نحور و حاران اور ابراہیم سب سے چھوٹا تھا پس وہ ضرور اپنے باپ کی (۱۳۰) برس کی عمر میں پیدا ہوا ہے اِسلئے کہ باپ (۲۰۵) برس کی عمر میں مرا ہے اور وہ بعد موت باپ کے (۷۵) برس کی عمر میں نکلا ہے اور اسمیں کچھہ شک نہیں ہے کہ یہہ تاویل نہایت صحیح ہے کیونکہ ابراہیم جب سَو برس کا ہوا تب اُس کے اصحاق پیدا ہوا تھا اور اُسکی شادی ربقہ سے ہوئی تھی اور یہہ ربقہ ناحور کے چھوٹے بیٹے بیتوایل کی بیٹی تھی (پیدائش ۲۲-۲۲) پس اِصحاق کا اپنے تایا کے چھوٹے پوتے کا ہم عمر ہونا خوب ظاہر کرتا ہے کہ ابراہیم اصحاق کا باپ ضرور تارح کے (۱۳۰) برس کی عمر میں پیدا ہوا ہے جس کی اولاد کی پیدائش کا شروع (۷۰) برس کی عمر میں ہوا تھا پس اعتراض کچھہ چیز نہیں ہے آیت کے سمجھنے کا پھیر ہے (ف ۱) جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اُس کی محبت اُس کے دل میں ہے وہ خدا کے حکم سے دنیاوی گھروں اور علاقوں سے نکلنے کو طیار ہے اور وہ سب چیزوں کی محبت میں سے بھی نکلتا ہے تاکہ اپنی حقیقی محبت خدا کی طرف دکھلاوے پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے علاقوں میں ایسے دھسے ہوئے ہیں کہ اُنہیں خدا کے لئے چھوڑ نہیں سکتے وہ اپنے دعوے میں سچے نہیں ہیں (ف ۲) خدا نے ابراہیم کو اِسلئے نہیں بلایا کہ وہ کنعان کا باشندہ تھا یعنے نہ آنکہ وہ یہودی تھا اِسلئے بلایا گیا یہودا تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا جس سے یہودی نکلے ہیں مگر اسلئے بُلایا کہ حقیقی یہودی ہو جاوے (ف ۳) ہر ایماندار کی زندگی برابر مسافری ہے ہر مقام سے اُسے ہمیشہ کوچ کرنا ہوتا ہے جب تک کنعان میں نہ پہونچے وہ جو کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ یکساں رہتے ہیں اپنی عادات قدیمہ کو نہیں چھوڑتے وہ دنیا کے مقیم لوگ ہیں دنیا کے ساتھہ برباد ہونگے ایماندار ہمیشہ روح میں ترقی کرتا ہے اور منازل باطنی کو طے کرتا ہوا خدا کی طرف سفر کرتا ہے اور ہمیشہ قربت الٰہی حاصل کرتا ہے

(۵) اور اُسکو کچھہ میراث بلکہ قدم بھر کی جگہ اُس میں نہ دی پر وعدہ کیا کہ میں اُسے تیرے اور تیرے بعد تیری نسل کے تصرف میں کردونگا اگرچہ اُس کے کوئی لڑکا نہ تھا

(قدم بھر کی جگہ اُسمیں ندی) مگر مکفیلہ کا مغارہ اُس نے مول لیا خدا کی طرف سے مفت نہیں دیا گیا اور وہ بھی قبرستان کے لئے تھا جہاں مردے گاڑے نہ زمینداری کی زمین جہان سے شان شوکت پیدا کرے (ف) خدا کے لوگ دنیا میں ایسے رہتے ہیں جیسے مسافر سرا ے میں رات بتاتے ہیں اُن کی میراث خود خدا ہی (پر وعدہ کیا) جسمانی ملک کے دینے کا تاکہ آسمانی چیزوں کا نمونہ دکھلاوے جسمانی بات سے روحانی بات سکھلاوے (ف) کب وعدہ کیا جبکہ لڑکے موجود نہ تھے پس ملک کنعان اور نسل ہر دو وعدہ کی بات تھی اور ابراہیم نے ایمان سے اِس وعدہ کو قبول کیا (ف) بے ایمان آدمی سب کچھہ نقد مانگتا ہی اور وعدہ پر کامل یقین نہیں کرتا اُسے شک رہتا ہی کہ ملے یا نہ ملے مگر ایماندار الٰہی وعدہ کو ایسا قبول کرتا ہی جیسے نقد پایا (ف) دیکھو خدا کی عزت ایمان کرتا ہی اور خدا ایمان کی عزت کرتا ہی پر بے ایمانی خدا کی بے عزتی کرتی ہی اِسلئے بے ایمان خدا کے سامنے بے عزت ہی

(۶) پر خدا نے یوں فرمایا کہ تیری نسل بیگانے ملک میں پردیسی ہوگی وے اُن کو غلامی میں رکھینگے اور چارسَو برس تک بدسلوکی کرینگے

(یوں فرمایا) یہہ خبر (پیدایش ۱۵-۱۳) میں لکھی ہی (ف) یہہ بیان کچھہ مشکل ہی اور فکر طلب ہی اِسلئے کہ بنی اسرائیل مصر میں صرف (۲۱۵) برس رہے تھے نہ چارسو برس لیکن ستیفان یہہ نہیں کہتا کہ مصر میں چارسو برس رہینگے اور نہ (پیدایش ۱۵-۱۳ و ۱۶) میں یہہ لکھا ہی مگر سفر کا ذکر ہی کہ چارسو برس تک ہوگا پس وعدہ کے دن سے مصری اخراج تک چارسَو تیس برس ہوتے ہیں اور یہی مطلب ہی اور محققوں نے اِس بات کی تحقیق اِسطرح پر کی ہی

کہ ابراہیم حاران میں رہا	۵	برس
پھر کنعان میں تا تولد اسمعیل	۱۱	برس
پھر اسمعیل سے تولد اصحاق تک	۱۴	برس
پھر یعقوب کی پیدایش تک	۶۰	برس

پھر یوسف کی پیدائش تک	۹۰ برس
پھر یوسف کی موت تک	۱۱۰ برس
پھر موت یوسف سے موسیٰ کے تولد تک	٦۰ برس
پھر موسیٰ کے تولد سے خروج تک	۸۰ برس
	۴۳۰

۷ (۷) پھر خدا نے کہا کہ اُس قوم سے جسکے وے غلام ہونگے میں مواخذہ کرونگا اور بعد اُس کے وے باہر آوینگے اور اسی جگہ میری بندگی کرینگے

(مواخذہ کرونگا) خدا جسکا مواخذہ کرے اُسکا کیا ٹھکانا ہی کیونکہ خدا جب اپنے عصا سے کام کرتا ہی تب آگ میں ڈالدیتا ہی یہاں سے مصریوں کی سزا کا وزن دیکھنا چاہئے (اسی جگہ) اسی جگہ سے مراد یہاں پر بظاہر ملک کنعان ہی مگر اس کی تفسیر ٹھیک موسیٰ پر خدا نے ظاہر کی کہ اسی جگہ سے مراد کوہ حوریب تھا (خروج ۳-۱۲ و ۱۸ و ۷-۱٦) (ف) اب روح و راستی کے ساتھ ہر کہیں عیسائی لوگ خدا کی بندگی کرتے ہیں (یوحنا ۴-۲۱) کے موافق

۸ (۸) اور اُسکو ختنہ کا عہد دیا اور اسطرح اُس سے اضحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسنے اُسکا ختنہ کیا اور اضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے بارہ گھرانوں کے سردار پیدا ہوئے

(ختنہ کا عہد دیا) دیکھو (پیدائش ۱۷-۱۰) یہہ ختنہ ایک ظاہری نشان تھا جیسے اب اسکے عوض بپتسما ایک ظاہری نشان ہی پس ختنہ الٰہی عہد کا ایک دینی نشان تھا اور ایمان کا بھی نشان تھا اور الٰہی اطاعت کا نشان تھا اور اصلی گناہ کا بھی نشان تھا جس سے ہماری اصلی سرشت ظاہر ہوتی ہی اور یہہ نشان جدائی کا سبب بھی تھا جس سے خدا کے لوگ اور دنیا کے لوگ پہچانے جاتے تھے اور یہہ بھی نشان تھا کہ اسے حاصل کر کے لوگ یہودی قوم میں داخل ہوتے تھے یہہ ایک مُہر تھی خدا کے لوگوں پر اسی مُہر کے سبب سے قوم ابراہیم ممتاز رہا سب قوموں سے اور برکت کا فرزند جو اس قوم سے نکلنے والا تھا یعنے مسیح اِسلئے بھی یہہ قوم ظاہری بعض نشانوں سے ممتاز رکھی گئی

(۹) اور سرداروں نے ڈاہ سے یوسف کو مصر میں بیچا پر خدا اُس کے ساتھ تھا

(مصر میں بیچا) حال آنکہ مدیانیوں کے ہاتھہ بیچا جو مصر کو جاتے تھے نہ مصر میں بیچا لیکن مصر میں پہنچنے جانیکا وسیلہ مدیانیوں کے ہاتھہ بیچا جانا ہوا اِسلئے اُنہوں نے مصر میں بیچا جیسے یہودیوں نے مسیح کو مصلوب کیا کہ پیلاطوس کے ہاتھہ میں سونپا یوسف آپ کہتا ہے کہ تم نے مجھے مصر میں بیچا (پیدائش ۴-۴۵) (ف) یہہ پہلی بات ہے جو استیفان بتلاتا ہے کہ یہودیوں نے خدا کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ سرکشی کی لیکن خدا نے اُن کی سرکشی میں سے بھی اپنا مطلب نکالا (ف) آدمی ہمیشہ نیکی سے دشمنی کرتا ہے اور یہی سبب ہے کہ دینداری کی چال چلنے والے ہمیشہ دُکھہ پاتے ہیں (۲ تمطاؤس ۳-۱۲) اور یہہ دشمنی نہ صرف غیروں سے مگر آدمی کے گھرہی کے لوگوں سے ہوا کرتی ہے کیونکہ اگرچہ ایک لہو بھائی بہنوں میں ہوتا ہے مگر ایک روح نہیں ہوتی ہے (ف) ڈاہ سے بیچا ڈاہ کرنا بڑا گناہ ہے مسلمان لوگ ان بارہ سرداروں کو بھی بارہ پیغمبر جانتے ہیں اور پیغمبروں کی عصمت کے قایل ہیں مگر یہاں لکھا ہے کہ اُنہوں نے ڈاہ کی یہہ گناہ اُنسے ہوا یہہ نہایت حماقت کا خیال ہے کہ پیغمبر پاک ہوتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں مگر خدا اُن کے گناہ بخش کے اُنہیں اپنے پاس جگہ دیتا ہے نہ آنکہ اُن سے گناہ کبھی سرزد نہیں ہوسکتا وہ مجبور ہیں (ف) استیفان اشارہ کرتا ہے مسیح پر بھی کہ جیسے مصر میں بھائیوں نے یوسف کو بیچا یہی حال مسیح کا ہوا کہ یہودیوں نے اپنے منجی کو مصلوب کیا

(۱۰) اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے نکالا اور اُسے مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور مقبولیت ۱۰
اور حکمت بخشی اور اُسنے اُسے مصر اور اپنے سارے گھر کا مختار کیا

یہہ وہی مطلب ہے کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہوا (ف) آدمیوں کی ساری ڈاہ خدا کا مطلب روک نہیں سکتی

۱۱ (۱۱) اور سارے ملک مصر اور کنعان میں کال پڑا اور بڑی مصیبت آئی اور ہمارے باپ دادوں کو ۱۱
کھانا میسر نہیں ہوتا تھا

(کھانا میسر نہیں ہوتا تھا) دیکھو ابراہیم کے بچے بھی بھوکھے مرتے تھے وبا اور دُکھہ جو دنیا میں آتا ہے بھلے لوگوں میں بھی آتا ہے کال قحط سارے ملک میں تھا تب خدا کے لوگ بھی مصیبت میں تھے پر راستباز لوگ دُکھہ میں بھی تسلی پاتے ہیں اور تکلیفات سے کچھہ سیکھتے ہیں اور پاک صاف ایمان میں نکلتے ہیں پر شریر چلاتے ہیں اور حکمت نہیں سیکھتے اور انجام ابدی دُکھہ ہوتا ہے

۱۲ ۱۳ (۱۲) سو جب یعقوب نے سُنا کہ مصر میں آناج ہے تو پہلی بار ہمارے باپ دادوں کو بھیجا (۱۳)
اور دوسری دفعہ میں یوسف نے اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا اور یوسف کی نسل فرعون کو معلوم ہوئی

اسی طرح پہلی آمد میں مسیح کے ساتھ بھائیوں نے یعنے یہودیوں نے بدسلوکی کی اور اُسے نہیں پہچانا وہ دوسری آمد میں آپ کو ظاہر کریگا

یوسف مسیح کا نمونہ تھا

(۱) فروتنی میں۔ اُسنے بھائیوں کو بہت فروتنی دکھلائی پر اُنہوں نے اُسپر رحم نہ کیا۔ مسیح نے کسقدر فروتنی دکھلائی پر یہودی سخت رہے

(۲) باپ کا پیارا بیٹا تھا۔ سب بھائیوں سے زیادہ باپ نے اُسے پیار کیا جیسے مسیح خداوند باپ کا پیارا بیٹا تھا جس کی نسبت دوبارہ آواز آئی

(۳) یوسف کو بھائیوں نے ٹھٹھہ میں اُڑایا مسیح کے ساتھ گھٹنے ٹیک کر اُنہوں نے بہت ٹھٹھہ کیا اور بیعزتی کی

(۴) یوسف طفلی سے اپنی آیندہ بزرگی کی بابت واقف تھا اور اُس کے اظہار کے سبب ایذا اُٹھائی۔ مسیح خداوند نے اپنی آیندہ حالتِ سربلندی کی خبر دیکر کسقدر جفا سہی

(۵) یوسف جیلخانہ میں گیا تو بھی نکلکر سرفرازی پائی۔ مسیح موت کے پنجے میں پھنسا تو بھی نکلا اور الٰہی تخت پر جا بیٹھا

(۶) یوسف کے عروج میں بھائی سجدہ کرنے کو آئے۔ مسیح کے عروج میں بھی بھائی سجدہ کرنے کو آئے اور جب وہ آویگا سب گھٹنے اُس کے سامہنے جھکینگے

(۷) جنہوں نے یوسف کو دُکھ دیا جب سربلندی میں دیکھا تو سجدہ کیا اور یوسف نے اُنہیں دل سے معاف کرکے مناصب بخشے۔ اِسیطرح مسیح کو دکھ دینیوالے جب توبہ کرتے ہیں تو اُس سے بڑی سرفرازی پاتے ہیں

(ف) خدا نے مسیح کے واقعات کا ایک نقشہ سا یوسف میں کھینچکر دکھلایا تھا تو بھی یہودی نہ سمجھے۔ آدمی کے دل کا حال بُرا ہی بغیر الٰہی طاقت کے کون اُس کے اسرار کو سمجھنے سکتا ہے ہم اپنے روز کی سرکشی کے سبب نادم ہیں

۱۴ (۱۴) تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اپنے سارے گھرانے کو جو پچھتر شخص تھے بُلوا بھیجا۔

(۷۵) پر لوگ بحث کرتے ہیں کہ کسطرح سے اُنکی (تعداد ۷۵) ٹھہرتی ہی حال آنکہ جو لوگ یعقوب کے ساتھ مصر میں آئے تھے (۶۶) تھے موجب (پیدایش ۴۶-۲۶ کے) اور (آیت ۲۷) میں ہی کہ یوسف و یعقوب اور منسی اور افرائیم اُنکے ساتھ ملکے (۷۰) ہوئے تھے پر یہاں (۷۵) بتلائے گئے ہیں یہہ پانچ کون ہیں جواب پیدایش میں صرف یعقوب اور اُس کی نسل کا ذکر ہی اور وہ ضرور (۷۰) ہیں مگر ستیفان کل آنیوالوں کا ذکر کرتا ہی اور (۷۵) میں یعقوب و یوسف اور افرائیم و منسی کو شامل نہیں کرتا ہی اور اس صورت میں ظاہر ہوتا ہی کہ نو عورتیں بھی تھیں پس کل لوگ نسل اور غیر نسل جو آئے (۷۵) تھے شاید کوئی کہے کہ گیارہ عورتیں چاہئیں کیونکہ گیارہ بھائی تھے جواب یہہ ہی کہ یہودا کی عورت تو مرگئی تھی اور ایک کی شادی شاید ابتک نہ ہوئی ہو یا اُس کی بھی مرگئی ہو غرض نو عورتیں تھیں نہ دس - اِسکے سوا بعض مفسروں نے اور تاویل بھی کی ہی پر یہہ تاویل اقرب ہی جو بیان ہوئی

۱۵ (۱۵) اور یعقوب مصر میں جا اُترا اور وہ اور ہمارے باپ دادے وہاں مرگئے (۱۶) اور وے سِخیم میں
۱۶ لو لائے اور اُس مقبرے میں رکھے گئے جسکو ابیرہام نے بنی عمور سِخیم کے باپ سے نقد دیکے مول لیا تھا

سِخیم یا سِکم وہی ہی جسے سخار یا سکار کہتے ہیں (یوحنا ۴- ۵ و ۶) (ف ۱) یہاں ستیفان باپ دادوں کا قبرستان بتلاتا ہی نہ یعقوب کا ہاں اُس کے مرنے کی جگہ کا تو ذکر کرتا ہی کہ وہ مصر میں ہوا مگر کہاں دفن ہوا اسباط کا ذکر چھوڑ کر صرف باپ دادوں یعنے بارہ بیٹوں کا قبرستان بتلانے لگا کہ وہ سب سکم میں دفن ہوئے ہیں توریت میں سوا یوسف کے اوروں کی قبرگاہ کا ذکر نہیں ہی صرف یوسف کا ذکر ہی کہ وہ سکم میں دفن کیا گیا ہی دیکھو (یشوعہ ۲۴-۳۲ کو (ف ۲) یعقوب سکم میں دفن نہیں ہوا بلکہ وہ مکفیلہ کے مغارے میں دفن ہوا ہی جو حبرون ہی دیکھو (پیدایش ۴۷-۳۰ و ۴۹- ۱۹ سے ۳۲ و ۵۰- ۱۳ کو) اب تک اِس مقام پر ابراہیم و سارہ اور اصحاق و ربقہ اور یعقوب و لیا کی قبریں ہیں وہاں یعقوب کے بارہ بیٹوں کی قبریں نہیں ہیں (دیکھو پیدایش ۴۹- ۳۰ و ۳۱) (ف ۳) پس قبرستان دو ہیں ایک مکفیلہ کے مغارے میں دوسرا سکم میں ستیفان کا زور ہی دوسرے قبرستان کے بیان میں کہ وہاں ہمارے باپ دادے دفن ہیں جیروم صاحب جو مسیح کی چوتھی صدی میں ہیں ذکر کرتے ہیں کہ سکم میں اِسوقت تک بارہ بزرگوں کی قبریں ہیں اور کوئی محدث بھی نہیں لکھتا کہ بارہ بزرگ مکفیلہ کے مغارہ میں مدفون ہیں اور نہ یہہ ستیفان کا مطلب ہی بلکہ وہ صاف بتلاتا ہی کہ ہمارے باپ دادے سِخیم میں رکھے گئے ہیں اور جیروم گواہی دیتا ہی کہ وہاں اُنکی قبریں ہیں - بلکہ وہاں ایک قربانگاہ بھی بنی ہوئی ہی (ف ۴) یہاں لکھا ہی کہ یہہ قبرستان ابراہیم نے مول لیا تھا پر توریت میں مکفیلہ کے مغارے کی

نسبت ضرور لکھا ہی کہ اُسے ابراہیم نے خریدا تھا اِس سکم کے قبرستان کی نسبت ذکر نہیں ہی کہ ابراہیم نے مول لیا تھا بلکہ اِس جگہ کی نسبت یوں لکھا ہی کہ یعقوب نے مول لیا تھا (پیدایش ۳۳-۱۸ سے ۲۰) جسپر اُسکا ڈیرہ پھیلا تھا اُسنے اُس کھیت کو سکم کے باپ حمور کے لڑکوں سے سو قسیتوں پر مول لیا وغیرہ - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِس جگہ کو بھی ابراہیم نے مول لیا تھا مگر بعد موت ابراہیم کے اُس زمین کے مالکوں نے اُسے دبا لیا پھر یعقوب نے اپنے زمانہ میں اپنے دادا کی زمین دبائی ہوئی قیمت دیکر خریدی اور شاید اسکے بعد پھر اُس علاقہ کے لوگوں نے دبا لیا کیونکہ پھر اسکی نسبت لکھا ہی کہ یعقوب نے تلوار کے زور سے چھڑائی (پیدایش ۴۸-۲۲) اس کے سوا میں نے تجھے تیرے بھائیوں کی بہ نسبت ایک حصہ جو میں نے اموریوں کے ہاتھ سے اپنی تلوار اور کمان سے نکالا زیادہ دیا - پس یہہ حصہ دبایا ہوا نکالا گیا ہی جو یوسف کو بخشا گیا اور یوسف اپنے اُسی حصہ میں مدفون بھی ہوا اور اُس کے سب بھائی بھی (ف) یہہ حمور جو عمور لکھا ہی کوئی دوسرا شخص ہی کیونکہ سکم کا عمور نہ نام ہی بلکہ لقب ہی سکم کے حکام کا جیسے مصر کے سب بادشاہ فرعون کہلاتے تھے ایسے ہی سکم کے حکام حمور کہلاتے ہیں (ف) استیفان بتلاتا ہی کہ یہہ دوسرا قبرستان ابراہیم نے لیا تھا پس وہ اُس کی پہلی خرید کا ذکر کرتا ہی اور دوسری خرید اور جنگ سے لینے کا جو یعقوب سے ہوا ذکر نہیں کرتا کیونکہ یہہ سب جھوڑا تا ہی خریدنا وہی درست تھا جو ابراہیم سے ہوا جسکا ذکر توریت میں نہیں ہی خانگی بات تھی جو اُسوقت کی قوم کو بھی معلوم تھی

(۱۷) پس جب وعدہ کا وقت جس کی خدا نے ابراہیم سے قسم کھائی تھی نزدیک آیا لوگ مصر میں بڑھنے اور بہت ہونے لگے 17

(۷ سے ۳۶) تک دوسرا حصہ بیان کا ہی پہلا حصہ تمام ہوا جو ابراہیم کی بلاہٹ سے آبا و اجداد کی موت تک تھا اب مصر کا ذکر ہی اور قوم کے بڑھنے کا بیان ہی جو دخول مصر سے خروج تک شامل ہی (بڑھنے اور بہت ہونے لگی) کسوقت بہت بڑھنے لگی جب باپ دادے مر گئے اور یوسف کے قدر دان حکام جاتے رہے اور ایذا دینیوالے حکام جو یوسف کی بزرگی سے ناواقف تھے پیدا ہو گئے اور بنی اسرائیل مصیبت میں پھنس گئے اور غلامی اور تکلیف کا زور ظاہر ہوا یعنی (۲۱۵) برس کے عرصہ میں جو نہایت دُکھ کا وقت تھا (ف) دُکھ کے وقت کلیسیا بہت بڑھتی ہی دُکھ دینداروں میں ترقی کا باعث ہی ہماری تکلیفوں کے وقت آسمان سے بہت مدد آتی ہی (ف) شروع میں (۷۵) شخص تھے خروج کے وقت سوا عورتوں اور بچوں کے چھ لاکھ ہو گئے تھے صرف عرصہ (۲۱۵) برس کے میں (ف) چارسو برس جس کا ذکر (پیدایش ۱۵-۱۳) میں ہی ابراہیم کی بلاہٹ سے خروج تک کا ہی اِس عرصہ میں دیکھو کسقدر لوگ بڑھ گئے ایک آدمی

نے کتنے لوگ ہوگئے کتنا زور آگیا یہہ خدا کی قدرت ہی (ف) لوگ بڑھنے لگے وہ بات پوری ہونے لگی کہ تیری اولاد کو
میں بہت بڑھاؤنگا دیکھو خدا کا وعدہ بغیر پورا ہوئے نرہا خدا وعدہ وفا ہی وہ صادق القول ہی اگرچہ بہقدر دیری میں وعدہ پورا ہوا
تو بھی ہوا پس بے ایمان آدمی ذرا ہوشمیں آوے کہ خدا جسنے جزا اور سزا کا وعدہ کیا ہی اگرچہ ابھی جزا و سزا نظر نہیں آتی ضرور
وقت آویگا کہ یہہ وعدہ بھی پورا ہوگا (ف) دیندار امید میں مرجاتے ہیں اور سالہا سال اُنکی موت پر گذر گئے میں ستانیوالے
بھی دُکھہ دیکر مرجاتے ہیں اور بڑا عرصہ ہوگیا ہی کہ اُن کی سزا نہیں دیکھی گئی مگر ضرور وقت آویگا جب ہم اُس وعدہ کی
تکمیل دیکھینگے بے ایمان اوچھا برتن معرفت سے بے نصیب آدمی سب کچھہ جلدی مانگتا ہی پر ایماندار گہرا اور پر مغز با معرفت
شخص ایمان اور امید کو آخر تک مقام کے فرمانبرداری میں رہتا ہی اور وہی مبارک ہی

۱۸ (۱۸) اُسوقت تک کہ دوسرا بادشاہ اُٹھا جو یوسف کو نہ جانتا تھا

(دوسرا) یعنے دوسری قوم کا بادشاہ پہلے خاندان کی بادشاہت دوسو برس کے عرصہ میں تمام ہوگئی اب دوسرا
بادشاہ اُٹھا ہی (نہ جانتا تھا) یعنے یوسف کی شکرگذاری سے ناواقف تھا جس کے وسیلہ ملک آباد رہا (ف) سچ ہی کہ
بڑے بڑے کاموں کی شکرگذاریاں لوگ ایک عرصہ کے بعد بھول جاتے ہیں

۱۹ (۱۹) اُسنے ہماری قوم سے فطرت کرکے ہمارے باپ دادوں سے یہانتک بدسلوکی کی کہ
اُس نے اُن کے بچوں کو پھنکوا دیا تاکہ جیتے نرہیں

(بچوں کو) یعنے صرف لڑکوں کو نہ لڑکیوں کو بھی (ف) یہہ خونریزی اُسی خونریزی کے مانند ہوئی جو بیت اللحم
میں ہیرودیس سے ہوئی تھی (فطرت کرکے) یعنے شرارت کی چلاکی یا ہوشیاری کرکے تاکہ اسرائیل کی کثرت کے
خطرہ سے آپ کو اور اپنے ملک کو بچاوے اسیطرح ہیرودیس کی کوشش ہوئی

۲۰ (۲۰) اُسوقت موسیٰ پیدا ہوا اور نہایت خوبصورت تھا اور تین مہینے تک اپنے باپ کے گھر میں پلا

(اُسوقت) یعنے ایسی مصیبت اور تنگی کے وقت میں خدا سے مدد آئی (موسیٰ پیدا ہوا) جب نہایت دُکھہ بڑھجاتا ہی
تب موسیٰ پیدا ہوتا ہی کہ (لکل فرعون موسیٰ) دیکھو کیا لکھا ہی (یشعیا ۵۹-۱۶ میں) اور اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں
اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں سو اُسی کے بازو نے اُس کے لئے نجات حاصل کی (نہایت خوبصورت تھا)

نہ صرف آدمیوں کے سامہنے مگر خدا کے سامہنے نہایت خوبصورت تھا (ف) یوسیفس مورخ یہودی کہتا ہے کہ جب موسیٰ بازاروں میں پھرتا تھا تو لوگ کام چھوڑ کر اُسکی طرف دیکھتے تھے کیونکہ نہایت خوبصورت تھا (تین مہینے تک باپ کے گھر میں پلا) اگرچہ سب لڑکوں پر فرعون کی طرف سے موت کا فتویٰ تھا تو بھی اُس کے والدین نہ ڈرے خدا نے اُنہیں جرات بخشی اور اپنے بندہ کی عین آگ میں حفاظت کی (ف) آخر کو ماں باپ نے بھی ڈر کر پھینک دیا پر حقیقی باپ جو اسد ہے اُسنے نہیں پھینکا ظاہر ہے کہ موسیٰ کے والدین نے خدا پر بھروسہ کیا کہ وہ اُسے کیونکر جلا سکتا ہے ہم نہیں بچا سکتے مگر اے خدا تو بچا لے ہم تیری قوت کی طرف تاکتے ہیں کیونکہ لاچار ہیں اسے ایمان کا پھل کیا خوب نظر آیا اور کیسی عمدہ راہ خدا نے نکالی خدا کارساز اور حکیم ہے اُسپر ایمان کے ساتھ تاکنا عمدہ کامیابی کا باعث ہے (ف) دیکھو ستیفان کے مدعی کہتے تھے کہ ستیفان موسیٰ کا مخالف ہے مگر وہ موسیٰ کی کیسی عزت کرتا ہے وہ تو بتلاتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہمارے باپ دادوں کی مخلصی کے لئے مددگار ہو کے آیا تھا پس وہ نہ اُسکا مخالف ہے مگر مداح ہے

(۲۱) اور جب پھینکا گیا فرعون کی بیٹی نے اُسے اُٹھا لیا اور اُسکو اپنا بیٹا کر کے پالا ۲۱

(پھینکا گیا) کیونکہ چھپانا مشکل ہوا (خروج ۲-۳) (ف) جس کی زندگی خدا چاہتا ہے کوئی دشمن اُسے مار نہیں سکتا (فرعون کی بیٹی نے) جسکے باپ نے حکم دیا تھا کہ بچے مارے جاویں اُسی کے محل میں وہ پالا جاتا ہے پرورش پاتا ہے فرعون سمجھا ہوگا کہ میں بڑی ہوشیاری کرتا ہوں مگر خدا اُس کے ساتھ کیا کرتا ہے (ف) دو ارادے کیسے یہاں پر صاف صاف ظاہر ہیں جنمیں بڑی مخالفت ہے اور باطنی ارادہ کیا غالب ہے (ف) یہودی بھی جانتے تھے کہ ہم بڑی ہوشیاری کرتے ہیں کہ نصرانیوں کی بدعت کو برباد کرتے ہیں مگر وہی خدا کا پاک دین جسے وے برباد کرتے ہیں اُنہیں کے درمیان پالا جاتا ہے (ف) اِسوقت ہندوستان میں عیسائی دین باوجود سخت مخالفت کے کیسی خوبی کے ساتھ خدا کی قدرت سے پرورش پا رہا ہے

(۲۲) اور موسیٰ نے مصریوں کی ساری حکمت میں تربیت پائی اور کلام و کام میں قوی تھا ۲۲

اِس آیت کا مضمون توریت میں نہیں لکھا ہے تو بھی عقل کہتی ہے کہ سب بیان حق ہے اِسمیں کچھ بھی شبہہ نہیں ہے (مصریوں کی حکمت) اُسوقت مصریوں کی دانائی دنیا میں ضرب المثل تھی جیسے ہمارے زمانہ میں انگریزوں کی دانائی ضرب المثل ہے کہ دانایان فرنگ کہتے ہیں (ف) پانچ سو برس تک مصریوں کی دانائی دنیا میں ضرب المثل رہی ہے یعنے اِسوقت

سے سلیمان کے عہد تک پر جب سلیمان کی حکمت ظاہر ہوئی تو مصریوں کی دانائی دب گئی (ف) ایک محقق جسکا نام فیلو ہے کہتا ہے کہ موسیٰ نے نہ صرف مصری معلموں سے تعلیم پائی بلکہ مصری و یونانی و سریانی و کسدی معلم بھی موسیٰ کی تربیت کے لئے مقرر ہوئے تھے اسلئے کہ وہ بادشاہت کا وارث مقرر ہوا تھا کہ فرعون کی بیٹی کا بیٹا تھا شاہزادہ شمار کیا گیا تھا اُسنے فیلسوفی اور طب اور ریاضی کا علم بھی سیکھا تھا (ف) خدا جسکی پرورش کرتا ہے اُس کی تعلیم اور تربیت اور پرورش ایسی ہوتی ہے جیسے یہاں معاملہ گذرا کہ غریب آدمی کا لڑکا بادشاہ مخالف کا شاہزادہ بنکر پرورش و تربیت پاتا ہے کیونکہ خدا اُس کی کمک پر ہے (کلام و کام میں قوی تھا) شاید کوئی کہے کہ موسیٰ نے خدا سے کہا تھا کہ میری زبان میں لکنت ہے میں فصیح نہیں ہوں (خروج ۴-۱۰) لیکن کتاب استثنا میں کیسی فصاحت سے باتیں کیں ہیں جواب یہہ ہے کہ بیشک لکنت تھی لیکن خدا نے اُسے فصاحت بخشی اور اُس کی زبان میں برکت ڈالی تب وہ کلام میں بھی قوی ہوا (ف) راقم کے گمان میں یہہ بات ہے کہ موسیٰ اگرچہ لکنت رکھتا تھا مگر بات ایسی سنجیدہ اور دانائی کی پر مغز بولتا تھا جو مفید اور پسند کے لایق ہوتی تھی اسلئے وہ کلام میں قوی کہلاتا ہے (ف) کام میں بھی قوی تھا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہت کے کام مثل جنگ اور انتظام وغیرہ امور میں بھی وہ نامور شاہزادہ ہوا تھا اور اُس سے کچھ کام لایق تعریف بھی ظہور میں آئے ہیں اسلئے وہ کام میں قوی کہلایا ہے

(۲۳) اور جب چالیس برس کا ہوا اُسکے جی میں آیا کہ اپنے بھائیوں بنی اسرائیل سے ملاقات کرے ۲۳

موسیٰ کی زندگی کے تین حصے ہیں اور ہر حصہ (چالیس برس کا ہے) پہلا حصہ یہاں مذکور ہے کہ جب چالیس برس کا ہوا تو بنی اسرائیل کی ملاقات کا شوق ہوا دوسرا حصہ (آیت ۳۰) میں مذکور ہے کہ جب مدیان میں چالیس برس پورے ہوئے تب فرشتہ جھاڑی کے مقام میں نظر آیا اور تیسرا حصہ (آیت ۳۶) میں ہے کہ یہی ملک مصر اور دریائے قلزم اور جنگل میں چالیس برس معجزے اور نشان دکھلاکے اُنہیں نکال لایا پس ۴۰ + ۴۰ + ۴۰ = ۱۲۰ کے اب دیکھو (استثنا ۳۴-۷) اور موسیٰ اپنے مرنے کے وقت ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا تھا (ف) ہر بات اپنے وقت پر موقوف ہے اور خدا کی حکمت انسان جلدی نہیں سمجھہ سکتا جب تک بخشا نہ جاوے (جی میں آیا) کوئی کہتا ہے اتفاقاً اُسے ایسا خیال آیا ہوگا ہرگز نہیں یہہ جی میں آنا الٰہی تاثیر سے تھا کسی دوسرے کے ارادہ سے یہہ کام موسیٰ سے واقع ہوا (ف) دنیا میں کوئی بات اتفاقی نہیں ہوتی ہے سب کچھہ ارادہ سے ہوتا ہے خواہ خدا کے ارادہ سے یا ہمارے ارادہ سے اور جب ہمارے ارادے خدا کے ارادہ سے موافقت پیدا کرتے ہیں تو کیسی برکات کے کام ہم سے ظہور میں آتے ہیں (ف) دینداروں کی

ہمیشہ اپنے بھائیوں کی ہمدردی کرتا ہی اور اُن کے دکھوں کو دیکھ کے آپ بھی ملول ہوتا ہی اور کوشش کرتا ہی کہ کلیسیا آرام پاوے پر شریر خود غرض آدمی جو خدا کا بندہ نہیں ہی اپنی نفس پرستی میں کسی کو یاد نہیں کرتا ہی (ف ۲) حقیقی موسیٰ ہمیشہ اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کی خبر گیری کرتا ہی (ف) موسیٰ نے فرعون کی بیٹی کا بیٹا ہونے سے انکار کیا اور خدا کے لوگوں کے ساتھ جفاکشی کو بہتر جانا اُس کے لئے یہہ دُکھ مصری خزانوں سے زیادہ اچھے تھے (عبرانی ۱۱-۲۴ سے ۲۶) موسیٰ کے دل میں اپنی قوم کی محبت بہت ہوئی یہہ جانکے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بلایا کہ بنی اسرائیل کو آزاد کرے (ملاقات کرے) یعنے باہر نکلا موقع تلاش کرنے کو اگرچہ وہ اپنے محل میں خوش تھا اور بنی اسرائیل باہر مصیبت میں تھے تو بھی وہ اپنے محل کی خوشی کو چھوڑ کے باہر نکلا کہ ملاقات کرے اور موقع پاوے جس سے اُنہیں آزاد کرے- اسی طرح وہ مسیح کا نمونہ ہوا کیونکہ مسیح خداوند اپنا آسمانی تخت چھوڑ کے آنیوالا تھا کہ شیطان کے ہاتھ سے مظلوموں کو بچاوے اور اسیطرح عیسائی بھی کرتا ہی اور جو نہیں کرتا اُسے چاہیئے کہ کرے آرام عزت گھر دولت خوشی کو چھوڑے اور حقیر دُکھ زدہ لوگوں میں جا ملے جو مسیح کے ہیں کیونکہ اُن کی سنگت و رفاقت ساری دنیاوی شوکت و حشمت سے بہتر ہی (ف) موسیٰ خوبصورت تھا حسین آدمی تھا دانا بھی تھا عالم آدمی تھا بادشاہت کا لڑکا بھی تھا کہ شاہزادہ ہوا فرعون کی بیٹی کا متبنی ہو کے تب دنیا کی خوبیوں میں سے اور کونسی خوبی تھی جو موسیٰ کے پاس نہ تھی حسن دولت حکومت علم یہہ دنیاوی نعمتیں ہیں ان میں سے کوئی کوئی نعمت کسی کسی کو ملتی ہی اور بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہیں یہہ نعمتیں اکٹھی ملیں موسیٰ کو ملیں تو بھی اُسنے سب کا انکار کیا یہہ جانکے کہ مسیح کے نام سے دُکھ اُٹھانا اِن سب نعمتوں سے کہیں بہتر ہی

(۲۴) اور ایک کو ظلم اُٹھاتے دیکھکر اُسکی حمایت کی اور مصری کو جانسے مارکے مظلوم کا انتقام ۲۴
لیا (۲۵) پس اُسنے خیال کیا کہ میرے بھائی سمجھینگے کہ خدا میرے ہاتھوں سے اُنہیں چھٹکارہ دیگا پروے نہ سمجھے ۲۵

(مصری کو جان سے مارا) یعنے اُسنے ایک موقع پایا کہ اُنکا رہبر ہووے اور وے اُسے جانیں کہ ہمارا حامی ہی اسلیئے ایک ظالم مصری کو مارا اور مظلوم یہودی کی حمایت کی (ف) معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی مرضی یہہ نہ تھی کہ وہ مصری کو مارے اور یوں بنی اسرائیل پر ظاہر ہووے اور اسلیئے اُسے بھاگنا پڑا پر جب اُسے خدا نے بھیجا تب بھاگنا نہیں پڑا اور بڑا مددگار ہوا برکت یعقوب کے لئے تھی پر اُسنے جلدی کر کے فریب سے عیساؤ کی برکت لی اسلیئے بھاگنا پڑا- خدا کا ارادہ تھا کہ سارہ کو فرزند دیوے مگر سارہ نے جلدی کر کے ہاجرہ لونڈی اپنے شوہر کو دی تاکہ فرزند پاوے اور کیسی بدی اُس سے نکلی کہ اسلام کا فرقہ ظاہر ہوا اسیطرح موسیٰ نے اِسوقت جلدی کی اور مصری کو مارا اور بھاگنا پڑا

۲۶ (۲۶) پھر دوسرے دن اُنکو لڑتے پایا اور یوں کہکے اُنہیں ملاپ کرنے کی ترغیب دی کہ اے
مردو تم تو بھائی ہو کیوں ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو

(ملاپ کی ترغیب دی) یعنے صلح کا ہو گے گیا (اُنکو لڑتے پایا) لڑنیوالے اُسوقت نہ ایک اسرائیلی اور ایک مصری تھے
جیسے پہلے مگر دونوں اسرائیلی تھے (ف) جب موسیٰ صلح کا خواہاں ہوا اُنہوں نے انکار کیا اسرائیل نے اپنے مخلصی دہندہ
کو نہ پہچانا یہودی لوگ سمجھنے میں سست ہیں خدا کی محبت کو نہیں پہچانتے (ف۲) مطلب یہہ ہے کہ اسطرح تم نے مسیح کا انکار کیا اور
نہ جانا کہ وہ خدا اور آدمیوں کے درمیان صلحکار ہے وہ اپنے لوگوں میں آیا اُنہوں نے اُسے قبول نہ کیا

۲۷ (۲۷) لیکن اُس نے جو اپنے پڑوسی پر ظلم کرتا تھا اُسے یہہ کہکے ہٹایا کہ کس نے تجھے ہم پر
حاکم یا قاضی مقرر کیا ہے

دو بھائی لڑتے تھے ایک ظالم تھا دوسرا مظلوم ظالم نے ہٹایا نہ مظلوم نے پس موسیٰ مسیح کا نمونہ تھا اور وہ ظالم مسیح
کے منکر یہودیوں کا نمونہ تھا (کسنے تجھے حاکم یا قاضی بنایا) یہی بات مسیح سے یہودیوں نے کہی تھی کہ کس اختیار سے یہہ
کرتا ہے (متی ۲۱-۲۳) اور جب وہ ہیکل میں آیا اور تعلیم دیتا تھا سردار کاہنوں نے اور قوم کے بزرگوں نے اُس پاس آکے
کہا تو کس اختیار سے یہہ کرتا ہے اور کس نے تجھے یہہ اختیار دیا (ف) دنیا میں نہ صرف جھوٹھے لوگ رد کئے جاسکتے ہیں
مگر اکثر سچے بھی رد کئے جاتے ہیں اور جب رد کئے جاتے ہیں تو کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ اہل دنیا اُن کے رد کے لئے نکالتے
ہیں موسیٰ کے لئے رد کرنیکا حیلہ اُس ظالم نے یہہ نکالا کہ کیا فرعون نے تجھے ہم پر حاکم بنایا ہے تو اپنی حکومت کی دلیل دے
مسیح نے دلیلیں بھی دیں تو بھی یہودیوں نے رد کیا دلیلوں کو نہ مانا بعلزبول کی مدد سے بتلایا اور بے ایمان ہوئے

۲۸ (۲۸) کیا تو مجھے قتل کیا چاہتا ہے جیسے کل مصری کو قتل کیا

موسیٰ جانتا تھا کہ کسی نے نہیں دیکھا کیونکہ اُسنے بوقت قتل اِدھر اُدھر دیکھہ لیا تھا کہ کوئی نہیں دیکھتا (خروج ۲-۱۲)
راقم کا گمان ہے کہ وہ یہودی جو پہلی ملاقات میں حمایت کیا گیا تھا اُسنے اپنی قوم میں جاکے اِس بات کا چرچہ خفیہ کیا ہوگا
اور یہہ ظالم وہاں سے سن چکا تھا اِسلئے اُسنے اب بیان کیا کہ تو نے کل ایک مصری کو مارا ہے ہم عیسائیوں میں بھی آجکل یہی چال
دیکھتے ہیں کہ جب اُن کی حمایت کریں اور اُنہیں شاباش کہیں اور اُن کی تعریف کریں اور اُنہیں نیکو کار بتلاویں اور غیر

قوموں کو ملامت کریں تو بڑے خوش ہوتے ہیں مگر جب اُن کے عیب اُنپر ظاہر کر کے پرہیزگاری کی طرف اُنہیں بلاویں تو دشمن ہو جاتے ہیں اور واہیات بولتے ہیں یہہ حال اُنکا ہے جنکے دل میں نار استی ہے (ف) بڑا افسوس ہے جب بیمار اپنے حکیم کو نہیں جانتا یا غلام اپنے آزاد کنندہ کو نہیں پہچانتا یا انسان اپنے نجات دہندہ کو نہیں جانتا اور اسی حالتمیں یہہ لوگ انہیں مدد کرنے نہیں دیتے اور اُنکی مہربانی جو اُن کی طرف ہے اُسے قبول نہیں کرتے اور خود برباد ہو جاتے ہیں یہی حال مسیح خداوند کی نسبت اکثر دنیا میں دیکھا جاتا ہے

(۲۹) موسیٰ اِسبات پر بھاگا اور ملک مدیان میں پردیسی ہوا جہاں اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے ۲۹

(بھاگا) نہ صرف اُس یہودی کی بات سُن کے مگر اس کا چرچا ہو گیا کہ موسیٰ نے اُس مصری کو مارا ہے اور فرعون تک خبر پہونچی اور وہ موسیٰ کے قتل کی فکر میں ہوا تب موسیٰ بھاگا (خروج ۲-۱۵) جب فرعون نے یہہ سُنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کی حضور سے بھاگا (ملک مدیان میں) یہہ علاقہ کوہ سینا کے بیابان کے پاس ہے وہاں موسیٰ دو لڑکیوں سے ملا (ف ۱) اب موسیٰ نے یہودیوں کو چھوڑ دیا کیونکہ اُنہوں نے اُسے ناپسند کیا اور اِسطرح سے یہودیوں نے اپنی غلامی کو چالیس برس اور بڑھایا (ف ۲) یہی حال اِسوقت یہودیوں کا ہے کہ مسیح کو ناپسند کیا تب اُس نے اُنہیں چھوڑ دیا اور انجیل غیر اقوام کی طرف چلی گئی اب جبتک مسیح یسوع پھر نہ آوے یہودی موت کی غلامی میں رہینگے

(۳۰) اور جب چالیس برس پورے ہوئے خداوند کا فرشتہ کوہ سینا کے جنگل میں جھاڑی کی آگ کے شعلہ میں سے اُسکو دکھائی دیا ۳۰

(چالیس برس) اِن چالیس برس میں موسیٰ کے بڑے کام کے لئے طیاری ہوئی کہ چالیس برس گوشہ میں اور تنہائی میں جنگل کے درمیان وہ خدا سے دعاؤنکے وسیلہ سے ہمکلام ہوا (ف ۱) مصر کی ساری دانائی میں حکیم ہونا اور کلام و کام میں قوی ہونا رسالت کے لئے کافی نہ تھا بلکہ تنہائی اور خلوت میں دعا اور فکر کے ساتھہ دل کی طیاری اِس خدمت کے لئے ضرور تھی (ف ۲) جو لوگ پادری کے عہدہ کے لئے طیاری کرتے ہیں اُنکے لئے یہی بس نہیں ہے کہ اسکولوں میں تعلیم پاویں اور منادی کرنا سیکھیں اور تواریخات اور علم مباحثہ سے واقف ہوں نہیں بلکہ اِس کے ساتھہ خدا کے مدرسہ میں یعنے خلوت میں دل کی طیاری بھی کریں (ف ۳) اِس چالیس برس کے عرصہ میں موسیٰ خدمت الٰہی کے لئے طیار ہوا اور دشمن کا کھیت کاٹنے کے لئے پک گیا (ف ۴) موسیٰ نے کیا تعلیم پائی یہہ کہ فروتنی اور خدا پر بھروسہ کرنیکا علم سیکھا

اور فکر کے بعد اُسکے دل میں سے جسمانی تدبیرات کے اصول ٹوٹ گئے سچا اصول جو خدا پر بھروسہ ہی دل میں مضبوط ہوگیا اور
یہہ دل کی طیاری ہی جو خدا کی خدمت میں نہایت کارآمد ہی (جب چالیس برس پورے ہوئے) یعنے حوریب کے بیابان
میں (خداوند کا فرشتہ) یعنے خود خداوند جو یہوواہ ہی اور ہمارا مالک و خالق ہی دیکھو (آیت ۳۲) میں وہ کہتا ہی کہ میں خدا
ہوں پھر دیکھو اِسی فرشتہ کا ذکر (پیدایش ۴۸-۱۶) میں ہی وہ فرشتہ جسنے مجھے ساری بلاؤں سے بچایا ان جوانوں کو
برکت دیوے۔ پھر یشعیا اس فرشتہ کا یوں ذکر کرتا ہی (یشعیا ۶۳-۹) پر اُس کے حضور کے فرشتہ نے اُنہیں بچایا اُسنے
اپنی الفت اور اپنی محبت سے اُنہیں نجات دی اُسنے اُنہیں اُٹھایا اور قدیم سے ہمیشہ اُنہیں لئے پھرا (ہوسیع ۱۲-۴و۵)
ہاں وہ فرشتہ کے ساتھہ کشتی لڑا اور غالب آیا وہ رویا اور اُس نے اُس سے منت کی اُسنے اُسے بیت ایل میں پایا اور
وہاں وہ ہمارے ساتھہ ہمکلام ہوا یعنے خداوند رب الافواج یہوواہ اُسکا یادگار ہی (خروج ۳-۲و۶) کو دیکھو کہ وہ فرشتہ
کہتا ہی کہ میں خدا ہوں۔ پھر (قاضی ۱۳-۱۵سے ۱۸ تک) دیکھو کہ وہ فرشتہ خدا ہی اور پھر (یشوعہ ۵-۱۴و۱۵) بھی دیکھو
کہ وہ فرشتہ خدا ہی (ف) یہہ مسیح خداوند ہی جو الوہیت میں دوسرا اقنوم ہی اور خدا باپ کے ساتھہ ایک خدا ہی وہی ہی جو بار بار
اگلے بزرگوں پر ظاہر ہوا اور آخری زمانہ میں اِنسان مجسم ہوکے ظاہر ہوا وہی ازلی و ابدی زندہ خدا ہی اُسی کا ایک لقب
خداوند کا فرشتہ بھی ہی اِس بات پر ناظرین کو بہت غور چاہئے (جھاڑی کی آگ کے شعلہ میں) یعنے جلتے بوٹے میں یہہ بوٹا
کلیسیا کا نمونہ تھا خدا نے اِس بوٹے کو لگایا مگر وہ مصر میں دُکھوں کی آگ کے درمیان جل رہا تھا اور خدا اُسکے ساتھہ
تھا اِسلئے وہ نیست نہیں ہوسکتا تھا (۲ قرنتی ۴-۹) ستائے جاتے ہیں پر چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک
نہیں ہوتے (۲ قرنتی ۶-۹) گمنام کی مانند ہیں پر مشہور ہیں مردے کی مانند ہیں پر دیکھو کہ ہم جیتے ہیں تنبیہہ پانیوالوں کی
مانند ہیں پر موئے نہیں (ف) خدا کے لوگونکو آگ نہیں کھا سکتی اِسوقت (۱۸۷۶ برس) سے یہہ بوٹا یعنے کلیسیا دنیا
میں مصایب اور اشرار کی تکلیفات اور ہر قسم کی ایذا کی آگ میں جلتا ہی مگر جل نہیں سکتا کیونکہ وہ زمانہ کے آخر تک اُسکے
ساتھہ ہی (ف) اُسوقت کہ خدا موسیٰ کو نظر آیا شریعت کا زمانہ شروع ہوا اگلے بزرگوں کا زمانہ جب خدا ابراہیم کو دکھائی دیا
تھا اِسوقت تمام ہوا پھر شریعت کا زمانہ بھی مسیح کے ظہور کے وقت تمام ہوا تھا (ف) خدا موسیٰ پر ظاہر ہوا کہ اُسے اپنے
لوگوں کی تکلیف اور اپنی معیت اُن کے ساتھہ بوٹے کی مثال میں دکھلاکے اور اُس کی شرح کہ میرے لوگ دُکھہ میں
مبتلا ہیں
بتلاکے اُن کی مخلصی کے لئے مصر کو بھیجے

۳۱ (۳۱) اور موسیٰ نے دیکھہ کے اُس رویت پر تعجب کیا اور جب دریافت کرنے کو نزدیک چلا
خداوند کی آواز اُسکو آئی

(آواز آئی) خدا بولا تا کہ موسیٰ سُننے کیونکہ ایمان سُننے سے آتا ہی اور جب تک کہ بات سُنائی نہ جاوے کوئی سمجھہ
نہیں سکتا اِسلئے خدا بولا

۳۲ (۳۲) کہ میں تیرے باپ دادونکا خدا ابیرہام کا خدا اور اصحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں
تب موسیٰ کانپ گیا اور دریافت کرنے کی جرات نہ کی

یعنے ابراہیم کے ساتھہ جو عہد ہوا تھا اسوقت تک باقی ہی نہ منسوخ ہوا اور نہ رد اور نہ پورا ناپڑا وہی عہد ہی جو مسیح میں
پورا ہوتا ہی (باپ دادوں کا خدا) اِسپر سوچو کہ یہہ خدا کے مُنہہ کا لفظ ہی وہ آپ کو باپ دادونکا خدا بتلاتا ہی یہی سبب ہی
کہ اِسرائیل محبوب ہی باپ دادوں کے سبب سے (رومی ۱۱-۲۸) وے تو انجیل کی بابت تمہارے سبب دشمن ہیں
لیکن برگزیدگی کی بابت باپ دادوں کے سبب پیارے ہیں (ف۱) ابراہیم اصحاق یعقوب کا خدا ہوں یعنے وہ خدا
جو اِن لوگونپر ظاہر ہوا تھا اور اُسنے وعدے کئے تھے کہ تمہاری اولاد کے ساتھہ ایسے ایسے سلوک کرونگا وہ خدا ہوں
(ف۲) خدا ہوں کون کہتا ہی وہ فرشتہ جو نظر آیا پس وہ فرشتہ خدا ہی جسکا ذکر اوپر ہوا (ف۳) اگرچہ مدت ہوئی
کہ یہہ باپ دادے مر گئے تو بھی خدا اُنہیں اپنی طرف اضافت کر کے دکھلاتا ہی کہ وہ مرنے کے بعد معدوم اور
نیست نہیں ہو گئے اگرچہ موت اُنہیں نگل گئی مگر خدا کے پاس وہ محفوظ ہیں جیسے یہہ جلتا ہوا بوٹا آگ میں نیست
نہیں ہوتا ہی اِسیطرح وہ باپ دادے بھی موت میں مر نہیں گئے بلکہ موجود ہیں (تب موسیٰ کانپ گیا) نہ خوفِ ہلاکت
سے مگر فروتنی اور الٰہی دبدبہ اور جلال کی رویت سے (ف) وہ لوگ جو پاک زمین پر کھڑے ہوتے ہیں اکثر کانپتے
ہیں ایسا کانپنا مفید ہی نہ صرف خدمت کی شروع میں مگر خدمت کے وقت میں بھی (عبرانی ۱۲-۲۱) اور وہ جو نظر
آیا ایسا ڈراؤنا تھا کہ موسیٰ بولا میں حیران اور لرزاں ہوں (پیدایش ۲۸-۱۷) یعقوب بھی ڈر گیا تھا کہ لکھا ہی کہ وہ
ہراساں ہوا اور بولا کہ یہہ کیا ہی ڈرانا مقام ہی سو کچھہ اور نہیں مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہی۔ پھر داؤد کہتا ہی
(زبور ۹۹-۱) خداوند سلطنت کرتا ہی اُمتیں کانپیں وہ کروبیوں کے اوپر تخت نشین ہی زمین لرزی۔ حبقوق کہتا ہی (۳-۱۶) اسکے
سُنتے ہی میرا کلیجا دہل گیا (جرات نہ کی) یعنے اپنا مُنہہ چھپایا خدا کے دیکھنے سے ڈرتا تھا (خروج ۳-۶)

۳۳ (۳۳) اور خداوند نے اُسے کہا جوتی اپنے پانٔوں سے اُتار کیونکہ یہہ جگہ جہاں تو کھڑا ہی پاک زمین ہی

(جوتی اُتار) تاکہ کہانت کا کام پابرہنہ ہونے کے خیمہ میں تو اسوقت کرے یشوعہ سے بھی اس فرشتہ نے جوتی اُتارنے کو کہا تھا (یشوعہ ۵ - ۱۵) (زمین پاک ہی) کیونکہ خدا وہاں اپنی ذات پاک سے حاضر ہی وہاں کھڑا ہونا خدا کی حضوری میں کھڑا ہونا ہی (ف) اگرچہ یہہ ایک جسمانی تعلیم تھی مگر اِس سے مراد ایک روحانی تعلیم کی تھی جیسے اور بہت سے جسمانی دستورات موسیٰ کو خدا نے بتلائے اور یقیناً وہ روحانی چیزوں کے سائے اور نمونہ تھے اسطرح یہہ تعلیم بھی کسی روحانی بات پر اشارہ تھا اور آدمیوں کی عقل سے کبھی اِسکا بھید نہ کھلا جب تک کہ مسیح خداوند نے یعنے اُسی فرشتہ نے جو موسیٰ کو نظر آیا تھا اور یہہ پہلا حکم موسیٰ کو دیا تھا خود انسان کے جسم میں ظاہر ہو کے اِس کے معنے نہ بتلائے (دیکھو یوحنا ۱۳ - ۱۰) یسوع نے اُسے کہا وہ جو دھویا گیا ہی سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک ہی اور تم پاک ہو لیکن سب نہیں اِس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ تمام سچے عیسائی مسیح خداوند کے خون میں دھوئے گئے ہیں اور وہ سراسر پاک ہیں تو بھی ایک بات کی اُنہیں ضرورت ہی کہ اپنے پاؤں دھودیں یعنے اپنی چال سدھاریں (ف ۲) جوتی اُتار یعنے اپنے پانٔوں کی ناپاکی دور کر یعنے خدا کے سامہنے درستی کی چال چل پاکیزگی میں زندگی بسر کر (ف ۳) یہہ زمین پاک ہی یعنے خدا کے قربت اور حضوری کی زمین جسمیں سالک زندگی بسر کرتا ہی وہاں پاکیزگی کی چال مناسب ہی جو لوگ خدا کے ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں وہ پاکیزگی کی چال چلتے ہیں ناپاک چلن کا آدمی اُس کی حضوری کی زمین میں کھڑا نہیں رہ سکتا (ف ۴) موسیٰ نے اُسوقت جوتی اُتاری اور اِس جسمانی دستور پر عمل کیا تو بھی مغز اِس تعلیم کا یہی تھا جو بیان ہوا (ف ۵) وہ لوگ جو کبھی کبھی اِسوقت ذکر کیا کرتے ہیں کہ گرجا خدا کا گھر ہی اور ہم وہاں خدا کی حضوری میں جاتے ہیں مگر وہاں ٹوپی اور پگڑی اُتاری جاتی ہی اِس آیت کے موافق جوتی کیوں نہیں اُتارتے اُنکو یاد رکھنا چاہئے کہ سب نمونے اور سائے گذر گئے اور حقیقت اور مغز ہر تعلیم کا اب ظاہر ہو گیا اب ہم نہ ختنہ کرتے ہیں نہ قربانی چڑھاتے ہیں نہ جوتا اُتارتے ہیں اور نہ کوئی اور جسمانی دستور کرتے ہیں مگر دل کی بدخواہشوں کا ختنہ اور مسیح کی پاک قربانی اور نیک چال ہمارے لئے کافی ہی جسمانی شریعت کے بوجھہ اب ہمکو مہربانی کرکے جوتیاں نہ اُتروائیے اگر کوئی ہزار دفعہ جوتی اُتار کے گرجا میں جاوے اور اپنی چال نہ سدھارے وہ خدا کے قربت کی زمین میں ہرگز کھڑا نہیں ہو سکتا پر اگر اپنی چال سدھارے اور جوتی نہ اُتارے تو خدا کی قربت کے حاصل کرنے کو جوتی ہرگز مانع نہیں ہی (ف ۶) اِسوقت مجھے ایک مثال یاد آتی ہی وہ جو کہتے ہیں کہ (آدھا تیتر آدھی بٹیر) وہ ایسے ہی لوگوں کے حق میں کہتے ہیں جو آدھی روحانی باتیں اور آدھی جسمانی

شریعت ملاکے سکھلاتے ہیں پر دین مسیحی پوست کندہ مغز ہی لیکن وہ لوگ کچھہ چھلکے اور مغز ملاکر چبانا چاہتے ہیں اور
دوسروں کو تکلیف بھی دیتے ہیں بھائیو میں ملامت نہیں کرتا جو کچھہ خدا نے مجھہ پر ظاہر کیا میں عرض کرتا ہوں خفا ہوں
(ف) شاید کوئی کہے کہ پگڑی یا ٹوپی اُتارنا انگریزونکا دستور کیا جسمانی بات نہیں ہی اُسکو کیوں پسند کرتے ہو ہمارے
ہندوستان کا دستور ہی کہ سب ہندو مسلمان اپنے مندروں اور مسجدوں میں جوتی اُتارتے ہیں کیوں پسند نہیں کرتے ہو
اُنکے ملک کا دستور کیوں اختیار کیا ہی جواب ایسی باتیں میں نے عیسائیوں کے درمیان بہت سنی ہیں اور تکرار بھی
دیکھیں ہیں اور اِس معاملہ میں فکر بھی بہت کیا ہی اِسلئے مہربانی کرکے میری عرض سنئیے (۱) یہہ تین لفظ جو دیسے
دنیا میں مشہور ہیں شریعت طریقت حقیقت یہہ نہایت درست لفظ ہیں مگر اہل اسلام اِسکے معنے نہیں جانتے شریعت
کا زمانہ جھاڑی کی آواز سے مسیح کے ظہور تک کا تھا مسیح جب آیا تو شریعت کا مغز جو طریقت ہی اُسکا زمانہ شروع ہوا
اور ابتک ہی مگر مسیح کی دوسری آمد میں حقیقت کا زمانہ آویگا جب سب کچھہ خوب ظاہر ہوگا شریعت کے زمانہ میں کچھہ
اندھیرا سا تھا طریقت کے وقت میں آئینہ کے درمیان دھندھلا سا دیکھتے ہیں حقیقت کے زمانہ میں صاف دیکھینگے۔
ہاں اسوقت بعض نئے دستور جسمانی بھی نئے عہدنامہ میں باقی ہیں اور وہ انجیل کے زمانہ کی رسمیں ہیں اُنمیں کچھہ حقیقت کے
اشارے ہیں تو بھی وہ مثل شریعت کے یا جسمانی قواعد کے عمل میں لائے نہیں جاتے ہیں مگر اُن کی تعمیل کے وقت اُنکے
مطلب پر نظر رہتی ہی اِسلئے وہ سب طریقت کے روحانی مضامین کی مانند ہیں نہ شریعت کی جسمانی رسوم کی مانند
(۲) پگڑی اُتارنا انگریزونکا مقرر کیا ہوا دستور نہیں ہی ہاں گھروں میں ملاقات کے وقت پگڑی اُتارنا اُنکا ملکی دستور ہی
اِسمیں دیسی عیسائیونکو تکلیف نہیں دیجاتی ہی ایسے موقع پر اُنہیں اختیار ہی خواہ وہ پگڑی اُتاریں یا جوتی۔لیکن عبادت کے
وقت کہ خدا کی خاص حضوری کا وقت ہی پگڑی اُتارنا نئے عہدنامہ کا دستور ہی بلکہ آسمانی دستور ہی اور کلیسیا کے اُس حصہ
کا دستور ہی جو موت کی یردن ندی کے پار اُترکے حقیقی کنعان میں مسیح کی حضوری میں جا پہونچے ہیں (مکاشفات ۴-۹
سے ۱۱) اور جب جاندار اُسکو جو تخت پر بیٹھا ہی اور ابدالآباد زندہ ہی جلال اور عزت اور شکر دیتے ہیں تب چوبیسوں
بزرگ اُس کے سامھنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہیں اور اُسکو جو ابدالآباد زندہ ہی سجدہ کرتے اور اپنے تاج یہہ
کہتے ہوئے تخت کے آگے ڈالدیتے ہیں کہ ای خداوند تو ہی جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے
سب چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئی ہیں۔پس جیسے آسمانی لشکر اپنے آسمانی
تاج ڈالدیتے ہیں ہم لوگ اپنے جسمانی تاج جو ہماری پگڑیاں ہیں یہاں ڈالدیتے ہیں اور ہم آسمانی فوج کی مانند
زمین پر خدا کی عبادت کرتے ہیں (۳) کوئی کہتا ہی کہ یہہ فرنگیوں کی کلیسیا کا دستور ہی نہ اور کلیسیاؤنکا اِس خیال

کو بھی ہم قبول نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے مکاشفات کی آیات مذکورہ میں دیکھ لیا کہ یہہ آسمانی عابدوں کا دستور ہے
نہ اہل قرنت کا۔ اِسکے سوا (اقرنتی ۱۱-۱ سے ۱۶ تک) اگر کوئی دیکھے اور سوچے تو جانے گا کہ پولوس رسول نے اِس
دستور کے بجا لانیکا حکم دیا ہے اور اِس بات کا مطلق کہیں ذکر نہیں کیا ہے کہ یہہ دستور قرنتیوں کا ہے بلکہ اِس دستور پر
ایسے عمدہ دلایل دیئے ہیں کہ وے روحانی و عمدہ دلایل ہیں پہلی دلیل یہہ کہ اُسنے عورت کا سر اُسکا خصم بتلایا ہے
اور خصم کی عزت کے لئے عورت کو اوڑھنے کا حکم دیا ہے اور مرد کا سر مسیح کو بتلایا ہے اور پھر کہا ہے کہ اگر مرد اپنا جسمانی
سر ڈھانپے تو اپنے حقیقی سر کی جو مسیح ہے بےحرمتی کرتا ہے پس بلا عذر پگڑی نہ اُتارنا مسیح کو بےحرمت کرنا ہے یہہ بات
دکھلاتا ہے کہ حقیقی عزت کے لایق مسیح ہے میں اپنا اشرف الاعضا یعنے سر ننگا کر کے ظاہر کرتا ہوں کہ عزت کے لایق
مسیح ہے اور میں اُس کی تعظیم کرتا ہوں جو آسمان پر ہے میں اُس کے سامھنے عزت کے لایق نہیں جب میں ایسا اقرار
کرتا ہوں تو اُس سے عزت پاتا ہوں اُس کے سامھنے بےعزت ہونا میری عزت ہے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اُسنے
صاف کہا کہ مرد کو البتہ نہیں چاہئے کہ اپنے سر کو ڈھانپے کہ وہ خدا کی صورت اور اُس کا جلال ہے نہ یہہ کہ قرنتیوں کا
دستور ہے اگر یہہ قرنتیوں کی بات ہے تو پولوس کا وہ عمدہ بیان جو (آیت ۳ سے ۷ تک ہے) اور نہایت گہرا اور پرمغز
اور روحانی ہے ایک لغوبات اور بیفایدہ بات ٹھہریگی اور معاذ اللہ ایسا ہرگز نہیں ہے (۴) کوئی کہتا ہے کہ (آیت ۱۶) میں
لکھا ہے کہ نہ ہمارا نہ خدا کی کلیسائوں کا یہہ دستور ہے، اِس کے کیا معنی ہیں جواب یہہ ہے کہ لفظ یہہ کا مشارٌ الیہ کون ہے آیا
یہہ پگڑی اُتارنے کا دستور اگر یہہ بات ہے تو پولوس کا زور دلایل سابقہ میں بیفایدہ اور لغوبات ہے کہ قرنتیوں کے دستور
پر روحانی دلایل لایا اور پھر اُنہیں ڈھا دیا وہ زور سب برباد ہو گیا اِسلئے یہہ کا مشارٌ الیہ ہرگز یہہ دستور نہیں ہے
مگر اِسکا مشار الیہ وہ لفظ تکرار ہے کہ جو حقیقی عیسائیوں کا دستور نہیں ہے کہ الہامی باتوں میں حجت کریں۔ دوسری بات یہہ ہے
کہ جب نہ ہمارا یعنے رسولوں کا اور نہ خدا کی کلیسائوں کا یہہ دستور ہے تو پھر کس کا یہہ دستور ہے کیا قرنت کی کلیسیا خدا کی
کلیسائوں میں شامل نہیں ہے ضرور اِسکا حاصل یہہ ہے کہ تکراری آدمی کو معلوم ہو جاوے کہ پگڑی اُتارنیکا دستور نہ تو ہم
رسولوں نے اپنی تجویز سے نکالا ہے اور نہ کلیسیائوں نے اپنی رائے سے تجویز کیا ہے مگر یہہ الہامی حکم ہے اور فرشتوں کا
اور آسمانی لشکر کا دستور ہے

۳۴ (۳۴) میں نے نگاہ کر کے اپنے لوگوں کی جو مصر میں ہیں مصیبت دیکھی اور اُن کی آہ ماری
سُنی اور اُنہیں چھڑانے اُترا ہوں اور اب جا میں تجھے مصر میں بھیجتا ہوں

(مصیبت دیکھی) خدا دیکھتا ہی (آہ سنی) وہ سنتا بھی ہی (ف) جسقدر زیادہ حاجت ہوتی ہی اُسیقدر زیادہ نزدیک اللہ ہوتا ہی (اُترا ہوں) وہ نازل ہوا کرتا ہی مدد کے لئے اور یہہ دکھلانیکو بھی کہ خالق مالک موجود ہی (اب جا) وہ نوکروں کو بھیجا کرتا ہی کہ اُسکی مرضی بجا لاویں اسوقت موسی کو بھیجتا ہی عہدہ رسالت دیتا ہی کہ اُسکا پیغام لیجاوے مصریوں کے سامہنے اور بنی اسرائیل کے سامہنے (ف) جب ظالم لوگ ظلم کرتے ہیں یا دنیاوی لوگ اپنی عیش وعشرت میں یا اپنی خود غرضی میں مبتلا ہو کے بے پرواہی دکھلاتے ہیں تو وہ جو حقیقی منتظم اور مدبر یعنے خالق اور مالک جہان کا ہی اپنی قدرت کو ظاہر کیا کرتا ہی اور آدمیوں کی شرارت کا علاج کر دیتا ہی وہ آپ کو کبھی کبھی ظاہر کر کے بھی دکھلاتا ہی کہ میں خدا قادر مطلق سمیع اور بصیر جو ہوں ایک شخص ہوں اور موجود ہوں (ف) خدا جب اُٹھتا ہی اور مہلت کا وقت چلا جاتا ہی تب بدکاروں کے لئے سواء بربادی کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا

(۳۵) اُسی موسی کو جسکا اُنہوں نے یہہ کہکے انکار کیا کہ کس نے تجھے حاکم اور قاضی مقرر کیا ۳۵
اُسی کو خدا نے اُس فرشتہ کے ہاتھہ سے جو اُسے جہاڑی میں نظر آیا بھیجا کہ حاکم اور بچانیوالا ہو

(انکار کیا) آدمیوں کے انکار سے کیا ہوتا ہی وہ جو خدا سے مقرر کیا گیا ہی آدمیوں کے انکار سے رد نہیں ہو سکتا ہی بلکہ آدمی انکار کر کے آپ برباد ہوتے ہیں اُن کی حجت بھی سُنی نہیں جاتی (ف) مسیح خداوند کو رد کر دیا یہودیوں نے مگر وہی بچانیوالا ہی اب اُسے مسلمان بھی رد کرتے ہیں تو کیا اُنکے رد کرنے سے خدا کا بندوبست ازلی ٹوٹ سکتا ہی ہرگز نہیں وہ خود رد ہیں پر وہ جو سب کی نجات کے لئے مقرر ہی ازل سے ابد تک ہی کیونکہ اُسے خدا نے اِس کام کے لئے چن لیا ہی اُنکی حجت کے سبب وہ جو چنا گیا ہی موقوف نہیں ہو سکتا مگر یہہ سب منکر مردود ہو سکتے ہیں (ف) وہ کہتے ہیں تجھے کس نے قاضی بنایا یا حاکم ستیفان کہتا ہی کہ اُسی کو خدا نے حاکم اور قاضی بنایا اور اُسی کو بچانیوالا مقرر کیا (ف) بھائیو ذرا مُنہہ سنبھال کے بولا کرو کیونکہ اُن باتوں کو جو آدمی ٹھٹھہ یا طعن یا شیخی کی راہ سے بولتے ہیں خدا کی مخالفت میں خدا یاد کرتا ہی اور اُنکے خلاف وہی باتیں قایم کر کے دکھلاتا ہی تب آدمی ہاتھہ ملتے رہجاتے ہیں آسمان کا تھوکا مُنہہ پر آتا ہی وہ یہی بات ہی (ف) یہہ شرارت کی بات جو اُس ظالم اسرائیلی نے موسی کے حق میں کہی تھی نہ صرف اُسی ایک کی بات تھی مگر ساری قوم کا قصور تھا کہ ساری قوم نے موسی کو رد کر دیا تھا کیونکہ اگر ایک دو آدمی کا قول فعل ساری قوم قبول کرے تو وہ سب کا قول وفعل ہی مسیح کو فریسیوں اور فقیہوں نے خاصکر کے رد کیا اور ساری قوم نے اُن کی باتوں کو مانا تب سب کا قصور ہوا اور سب کی بربادی یروشلم میں ہوئی (ف) یاد رکھنا کہ تقلیدی باتیں جو اہل اسلام کے عقاید

ہیں جہال بھی مانتے ہیں اِسلئے سب کی سزا برابر ہو کوئی آدمی اِس عذر سے چھوٹ نہیں سکتا کہ میں تو مقلد تھا قصور محقق کا ہو
نہ میرا مگر جس نے بری بات کی تقلید کی وہ آپ قصوروار ہو

٣٦ (٣٦) یہی ملک مصر اور دریائے قلزم اور جنگل میں چالیس برس معجزے اور نشان دکھلا کے انہیں
نکال لایا

موسیٰ نے دشمن کے پنجہ سے نکالا اور خشکی و تری میں بڑی مدد و رہبری کی یہہ وہی شخص تھا جو رد کیا گیا تھا اُسی
کے وسیلے یہہ نعمتیں اسرائیل نے پائیں۔ یہی حال مسیح کا ہو کہ وہ شیطان کے قبضہ سے آدمیوں کو چھڑا کے رنج و راحت
میں ہدایت کرتا ہوا دنیاوی بیابان کے درمیان سے آسمانی ابدی مکانوں تک پہونچانیوالا ہو (ف) آخر کو یہودی بھی شرمندہ
ہونگے کہ ہم نے کیا بیوقوفی کی تھی کہ اُسے رد کیا تھا جیسے موسیٰ کی بابت بھی ضرور شرمندہ ہونا پڑا ہوگا

٣٧ (٣٧) یہہ وہی موسیٰ ہو جسنے بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے
لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا اُس کی سنو

(استیفان کے وعظ کا یہہ تیسرا حصہ ہو جو خروج سے سلیمان کی ہیکل تک ہو) (بنی اسرائیل کو کہا) دیکھو (استثناء ١٨-١٥)
کو (یہہ وہی موسیٰ ہو) اِس عبارت پر استیفان کا بڑا زور ہو اور یہی عبارت دیکھہ لو (آیت ٣٥ و ٣٦ و ٣٧ و ٣٨) میں پے در پے
لایا ہو اندران چاروں آیتوں میں موسیٰ کے نام سے زور دیکر بات کا شروع کیا ہو اور بڑی حرمت کے ساتھہ اُسکا نام
لیتا ہو اور یہہ دکھلاتا ہو کہ جیسے بدسلوکی موسیٰ کے ساتھہ کی گئی ویسی ہی مسیح کے ساتھہ کرتے ہو (ف) من جرب المجرب
حلت به الندامه جس نے آزمایا اُسبات کو ایکبار پہلے آزمائی گئی ہو اُسے ندامت اُٹھانا ہوتا ہو۔ موسیٰ کے معاملہ سے ایک
تجربہ اُنہیں پہلے سے حاصل تھا اور پھر بھی وہ بے پرواہ رہے تب کسقدر ندامت اُٹھانی پڑیگی چنانچہ پڑی تھی (ف)
موسیٰ نے صاف گواہی دی کہ میں سب سے بڑا نبی نہیں ہوں اور میری شریعت آخری اور مکمل شریعت نہیں ہو بلکہ ایک
اور آنیوالا ہو جو میری مانند ہوگا نبی اسرائیل بلکہ تمام جہان کی جان بچانے میں اور اُس کی باتوں پر عمل کرنا چاہئے یعنے
میری شریعت کی تکمیل اُس کی باتیں کرنگی تب ہی تو وہ کہتا ہو کہ اُس کی سنو (ف) یہاں سے صاف ظاہر ہو کہ یہہ پیشگوئی
مسیح خداوند کی موسیٰ نے کی تھی اب نادانی سے مسلمان لوگ اُسکو محمد صاحب پر جماتے ہیں اور یہہ خیال خام ہو بلکہ بڑی
گمراہی ہو محمد صاحب کی پیدائش سے پیشتر اِسکا فیصلہ ہو چکا ہو کہ یہہ خبر کس کی نسبت ہو پھر اُسپر حجت کرنا ناجایز ہو (ف)

موسیٰ اور مسیح کئی باتوں میں برابر ہیں طفلی میں ہر دو ظالم بادشاہوں سے ستائے گئے اور خدا سے بچائے گئے ہر دو کام کے لئے طیار کے گئے ایک بیابان میں دوسرا نجار کے گھر میں دونوں بُلائے گئے ایک حوریب پہاڑ پر دوسرا یردن ندی پر دونوں کلام اور کام میں قوی اور قادر تھے دونوں نے اپنی قوم کو بچایا دونوں نے ناشکر گذار سرکش قوم پر فتویٰ دیا دونوں نے آیندہ آفات کا ذکر قوم کی نسبت بطور پیشگوئی کے کیا اور ویسا ہی ہوا دونوں قوم سے رد کئے گئے اور خدا سے سربلندی پائی دونوں پاک نیت تھے اور ایسی پاک نیتی کے سبب شریروں سے ملزم ٹھہرائے گئے (ف) موسیٰ اور مسیح مانند تھے خاص خاص باتوں میں جنکا ذکر ہوا ورنہ مسیح خداوند موسیٰ سے بہت زیادہ منصب والا تھا موسیٰ نے دنیاوی مصر اور دنیاوی غلامی سے چھڑایا اور جسمانی کنعان تک پہونچایا مسیح نے اس سے بڑا بھاری کام کیا کہ روحانی مصر اور روحانی غلامی سے چھڑایا اور حقیقی کنعان تک پہونچایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کو چھڑایا مسیح نے کل جہان کے بنی آدم کی نجات کا انتظام کیا موسیٰ چند سال کے لئے تھا مسیح ابدی رہبر ہے موسیٰ خادم تھا مسیح خداوند ہے موسیٰ بندہ مسیح خداوند خدا ہے موسیٰ وہی ہے جس سے جھاڑی کے فرشتہ نے جو خدا ہے باتیں کیں مگر مسیح وہی جھاڑی کا فرشتہ ہے جو انسان کے جسم میں ظاہر ہوا لیکن موسیٰ اُسے اپنی مانند بتلاتا ہے اُن خاص باتوں کے سبب جو مذکور ہو چکیں ہیں تو بھی کہتا ہے کہ اُس کی سنو یعنے اُس کی باتیں میری باتوں کی نسبت افضل ہیں جان اُسی کی باتوں سے بچتی ہے آخری فتویٰ وہی دیگا (ف) دیکھو یہودیوں کی سرکشی کہ موسیٰ کی یہہ باتیں سُنکر بھی قبول نہیں کرتے یہہ دل کی سختی کے سبب سے ہے

۳۸ (۳۸) یہہ وہی ہے جو جنگل میں جماعت کے بیچ اُس فرشتہ کے جو اُس سے کوہ سینا پر بولا اور ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا جسکو زندگی کا کلام ہمکو دینے کے واسطے ملا

(زندگی کا کلام) یہہ مردہ کلام نہیں تھا جو موسیٰ لایا مگر زندگی کا کلام تھا ہمارے لئے اُسے دیا گیا تھا اور اُسے زندگی کے کلام کے درمیان یہہ خبر لکھی تھی جو جان ہے سارے کلام کی کہ اُس آنیوالے کی بات سنو (ف) موسیٰ درمیانی تھا خدا اور آدمیوں کے بیچ میں اسیطرح مسیح درمیانی ہے آدمیوں اور خدا کے بیچ میں (ف) یہہ فرشتہ یہی مسیح تھا اور کلام اُسی نے دیا تو بھی اسرائیل نے قبول نہ کیا بفکری اور نفسانی خواہشوں کی پابندی کے سبب

۳۹ (۳۹) پر اُسکا تابعدار ہونا ہمارے باپ دادوں نے نہ چاہا بلکہ اُس کو رد کیا اور اپنے دل مصر کی طرف پھیرے

(دل مصر کی طرف پھیرے) یعنے مصر کی بت پرستی پر اُنکے دل مایل تھے اور بت نہ چھوڑے (حزقیل ۲۰- ۷سے ۹) ستیفان یہہ دکھلاتا ہی کہ اُن کی راہیں ہلاکت کی راہیں ہیں باوجود اسقدر مہربانی کے وہ سخت اور سرکش تھے اور اُنہوں نے ایسا کر کے اپنا بڑا نقصان کیا (ف) اِسوقت بھی موسیٰ کی بڑی عزت کی مدعی اُسکی بڑی بعزتی کرتے ہیں کہ اُس کی بات کو نہیں مانتے

۴۰ (۴۰) اور ہارون کو کہا کہ ہمارے لئے معبود بنا جو ہمارے آگے آگے چلیں کیونکہ یہہ موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا

(معبود بنا) لفظ معبود عبرانی میں نہیں ہی وہاں الوہیم ہی مگر ستیفان یہاں پر لفظ معبود جو بولتا ہی یونانی ترجمہ سپٹوا جنٹ کے موافق بولتا ہی (ف) جب ہارون نے اُنکے لئے بچھڑا بنایا تو کہا کہ یہہ اسرائیل کے معبود ہیں یعنے ایک بچھڑے کو بصیغہ جمع بولا (خروج ۳۲- ۱ و ۴) اور یہہ اِسلئے تھا کہ وہ لوگ بہت سے معبودوں سے خوش تھے نہ ایک سے جیسے اکثر بت پرست لوگ بہت سے معبودوں سے خوش ہوا کرتے ہیں (ف) ہمارے لئے معبود بنا یعنے کوئی صورت یا مورت بنا نادیدنی حقیقی معبود کی اِنسان کی سوح میں یہہ خواہش رکھی گئی ہی کہ اپنے خدا کو دیکھنا چاہتی ہی اور خدا تو انسان کے وہم اور فہم اور قیاس وگمان سے باہر ہی جیہ جاے کہ ظاہری آنکھوں سے نظر آوے پھر آدمی کی خواہش جو رویت الٰہی کی بابت ہی کیونکر پوری ہو اِسلئے اِنسان اپنی تجویز سے بت بناتا ہی اور جانتا ہی کہ یہہ پتھر لکڑی وغیرہ ہیں حقیقی معبود نہیں ہیں پر کہتا ہی کہ یہہ حقیقی معبود کی صورت ہی تاکہ دل ٹھہرے اور اُس کے وسیلہ سے خدا پر خیال قایم ہووے اور خدا بھی اِنسان کی اِس صورت سے واقف ہی مگر چونکہ انسان نے اپنی تجویز سے آپ خدا کو ایک صورت دی ہی اِسلئے وہ بت پرست اور خدا کی بعزتی کرنیوالا ہی اور جہنم کی سزا کے لایق ہوتا ہی لیکن خدا نے اِس خواہش انسانی کے رفع کرنے کو اپنی حقیقی صورت انجیل میں اور پورانے عہدنامہ میں بھی ظاہر کی ہی اور وہ مسیح خداوند کی صورت ہی چنانچہ لکھا ہی (کلسی ۱- ۱۵) کہ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور ساری خلقت کا پہلوٹھا ہی پس اُس کی پرستش بت پرستی نہیں ہی کیونکہ وہ حقیقی صورت اللہ کی ہی حقیقت میں وہ خدا ہی (آگے چلیں) یعنے آگے چلتے ہوئے نظر آویں اگرچہ نادیدنی حقیقی خدا بادل اور آگ کے ستون میں اُن کے آگے آگے ظاہراً بھی چلتا تھا تو بھی وہ بت کے طالب ہیں (خروج ۱۳- ۲۱) اور خداوند دِنکو بدلی کے ستون میں تاکہ اُنہیں راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون میں ہو کے تاکہ اُنہیں روشنی بخشے اُن کے آگے چلا جاتا تھا تاکہ رات دن چلے جائیں (یہہ موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا) یہہ الفاظ حقارت ہیں دیکھو اتنے بڑے محسن کی کیسی حقارت یہود کے اباء کرتے ہیں گویا اُسکا ہمیں نکال لانا کچھ شکر کے لایق بات نہیں ہی نہ وہ قدرت جو اُس کے وسیلہ اخراج کے وقت ظاہر ہوئی

کچھ قدر کے لائق تھی یا اُس کو تھوڑے عرصہ کے بعد بھول گئے اور موسیٰ کی اطاعت کی کچھ پروا نہیں رکھتے گویا اُسکا کچھ
بھی اختیار اُنپر نہیں ہی (ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا) یہہ بھی الفاظ حقارت ہیں ستیفان یہہ بتلاتا ہی کہ ہمیشہ بار بار
سرکشی اِس قوم سے ظاہر ہوئی کہ اُنہوں نے اپنے سب سے بڑے نبی کو بے عزت کیا اور سب سے بڑے الہام کو
ناچیز جانا اور اپنے دل بتوں کو دیئے اور خدا کی سنگت کو پسند نہ کیا اور ایمان میں بھی مضبوط نہ تھے کہ الٰہی وعدونپر
پورا بھروسہ رکھیں (ف) یہہ حالت نہ صرف یہودیوں کی تھی مگر بگمان راقم سارے بنی آدم کی یہی حالت ہی جبتک
کہ خدا کی روح اُن میں سکونت نہ کرے وے ہرگز درستی پر نہیں آسکتے

(۴۱) اور اُن دنوں اُنہوں نے ایک بچھڑا بنایا اور بت کو قربانی چڑھائی اور اپنے ہی ہاتھونکے ۴۱
کاموں سے خوش ہوئے

(بچھڑا بنایا) بیل کی صورت پر بت بنایا جو خاص ملک مصر کا مشہور بت تھا جسکا نام اپس تھا (ف ۱) بیل زمیندار
کے کام آتا ہی اور انسانی پرورش کا نشان ہی اِسلئے اہل مصر نے بیل کی صورت پر بت بنا رکھا تھا (ف ۲) پاک ترین جگہ
میں بھی کروبیوں کی چار صورتیں تھیں مگر نہ عبادت کے لئے لیکن خاص نصیحت کے لئے تھیں اُنہوں نے عبادت کے
لئے بنایا (ف ۳) توریت میں لکھا ہی کہ بچھڑا ہارون نے بنایا تھا مگر ستیفان یہاں کہتا ہی کہ اُنہوں نے یعنے یہود کے آبا نے
چونکہ ہارون نے اُنکی مرضی کے موافق بنایا تھا اور اُنہوں نے اِس کام کے لئے زیورات پیش کئے تھے تب اصل کام
انکا تھا اِسلئے اُن کی طرف یہہ کام منسوب ہوتا ہی (ف ۴) اِسی طرح تم نے مسیح کے ساتھہ اب بدسلوکی کی وہ تمہیں بچانے
کو آیا تم نے اُسے رد کیا اُس نے تمہارے سامھنے سچائی پیش کی تم نے اپنی ناراستی کو پسند کیا تم اپنے باپ دادوں
کے موافق سرکش ہو

(۴۲) تب خدا اُنسے پھرا اور اُنہیں چھوڑ دیا کہ آسمانکی فوج کو پوجیں جیسا کہ نبیوں کی کتاب میں ۴۲
لکھا ہی کہ اے اِسرائیل کے گھرانے کیا تم نے مجھکو جنگل میں چالیس برس قربانیاں اور نذریں چڑھائیں

(پھرا) یعنے اپنا سلوک بدلا (ف ۱) وے خدا سے پہلے پھر گئے تب خدا بھی اُنسے پھر گیا اِس سے زیادہ اور کیا
سزا ہی کہ خدا کسی سے پھر جاوے (ف ۲) مت سمجھو کہ خدا ہمیشہ مہربانی کے ساتھہ باوجود ہماری سرکشی کے متوجہ
رہیگا اگر ہم اُس سے پھر جاوینگے تو وہ ہمیں بھی چھوڑ دیگا (رومی ۱- ۲۳ و ۲۴) غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی

اور پرندوں اور چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت اور مورت سے بدل ڈالا اسواسطے خدا نے بھی انہیں ان کے دلوں کی شہوتوں میں ناپاکی پر چھوڑ دیا کہ اپنے بدن آپس میں بیحرمت کریں (ﮨ دیکھو کیا لکھا ہی (استثنا ۹-۲۴) جس دن سے میں نے تمہیں جانا تم خداوند سے سرکشی کرتے ہو۔ یعنے خداوند سے تم باغی ہو اُسی دن سے کہ جب میں نے تمہیں پہچانا اور اپنے لوگ ظاہر کیا یعنے شروع سے باغی لوگ ہو دیکھو (یشوعہ ۲۴-۱۴) اُن معبودوں کو جنکی تمہارے باپ دادے نہر کے اُسپار اور مصر میں عبادت کرتے تھے نکال پھینکو (نبیوں کی کتاب میں لکھا ہی) یعنے اُس مجموعہ میں جس میں بارہ چھوٹے نبیوں کی کتابیں جمع ہیں مگر خاص طور پر یہہ بات (عاموس ۵-۲۵ سے ۲۷ تک) لکھی ہوئی ہی کہ اے اہل اسرائیل کیا تم لوگ چالیس برس تک بیابان میں میرے آگے ذبایح و ہدیئے گذرانتے رہے تم تو ملکوم کے خیمہ کو اور اپنے بتوں کے کیوں کو اپنے معبود کے تارکو جو تم نے اپنے لئے بنایا اُٹھایا کئے اِسلئے میں تمہیں اسیر کرکے دمشق کے پار لیجاونگا خداوند جسکا نام رب الافواج ہی فرماتا ہی (کیا مجھے نذریں چڑھائیں) اگرچہ اُسے بظاہر چڑھائیں مگر خلوص اور صفائی سے نہ تھیں خدا کے لئے وہی کام ہیں جو خلوص سے کئے جاتے ہیں (زبور ۵۱-۱۷) خدا کے ذبیحے شکستہ جان ہیں (یشعیا ۶۶ باب دیکھو)

۴۳ (۴۳) تم تو ملوخ کے خیمہ اور اپنے دیوتا رمفان کے تارے یعنے اُن مورتوں کو جنہیں تم نے سجدہ کرنے کو بنایا لئے پھرتے تھے سو میں تمہیں بابل کے پار اُٹھا لیجاؤنگا

(لئے پھرتے تھے) ایک چھوٹا سا مندر بناکے اُسے لئے پھرتے تھے جسمیں ملوخ کی مورت تھی وہی ملوخ کا خیمہ کہلاتا تھا (ف) ملوخ عمونی لوگوں کا دیوتا تھا (اسلاطین ۱۱-۵ و ۳۳) کو دیکھو سلیمان نے صیدانیوں کی دیبی عستارات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پیروی کی۔ اُنہوں نے مجھے ترک کیا اور صیدانیوں کی دیبی عستارات اور موابیونکے بت کموس اور بنی عمون کے ملکوم کی پرستش کی۔ ملکوم و ملوخ ایک بات ہی صور و صید کے لوگ اِس بت کو زحل کہتے تھے اور اِس بت کے سامہنے آدمی کے بچے بطور قربانی کے جلائے جاتے تھے خدا نے خاص طور پر اِس بت کی پرستش سے منع کیا تھا (احبار ۱۸-۲۱) تو اپنے فرزندوں میں سے کسیکو مولک کے لئے آگ سے گذرنے مت دے۔ یہہ بت پیتل کی ایک مورت تھی سر اسکا بیل کی مانند تھا اور بازو یعنے ہاتھ پھیلے ہوئے آدمی کی مانند تھے اور اندر سے پولا تھا اُس میں آگ بھری ہوئی تھی جیتے بچوں کو اُس کے ہاتھوں میں جو آگ سے سرخ تھے رکھدیتے تھے اور کل دباتے تھے تب وہ بچہ کو دبا لیتا تھا اور بچہ جلاکے جل مرتا تھا اور یہہ لوگ شور مچاتے تھے اور ڈھول بجاتے تھے کہ بچے کا چلانا سنائی نہ دے

یہی مردود ملکوم تھا اور اسکے پوجنیوالے بھی بے رحم مردود تھے (رمفان) رمفان کا تارا اسکا دوسرا نام (عاموس ۵-۲۶)
میں کیون لکھا ہی یہہ ستارہ کی پرستش بھی (ف) ان لوگوں میں دو قسم کے بت پرست تھے آسمانی مخلوق یعنے تارے کو
پوجتے تھے جو رمفان کا تارہ ہی اور زمینی مخلوق ملکوم اور گوسالہ کو بھی پوجتے تھے اور اس کے ساتھہ خداوند خدا کو بھی پوجتے
تے یعنے خدا پرستی اور شیطان پرستی ہر دو کو جمع کیا تھا اِسلئے وہ فرماتا ہی کہ کیا مجھے نذریں چڑھائیں خدا کے پوجنیوالوں
کو چاہئے کہ سب کچھہ چھوڑ کے اُس کی پرستش کریں خدا پرستی کے ساتھہ بت پرستی ملانے سے ساری خدا پرستی بھی مکروہ
ہی ہوشیار رہنا چاہئے اُن لوگوں کو جو خدا پرستی کے ساتھہ تقریریں کر کے بت پرستی کی رسمیں بھی ملایا کرتے ہیں (ف)
سلیمان نے کوہ موریا پر اِس ملکوم یا ملوخ یا مولک کے لئے کہ ایک ہی بت ہی ایک مندر بنایا تھا اور اُسکا ذکر (اسلاطین
۱۱-۷ و ۸) میں یوں لکھا ہی چنانچہ سلیمان نے موابیوں کی نفرتی کموس کے لئے اُس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہی
اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے ایک بلند مکان بنایا یوں ہی اُس نے اپنی ساری اجنبی جوروں کی خاطر کیا جو اپنے
معبودوں کے حضور بخور جلایا کرتی تھیں اور قربانیاں گذرانا کرتی تھیں - یہہ ایسی بات ہی جیسے اِس ملک میں اب بھی
بعض امیر نفس پرست نام کے عیسائی اپنی ہندو یا مسلمان عورتوں کی دل کی خوشی کے لئے مسجدیں یا بت خانے
بنوا دیا کرتے ہیں یا امام باڑے بنوا دیتے ہیں اور اُنکی مجلسوں میں بھی شریک ہو کے اُنکے ساتھہ اُنکے فعل میں شامل
ہو جاتے ہیں (ف) گوسالہ پرستی جسکا شروع ہارون سے ہوا اُسکی بابت (۳۰۰۰) ہزار آدمی قتل کئے گئے تھے اور
وہ بت جلایا گیا تھا دیکھو (خروج ۳۲-۲۰ و ۲۸) پھر اِس گوسالہ پرستی کو یربعام بادشاہ نے بحال کر دیا (اسلاطین
۱۲-۲۸ و ۲۹) اِسلئے اُس بادشاہ نے مصلحت کی اور سونے کے دو بچھڑے بنائے اور اُنہیں کہا یروشلم میں تمہارا
جانا فضول ہی اے اِسرائیل دیکھہ اپنے خدا کو جو تجھے زمین مصر سے نکال لایا اور اُس نے ایک کو بیت ایل میں قایم کیا
اور دوسرے کو دان میں رکھا (ف) بنی اِسرائیل بت پرستی پر بہت ہی مایل تھے یہہ وبا اُن میں بہت پھیلی ہوئی تھی
جب تک جلا وطنی نہ ہوئی یہہ بلا مٹ نہیں گئی (بابل کے پار لیجاؤنگا) لیکن (عاموس ۵-۲۷) میں ہی دمشق کو
لیجاؤنگا اور ضرور دس فرقے دمشق کو جلا وطن کئے گئے تھے - اور اور پیشگوئیوں میں ذکر ہی کہ بابل کو لیجاؤنگا (یرمیاہ ۲۰-۴)
وہ اُنہیں اسیر کر کے بابل کو لیجائیگا اور تلوار سے قتل کریگا پس استفان سب پیشگوئیوں کو جمع کر کے اُسکا حاصل بتلاتا ہی اور
اِسلئے نبیوں کی کتاب بولتا ہی نہ خاص کسی ایک کی کتاب کیونکہ وہ خلاصہ بتلاتا ہی سب کے بیانوں کا (ف)
موسیٰ کی پیشگوئی کیسی خوبی کے ساتھہ ایک عرصہ کے بعد پوری ہوئی (احبار ۲۶-۳۳) میں لکھی تھی میں تمہیں
غیر قوموں میں منتشر کرونگا اور تم پر پیچھے سے تلوار چلاؤنگا کہ تمہاری زمین اُجاڑ ہوگی اور تمہارے شہر ویران -

دیکھو خدا کی ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں قیامت کی بابت اور مسیح کی آمد ثانی کی بابت اور جزا و سزا کی بابت بھی جو کچھ بیبل میں پڑھتے ہو ضرور اسی طرح سے ہوگا (ف) دیکھو ایمان کے سبب خدا تعالی ابراہیم کو کسدیوں کے ملک سے نکال لایا مگر اُس کی اولاد بے ایمانی کے سبب کسدیوں کے اُس پار نکالی جاتی ہے یہہ کیسا سخت تنزل ہے پس جنہیں خدا نے گہرے غار میں سے نکالکے سربلندی بخشی ہے اگر وہ لوگ اطاعت الہی نہ کریں اور سرکشی کر کے عیاش ہو جاویں تو جلدی پہلے کی نسبت زیادہ تر گہرے غار میں گرائے جائینگے اور برباد ہونگے

۴۴ (۴۴) گواہی کا خیمہ جنگل میں ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا جیسا کہ اُس نے جو موسیٰ سے باتیں کرتا تھا حکم دیا کہ اُس نمونے کے موافق جو تو نے دیکھا ہے اُسے بنا

(گواہی کا خیمہ) جو خدا کی سچائی پر اور حقیقی خدا پر گواہی دیتا تھا اور اسباب پر گواہی دیتا تھا کہ آدمی کس طرح پر مقبول ہو سکتا ہے (ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا) نہ یہہ کہ اُس سے ناواقف تھے وہ موجود تھا پھر بھی بت کا خیمہ جو (آیت ۴۳) میں ہے اُنہوں نے رکھ چھوڑا تھا۔ اور یہہ بات زیادہ تر ثابت کرتی ہے اُن کے قصور کو کیونکہ جن لوگوں نے خدا کی باتیں نہیں سنی اور اسلئے گمراہی میں ہیں اُنسے زیادہ تر وہ لوگ قصوروار ہیں جو باوجود وسایل ہدایت کی گمراہی کو پسند کرتے ہیں (ف) بنی اسرائیل اگرچہ شدت سے بت پرست اور نفس پرست تھے تو بھی خدا نے آپکو بے گواہی نہیں چھوڑا حقیقی خیمہ بھی وہاں تھا پس اگرچہ دنیا شریروں سے بھر جاوے تو بھی خدا کے لوگ راستی اور سچائی پر گواہی دینے کو ہر وقت دنیا میں موجود پائے گئے ہیں (ف۲) دیکھو موسیٰ کی کیسی واجبی اور مناسب عزت استیفان کرتا ہے اور کیا خوب عہد عتیق کی کتابونکو سمجھتا ہے اور کیا اچھی باتیں اُسمیں سے نکال کے پیش کرتا ہے اور کیسی عمدہ ہدایت کرتا ہے تو بھی شریر لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ کا دشمن ہے یہی حال اسوقت اہل اسلام کا ہے کہ عیسائی لوگ کلام کی ٹھیک تفسیر اور عمدہ دلایل جو پاک اور بے عیب ہیں اور سچی ہدایت اُنہیں کرتے ہیں مگر وہ اپنے باطل خیالات میں ایسے مبتلا ہیں کہ اُنکی نہیں سنتے اسکا سبب یہی ہے کہ غصہ اور نفس پرستی اور غرور اور خود پسندی ہمیشہ حق اور باطل کے درمیان ہو کے آدمی کی نظر سے حق کو پوشیدہ رکھتی ہے ایسا کہ آدمی اُسکو جو صحت بخش چیز ہے مہلک خیال کر کے ہلاکت میں گر جاتا ہے

۴۵ (۴۵) اُسے بھی ہمارے باپ دادے اگلوں سے پاکے یہوشوع کے ساتھ اُن قوموں کے ملک میں جنکو خدا نے ہمارے باپ دادوں کے سامھنے نکال دیا لے آئے اور وہ داؤد کے دنوں تک رہا

(پاکے) یعنے ہمارے باپ دادوں نے نسلاً بعد نسلاً میراث میں خدا کے خیمہ کو پایا موسی نے بحکم الہی بنایا مگر
یہوشوع اور آبا اُسے کنعان میں لائے اور داؤد کے زمانہ تک رہا اب استیفان یہوشوع کا نام لیتا ہے جو یسوع کا نمونہ تھا
یہوشوع نے جسمانی کنعان میں پہونچایا مگر یسوع آسمانی حقیقی کنعان میں پہونچاتا ہے (نکال دیا) کنکو نکال دیا غیر قوموں کو
بت پرستوں کو کہاں سے نکالدیا کنعان کے دیس میں سے (ہمارے باپ دادوں کے سامھنے سے) خدا تعالی اپنے
لوگوں میں سے اور اپنی سکونت گاہ میں سے ناپاک چیزوں کو نکالدیتا ہے (ف) خدا جب کسی آدمی کے دلمیں سکونت
کرنا چاہتا ہے تو ساری ناپاکی کو نکالدیتا ہے اور غیر قوم کے عیسائیوں میں سے بھی غیر قوم کا مزاج نکالدیتا ہے ایماندار کی
حقیقی شناخت یہی ہے اور یہہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ آدمی کے دل میں شیطانی خواہشیں اور پاک روح جمع ہو کے سکونت کرے

۴۶ (۴۶) جس نے خدا کے حضور فضل پایا اور آرزو کی کہ یعقوب کے خدا کے واسطے مسکن پاوے

(مسکن) یعنے گھر (ف) جب بنی اسرائیل بیابان میں تھے اور خیموں میں رہتے تھے تب خدا اُن کے ساتھ خیمہ میں رہا
جب کنعان میں آ کے مقیم ہوئے اور گھر و محل بنائے تب خدا کا گھر یعنے ہیکل بھی بنائی گئی (ف) ہر جگہ خدا کی حرمت کرنا
چاہئے سفر میں اور حضر میں گھر میں اور باہر آرام میں اور دُکھ میں (فضل پایا) داؤد پر خدا کا فضل تھا کیسا مبارک ہے وہ
آدمی جو خدا سے فضل پاتا ہے اِس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے (ف) اگرچہ داؤد نے فضل پایا اور اُس کے دل میں ہیکل
کی آرزو ہوئی تو بھی اُس نے اپنی زندگی میں ہیکل نہ پائی پس ہیکل بنانا بھاری بات نہیں ہے اور نہ فضل کا نشان
ہے (ف) جب شریعت دی گئی تھی تب بنی اسرائیل نے خدا کی بندگی اور عبادت جنگل میں کی تھی نہ ایک خوشنما
ہیکل میں مگر اُٹھائے ہوئے خیمہ میں - ابراہیم و اصحاق و یعقوب نے بندگی اور عبادت کی شریعت سے چارسو برس پیشتر
جب خیمہ بھی نہ تھا سلیمانی ہیکل تو اُس کے (۴۸۰) برس بعد بنائی گئی تھی یہاں سے ظاہر ہے کہ ابراہیم کی ملاہٹ سے
مسیح کی آمد تک جو عرصہ ہے اُس کے نصف وقت میں خدا کے حقیقی عابدان نے بغیر ہیکل کے خدا کی بندگی کی ہے پس
ثابت ہے کہ ہیکل کی ضرورت دین کے لئے اسقدر نہیں ہے جسقدر یہودی سمجھے ہوئے تھے کہ وہی پاک جگہ ہے اُسی جگہ
عبادت ہوتی ہے استیفان کا مطلب یہہ ہے کہ ہیکل جس کی بابت کفر بکنے کا الزام مجھے دیتے ہو وہ کچھ بڑی بات نہیں ہے
باپ دادے جنگل میں عبادت کر کے مقبول ہوئے داؤد جس پر خدا کا فضل تھا اُسنے ہیکل کی آرزو کی پر نہ پائی تو بھی بغیر
ہیکل کے اُس پر فضل تھا اور وہ عابدان کا نمونہ ہے (ف) استیفان اِسبات پر بھی اشارہ کرتا ہے بلکہ صاف کہتا ہے کہ خیمہ
اللہ کا داؤد کے زمانہ تک رہا پھر گرایا گیا اور ہیکل قایم ہوئی اسیطرح اب مسیح کے عہد میں یہہ ہیکل گرائی جائیگی اور دوحانی

ہیکل میں عبادت ہوگی (ف) یہہ ملا لوگ اور خانقاہوں کے مجاور اور قبروں کے خادم اور مندروں کے پجاری لوگ
اور تیرتھوں کے خدمت گذار معرفت سے بے نصیب اپنی اپنی خانقاہوں اور مندروں کو اپنی روٹی اور معیشت کا سہارا
جانکر اسقدر مبالغہ کے ساتھہ سراہا کرتے ہیں کہ گویا ساری خوبیوں کا سرچشمہ وہی جگہ ہی اسیطرح یہودی بھی واجبی
تعظیم سے زیادہ ہیکل کی تعظیم بتلاتے تھے اور ساری ناپاکیوں سے بھرے ہوئے نہ ہیکل کے بھید سے واقف نہ شریعت کے
اسرار سے خبردار مگر نفسانی لوگ تھے

(۴۷) پر سلیمان نے اُس کے لئے گھر بنایا ۴۷

(ف) سلیمان مسیح کا نمونہ تھا جفاکشی اور فروتنی میں داؤد نے آرزو کی ہیکل کی اور اُس کے واسطے سامان جمع
کیا۔ مسیح خداوند نے بڑی جفاکشی اور جانفشانی کرکے فروتنی سے اپنی روحانی ہیکل کی طیاری کے لئے سامان جمع
کیا جو روحانی سامان تھا کفارہ اور نئی زندگی وغیرہ (ف۲) سلیمان مسیح کا نمونہ تھا سرفرازی اور تعمیر ہیکل میں چنانچہ
مسیح نے بعد موت کے دُکھہ اور تحقیر سے گذر کر اور سرفرازی میں پہونچکر اپنی ہیکل روحانی کی تعمیر کی کہ اُسنے آدمیونکے
دلوں میں خدا کی ہیکل بنائی اور اپنی پاک کلیسیا کو روحانی ہیکل اللہ کے لئے طیار کیا

(۴۸) لیکن خدا تعالیٰ ہاتھہ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں رہتا چنانچہ نبی کہتا ہی ۴۸

(نہیں رہتا) چنانچہ خود سلیمان نے اپنی ہیکل کی نسبت کہا (۱ سلاطین ۸-۲۷) کیا خدا فی الحقیقت زمین پر
سکونت کریگا دیکھہ آسمان اور آسمانوں کے آسمان تیری گنجایش نہیں رکھتے پھر کتنی کمتی اِس گھر میں ہوگی جو میں نے
بنایا (ف) البتہ خدا کی ایک ہیکل تو ہی پر خدا اپنی ہیکل نہ سونے روپے سے نہ پتھر لکڑی سے نہ دنیاوی حشمت سے
نہ ظاہری کاموں سے نہ زبانی اقراروں سے نہ دستورات مقررہ سے بناتا ہی لیکن اُن زندہ دلوں سے بناتا ہی جنکی بنیاد
مسیحی ایمان سے بلی ہوئی ہی اور آراستہ ہی محبت سے (ف) آدمی کا دل ہیکل کی ساری حشمت سے نہ پھولے کیونکہ ہیکل
اور گرجوں کی ظاہری شان وشوکت ہی خدا کو قبول نہیں ہی بلکہ شکستہ دلوں کی قربانی اور ایماندار کے دل کی صفائی زیادہ
مقبول ومنظور ہی

(۴۹) کہ خداوند فرماتا ہی آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاؤں کی چوکی ہی تم میرے لئے ۴۹
کونسا گھر بناؤگے یا کونسی جگہ میرے آرام کی ہی (۵۰) کیا میرے ہی ہاتھہ نے یہہ سب کچھہ نہیں بنایا ۵۰

یہہ ارشاد الہی (یشعیا ۶۶-۱ و ۲) میں لکھا ہی دنیا میں چنی ہوئی خاص جگہ خدا کے اُس آدمی کا شکستہ دل ہی جو کلام سے کانپ جاتا ہی (ف) ستیفان اب صاف بتلاتا ہی کہ تمہروں کی ہیکل پر اور ظاہری دستورات پر بہقدر زور کیوں دیتے ہو خالق محتاج نہیں ہی کہ آدمیوں سے آرام گاہ پاوے سب کچھہ اُس کے ہاتھہ نے بنایا ہی پر وہ دل شکستہ ایماندار پر مہربانی کرکے توجہہ فرماتا ہی پس اگر خدا کی ہیکل ہی تو ایسا دل اُسکا گھر ہی لیکن تمہارا زور تمہروں کے گھر پر ایسا ہی کہ ایک لفظ اُس کی نسبت بولنا کہ یہہ ہیکل گرائی جائیگی کفر بکنا کہتے ہو اور خود ایسا سخت دل رکھتے ہو کہ خونریزی کے لئے موجود ہو یہہ کہاں کی معرفت اور دانائی ہی

(۵۱) ای سرکشو اور دل اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کی مخالفت کرتے ہو ۵۱
جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو

(۵۱ سے ۵۳ تک) معذرت کا نتیجہ سُنا کر بیان ختم ہوتا ہی اور وہ واعظ بندہ خدا بھی اسکی بعد جہان سے رخصت ہوتا ہی (ای سرکشو) دیکھو کیا لکھا ہی (خروج ۳۳-۵) میں خداوند نے موسی کو فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ تم گردن کش لوگ ہو پس وہی روح جسنے موسی کو یہہ فرمایا تھا اِسوقت ستیفان کے اندر ہو کے خود بولتی ہی کہ ای سرکشو۔ سرکش اور گردن کش ایک بات ہی اور اُس کے معنے یہہ ہیں کہ اُس بیل کی مانند جو جوئے کی برداشت نہیں کرتا یا وہ بچھڑا جو سدھایا نہیں گیا (یرمیا ۳۱-۱۸) (دل اور کان کے نامختونو) یہہ الفاظ بھی پرانے عہدنامہ کے ہیں (یرمیا ۹-۲۶) ساری قومیں نامختون ہیں اور اسرائیل کے سارے گھرانے کے دل نامختون ہیں (احبار ۲۶-۴۱ حزقیل ۴۴-۷ رومی ۲-۲۸ و ۲۹) (ف۱) جہاں دل نامختون ہی وہاں کان بھی نامختون ہی جسکا دل سیدھا نہیں اُسکا کان بھی کچھہ نہیں سُنتا بلکہ اُسکا فہم بھی تاریک ہی (ف۲) ختنہ کا اصل مطلب گناہ کا بدن اُتار پھینکنا ہی (کلسی ۲-۱۱) کو دیکھو اور اُسمیں تمہارا ایسا ختنہ بھی ہوا جو ہاتھہ سے نہیں یعنے مسیحی ختنہ جو جسم کے گناہوں کا بدن اُتار پھینکنا ہی (ف۳) جب آدمی کا دل کلام سے چھد جاتا ہی تب وہ خوشی سے کان بھی سُننے کو پیش کرتا ہی (روح کی مخالفت) اب وہ بتلاتا ہی کہ یہہ سرکشی جو ہر زمانہ میں اسرائیل سے ہوئی اسکا سبب روح کی مخالفت ہی جو بار بار آنسے ہوئی خدا کے کلام کی مخالفت سے دل سخت ہوتا جاتا ہی اور سرکشی بڑھتی جاتی ہی تب

آدمی ہلاک ہوجاتا ہے (ف) دیکھو آدمی خدا کی صلاح کا مقابلہ کرسکتا ہے اور مقابلہ میں کامیاب بھی ہوسکتا ہے (لوقا ۷-۳۰)
فریسیوں اور شریعت کے حکیموں نے اپنے خلاف پر خدا کے ارادے کو ٹال دیا اور اُس سے بپتسمہ نہ لیا۔ ہدایت الٰہی
ایک اختیاری امر ہے خدا ہدایت کرتا ہے ہمیں اختیار ہے چاہیں قبول کریں یا نہ کریں وہ ہدایت جبری نہیں کرتا (ف) دیکھو
محمد صاحب ہدایت جبری کرتے ہیں جو خدا کی عادت اور انتظام جہان کے برخلاف ہے اور جسکا پھل سوائے حکومت اسلامی
کے اور کچھہ نہیں ہے تب معلوم کرنا چاہئے کہ اسلام کی ہدایت خدا سے ہے یا انسان سے (جیسے تمہارے باپ دادے تھے
ویسے ہی تم بھی ہو) یعنے وہ باپ دادے جنہوں نے موسیٰ سے سرکشی کی تھی پس تم دنیاوی قومیت اور عہدنامہ کے سبب
ابراہیم کے ساتھہ فرزندی کا علاقہ رکھتے ہو پر ویسا ایمان اور اطاعت تم میں نہیں ہے تم اُس سے روحانی علاقہ نہیں رکھتے

۵۲ (۵۲) نبیوں میں سے کسکو تمہارے باپ دادوں نے نہ ستایا ہاں اُنہوں نے اُس راستباز کے
آنے کی خبر دینیوالوں کو قتل کیا جسکے اب تم پکڑوانے والے اور خونی ہوئے

(کسکو) یعنے بے نہایت دشمنی خدا کے نوکروں یا ایلچیوں سے تمہارے آبا نے کی سارے نبیوں کو ستایا ہر ایک نبی
اپنے عہد میں اِس امت کا ستایا ہوا ہے (خبر دینیوالوں کو) اُن نوکروں یا نبیوں کا کام یہہ تھا کہ (اُس راستباز کی خبر دیں)
یعنے یسوع مسیح خداوند کی خبر دیں کہ وہ آنیوالا ہے اور یہہ کہ نجات اُسی پر موقوف ہے اور یہہ کہ خدا کی مرضی اُس کے وسیلہ
سے بر آتی ہے اور یہہ کہ بغیر اُس کے کوئی آدمی خدا کو راضی نہیں کرسکتا وہ حقیقی راستباز ہے اور سب دنیا ناراست ہے پیغمبروں
میں بھی گناہ ہیں مگر وہ راستباز ہے (ف) دیکھو سب نبی لوگ مسیح کے خادم تھے اور اُن کی نبوت کا منشا یہی تھا کہ مسیح کی
بابت باتیں کریں پھر مسیح موافق خیال اہل اسلام کے نبیوں میں سے ایک نبی کیونکر ہے سب نبی تو اُس کے خادم تھے وہ
سب کا مخدوم سب نبیوں کی نظر اُسپر تھی کیونکہ بدون اُس کے کوئی نبی بھی نجات نہیں پاسکتا ہے (ف) سب نبی
اُس کی خبر دینیوالے تھے (یشعیاہ ۵۳-۱۱) میں لکھا ہے اپنی جان ہی کا دکھہ اُٹھا کے وہ اُسے دیکھیگا اور سیر ہوگا اپنی
ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اُن کی بدکاریاں اپنے اوپر اُٹھالیگا۔ مسیح خداوند کی
خبریں سب نبیوں نے دی ہیں اور اُن کی فہرست جُدی کتابوں میں موجود ہے اشارتًا اور صراحتًا سب طرح سے پیغمبر
اُس کی بابت بولتے ہیں بلکہ زندگی کا مرکز اُسی کو ظاہر کرتے ہیں اگر کوئی خدا کا طالب سچا محقق ہے وہ بلا تعصب اُن
خبروں کو دیکھکر معلوم کریگا کہ یہی حال ہے (قتل کیا) کسکو خبر دہندہ لوگونکو اُس خداوند کے خادموں کو قتل کیا اور یوں خداوند
کی بھی بے عزتی ہوئی کہ اُس کے نوکروں کو جب اُس کی خبر دیتے تھے قتل کیا اور وہ یعنے تمہارے باپ دادے مسیح کے

خادموں کے خونی ہوئے اور خدا سے یوں سرکشی ظاہر کی (جیسے اب تم پکڑوانیوالے اور خونی ہوئے) تم نے جواب دنیا میں ہو اپنے آبا سے بھی زیادہ قصور کیا کہ تمہارے زمانہ میں وہ خود آیا جس کی خبر پیغمبر دیتے تھے اور جسپر جاں نثاری کرگئے تھے اُسے تم نے پکڑوا دیا اور مصلوب کرایا اور تم اُس کے خونی ہوئے (ف) قصور حد تک بڑھگیا تمہارا پیالہ گناہ کا لبریز ہوکے چھلکا تمہارے باپ دادوں سے بغاوت الٰہی شروع ہوئی اور تم نے اُس کی تکمیل کی اب خدا تمہیں انتقام میں پکڑیگا کیونکہ مہلت کا زمانہ گذر گیا ہاں اب بھی یروشلم کی بربادی تک وقت ہی کہ توبہ کرو اور پھرو (ف۲) ہر زمانہ میں خدا سے فضل اور سچائی ظاہر ہوئی مگر آدمیوں نے اندھلاپے اور سرکشی کو پسند کیا اِسلئے وے عدالت میں سزا کے لائق ہوئے

۵۳ (۵۳) تم نے فرشتوں کی وساطت سے شریعت پائی پر حفظ نہ کی

(تم نے) یعنے تم جو اب موجود ہو جنہوں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا یہہ لوگ جو موجود ہیں ان کے باپ دادوں نے شریعت پائی تھی مگر دست بدست محفوظ اور مصئون اِن تک وہ شریعت پہونچی پس اگلے بزرگ یہودیوں کے ساتھہ بزرگی اور فضیلت میں اور ذمہ داری میں اور شریعت میں اور سرکشی میں تم بھی سب شریک ہو کچھہ جدائی نہیں ہی (فرشتوں کی وساطت سے) توریت میں یہہ بات صاف نہیں لکھی ہی کہ شریعت فرشتوں کی وساطت سے یہودیوں نے پائی مگر اشارہ ہی (زبور ۶۸-۱۷) میں کہ سینا مقدس میں ہی۔ یعنے جہاں ہزار ہزار فرشتے موجود تھے (گلاتی ۳-۱۹) اور وہ فرشتوں کے وسیلہ درمیانی کے ہاتھہ سپرد ہوئے (عبرانی ۲-۲) کیونکہ اگر وہ کلام جو فرشتوں کی معرفت کہا گیا قایم ہوا اور ہر عدول اور نافرمانی نے واجبی بدلا پایا تو ہم کیونکر بچینگے جو اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں جو پہلے خداوند کے وسیلہ مبین ہوکے سُننیوالوں سے ہم پر ثابت ہوئے (ف) حفظ نہ کی یعنے اعمال میں حفظ نہ کی زبان پر حفظ کرنا اور کتاب سے پڑھنا مفید نہیں ہی شریعت کو اعمال میں نگاہ رکھنا حفظ کرنا ہی سو تم نے نہیں کیا پس تم نے شریعت کو بے عزت کیا نہ میں نے جس پر فتوی دیتے ہو یہہ داغ تم پر ہی نہ مجھہ پر (ف۲) تمہارے جبّوں کے دامن البتہ لمبے ہیں (متی ۲۳-۵) جسپر تم آیات لکھتے ہو یا ماتھے پر یا ہاتھہ پر بھی کلام الٰہی لکھتے ہو پر اعمال میں حفظ نہیں کرتے ہو پس تم جبّوں والے ہو نہ شریعت والے (ف۳) غور کرنا چاہئے کہ جب داؤد نے اوریا کو قتل کیا تب وہ خدا کی ہیکل بنانے کے لائق نرہا اِسلئے سلیمان کے وسیلہ بنائی گئی لیکن یہودی جنہوں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا کسطرح مسیح کی روحانی ہیکل بنانے سکتے ہیں اِسلئے غیر قوم سے وہ طیار ہوئے

۵۴ (۵۴) وے یہہ باتیں سُنکے اپنے جی میں کٹ گئے اور اُس پر دانت پیسنے لگے

(۴۹ سے ۶۰ تک) ستیفان شہید اول کی شہادت کا ذکر ہی (جی میں کٹ گئے) اُن کے دل چھد نہیں گئے مگر کٹ گئے
انجیل کی یہی تاثیر ہی کہ یا لوگ چھد جاتے ہیں یا کٹ جاتے ہیں (یہہ باتیں سُنکے) یعنے نتیجہ وعظ کا سُنکے جبتک وہ
پیغمبروں کے قصّے سناتا رہا شور نہیں کیا چپ چاپ سُنتے رہے جب نتیجہ سُنا تو کٹ گئے (ف) یہی حال اس وقت
منادیوں میں شریروں کا ہی کہ جب لاجواب ہوجاتے ہیں تب کٹ جاتے ہیں پر کوئی کوئی خدا کا بندہ چھد بھی جاتا ہی
مبارک ہی وہ جو چھد جاتا ہی (دانت پیسنے لگے) ستیفان نے زور کے ساتھ روحانی تلوار اُنکے دل میں لگائی تب
دل کٹگیا اور نفسانی غرضوں میں درد پیدا ہوا تب دیوانے کی مانند دانت پیستے ہیں (ف) چاہئے کہ سب منادلوگوں کو
اُن کے خاص گناہوں پر ملامت کریں اور اُنکے گناہ واجبی طور سے اُنپر ظاہر بھی کریں اگرچہ لوگ غصّہ سے بھر جاویں
کچھ پرواہ نہیں ہی اگرچہ مار بھی ڈالیں کچھ اندیشہ نہیں ہی (ف) سرکش کتّا جو زنجیر سے بندھا ہی کھولنے والے کو بھی
کاٹا کرتا ہی وہ اپنے فایدہ کو نقصان سمجھتا ہی (ف) دانت پیسنے لگے جیسے درندہ جانور پھاڑنے کو دانت پیسا کرتا ہی یہہ کونسی
آدمیت تھی کہ دانت پیسنے لگے اِسوقت بھی جو لوگ دانت پیستے ہیں اُنمیں اُنہیں یہودیوں کی روح ہی (ف) دانا آدمی جب
اپنے گناہ پر ملامت سنتا ہی تو شرماتا ہی اور توبہ پر مایل ہوتا ہی (اعمال ۲-۳۷) مگر بد اور بیوقوف آدمی ملامت سُن کے
بُرا جلتا ہی اور کٹ جاتا ہی اور مارنے کو طیّار ہی (اعمال ۵-۳۳) (ف) بدمعاش شریر اور جھوٹھے لوگ کبھی کبھی اپنی
بدی سے سچائی اور راستی کا مقابلہ کرنے کو اُٹھتے ہیں اور بدی کو تو دل میں چھپاتے ہیں مگر زبان پر عربی فارسی عبرانی
انگریزی وغیرہ کے عمدہ لفظ لاتے ہیں اور دلائل عقلی اور نقلی کے پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ دلیلیں کچھ
راستی کچھ ناراستی ملا کر بنالاتے ہیں پر جب یہہ ہوائی اوزار روحانی آدمی کے سامھنے ناکارہ اور غیر مفید ہوجاتے
ہیں اور کچھ اُنکے پاس نہیں رہتا تب وہی دل کی چھپی ہوئی بدی جسپر عقلی نقلی واہی دلیلوں کا پردہ ڈالا تھا نکال لیتے ہیں
اور دانت پیسکر اور گالیاں یا طعنہ دیکر سرخ آنکھیں دکھلاتے ہیں اور ہاتھوں میں پتھر اُٹھاتے ہیں اگر وے مار بھی ڈالیں
تو بھی اُنسے نڈر رو کیونکہ بدن کو مار سکتے ہیں پر جان کو نہیں مار سکتے (ف) ستیفان نے خدا کی روح سے وعظ کیا کوئی
دیندار عیسائی اسبات کا انکار نہ کریگا اور دیکھو کیسی سخت ملامت کا وعظ تھا اور وہ اپنی موت سے بھی نہ ڈرا اور اُس نے
وقت کو بھی نہ دیکھا کہ عیسائیوں میں کچھ طاقت نہیں ہی شریر یہودیوں کو کامل غلبہ ہی پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیونکر بعض لوگ
ایسا سخت وعظ سنانے کو منع کیا کرتے ہیں اور ڈرا کرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ کوئی لفظ کسی کے دلپر سخت تاثیر کرے وہ اپنی
دنیاوی دانائی اور دنیاداری کے ساتھہ کام کرنا چاہتے ہیں کہ سب کو خوش رکھیں پر خدا کی روح سخت ملامت کہنے کو
بھی منع نہیں کرتی بلکہ ایسے کام خود کرتی ہی اور یہہ ضرور ہی کہ سخت شرارت پر سخت ملامت کیجاوے جبتک سخت چوٹ نہ لگائی

جاوے لوگ جاگتے نہیں ہیں کیونکہ سخت نیند میں ہیں مگر اسکے ساتھ یہہ بات واجب اور دین عیسائی کے واعظوں کے فرایض میں سے ہی کہ سب کچھہ نیک نیتی سے کریں یہہ ارادہ ہرگز نہ ہو کہ ہم کسیکو ایذا پہونچا دیں یا کسیکو نفسانی غرض سے ملامت کریں یا کسی کی توہین کریں لیکن پاک نیت سے ملامت کرنا مناسب ہی

(۵۵) پر اُس نے روح القدس سے معمور ہو کے آسمان کی طرف نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھا ۵۵

ایسی بات ظاہر ہوئی جیسے کبھی کبھی خاص بندوں پر ظاہر ہوا کرتی ہیں (ف) یہہ بات خاص ستیفان ہی پر ظاہر ہوئی کسی اور کو نظر نہیں آئی (خدا کے جلال اور یسوع کو) جلال اور یسوع ساتھہ تھے یعنے یسوع خداوند الہٰی عزت اور جلال اور طاقت و قدرت میں تھا وہ خدا کے جلال میں تھا کیونکہ وہ خدا ہی خدا اپنا جلال کسی غیر کو نہیں دیتا مگر یسوع خدا کے جلال میں تھا کیونکہ وہ خدا ہی اور خدا کا جلال اُسکا جلال ہی مطلب اسکا یہہ ہی کہ اُسنے یسوع کو خدائی کے مرتبہ پر دیکھا (ف) جسے دنیا نے رد کیا وہ آسمانی مقبول ہی یہودی اُسکا نام سُنکے دانت پیستے ہیں پر وہ خداوند خدا ہی اکیلے قیدی کمزور یعنے ستیفان کو کفر بکنے والا کہکر مارنا چاہتے ہیں پر اُسوقت فرشتوں کا جلال اُس کے چہرہ پر ہی اور آسمان اُس کی نظروں کے سامہنے کشادہ ہی اور خدا کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہی کہ نہایت عزت اور پیار کے ساتھہ اُس کے لئے آسمان کا دروازہ کھولے ہوئے ہی (دہنے کھڑا دیکھا) دہنے یعنے عزت کی جگہ میں کیونکہ باپ کا پیارا بیٹا ہی (کھڑا دیکھا) نہ بیٹھا ہوا جیسے (۱۱۰ زبور و متی ۲۶-۶۴ مرقس ۱۶-۱۹ و افسی ۱-۲۰ و کلسی ۳-۱ و عبرانی ۱-۳ و ۸-۱ و ۱۰-۱۲ و ۱۲-۲) میں لکھا ہی کہ وہ خدا کے دہنے بیٹھا ہی مگر اِسوقت کھڑا تھا اسکا سبب یہہ تھا کہ قاضی الحاجات ہو کے خدا باپ کے ساتھہ برابر ہی اور باپ کے ساتھہ ہمیشہ بیٹھکر عدالت کرتا ہی اور انتظام ساری خدائی کا کرتا ہی وہ اور باپ اور روح القدس ایک واحد خدا ہی جو عرش نشین ہی مگر کھڑا ہوتا ہی اُسوقت کہ جب وکالت یا کہانت کا کام کرتا ہی اسوقت ستیفان کا مددگار اور وکیل اور سفارشی ہو کے کھڑا تھا ستیفان اُسکے لئے زمین پر جان دینے کو بھی سرگرم اور طیار تھا وہ آسمان پر اُسے قبول کرنے کو اور اُس کی روح کو عزت سے لینے کو اور خدا باپ کے پاس اُس بہادری کی خدمت کے پیش کرنے کو یا پیتل کی قربانگاہ سے آگ لیکر سونے کی قربانگاہ پر یہہ جاں نثاری کی خوشبو جلانے کو کہانت کا کام کرتا تھا اور اِسلئے کھڑا تھا اُسنے اپنے تئیں کھڑا ہوا دکھلا کے ستیفان پر یہہ بھی ظاہر کیا کہ میں دیکھہ رہا ہوں جو تجھہ پر گذرتا ہی میں تیرا خدا غافل نہیں ہوں تو ہمت اور دلیری سے مرجا کہ میں تیری روح کو بچانیوالا کھڑا ہوں (ف) خداوند یسوع ہمارے دکھوں میں اور ہماری مصیبتوں میں ہمارا بڑا ہی مددگار

پایا گیا ہے اور وہ اُسوقت زیادہ تر مدد دکھلاتا ہے جبکہ ہم دکھوں میں دب جاتے ہیں بہت عیسائی شہید ہیں جنہوں نے ایسے
ایسے وقتوں میں دیکھا ہے اور جرات پائی ہے اور جان خوشی سے دیکے اُسکا جلال ظاہر کیا ہے (ف) جب مسیح اُسے نظر آیا تب
بالکل اُسکا خیال مسیح پر ٹھہر گیا دکھوں کی طرف سے نظر بند ہوگئی اور اِس لئے دُکھ آسان ہوگیا جب آدمی کی نظر دکھوں
پر رہتی ہے تب وہ بہت گھبراتا ہے بلکہ گر پڑتا ہے پر جب خدا پر نظر پڑتی ہے تب دُکھ کچھہ معلوم نہیں ہوتے بار بار مسیحی شہدا نے
کہا ہے کہ ہمیں کچھہ درد نہیں ہے ہم شیروں کو نہیں دیکھتے مگر مسیح کا جلال دیکھتے ہیں (ف) اسیطرح کبھی کبھی موت کے وقت
خاص بندوں کو اپنے گھروں میں بھی کچھہ جلال نظر آتا ہے اور وے خوشی سے اِس دنیا کو چھوڑتے ہیں اور موت کی ندی
میں کود کر فوراً پاک کنعان میں پار اُتر جاتے ہیں

۵۶ (۵۶) اور کہا دیکھو میں آسمان کو کھلا اور انسان کے بیٹے کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھتا ہوں

(انسان کے بیٹے کو) صرف اسی جگہ مسیح کو ابن آدم لکھا ہے آدمیوں کی زبان سے بعد صعود کے اور دو جگہ مکاشفات
میں وہ ابن آدم کہلایا ہے (۱-۱۳ و ۱۴-۱۴) (ف) اور کہا لفظ کہا اور دیکھا دونوں روح القدس سے معمور ہو کے
وقوع میں آئے تب روح القدس کھلواتی ہے کہ میں آسمانوں کو کھلا اور انسان کے بیٹے کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھتا ہوں
(متی ۲۶-۶۴) اسی مجلس کے سامہنے مسیح خداوند نے یوں کہا تھا کہ اسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے
بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے - پس وقت آویگا کہ یہہ ہوگا لیکن اِس وقت اسی مجلس کے سامہنے
اسی مضمون کی بات استیفان بولتا ہے اور وہی لفظ ابن آدم کا بولتا ہے اشارہ کر کے کہ وہ اپنے بیان میں
سچا تھا میں دیکھتا ہوں (ف) مسیح خداوند نے اکثر آپ کو ابن آدم کہا اور یہہ خاص لفظ تھا نہ عام ابن آدم کی مانند
تمام خطوط میں یہہ لفظ کہیں نہیں آیا یہہ جلال اور حکمت کا نام ہے اُسنے اُسے بولا دوسروں نے خداوند یا یسوع مسیح یا منجی
وغیرہ بولا ہے اور اس میں گہرا بھید ہے (ف) روح سے معمور ہو کے دیکھا جو باتیں آنکھہ نہیں دیکھہ سکتی روح کے وسیلے
دیکھی جاتی ہیں لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کو دکھلاؤ وہ سوچیں کہ بغیر خدا کی روح کے خدا نظر نہیں آسکتا ہے (ف) استیفان
نے پہچان لیا کہ مسیح خداوند خدا کے دہنے کھڑا ہے ضرور اُس نے دنیا میں بھی اُسے دیکھا ہوگا اور اُسے پیار بھی کیا ہوگا اور اُسی
کے منہہ سے سنا بھی ہوگا کہ میں ابن آدم ہوں (ف) وہ کہتا ہے کہ آسمان بھی میرے لئے کھلے ہوئے ہیں آسمان صرف ایمانداروں
کے لئے اور صرف مسیح کے وسیلہ سے کھلتا ہے نہ کسی غیر کے وسیلہ سے کسی بے ایمان کے لئے جو کوئی چاہے کہ اُس کے لئے
آسمان کھلجاوے چاہئے کہ مسیح سے ایمان کے وسیلہ سے رشتہ پیدا کرے تب اُسکا دخل آسمان میں ہوگا (ف) یہہ گواہی

تھی موت سے پہلے کہ مسیحی دین برحق خدا کا دین ہی اور یسوع سچ مچ مسیح ہی اور وہ سب باتوں میں درست فرماتا تھا اور
یہہ کہ ستیفان اُسکا مقبول بندہ ہی اور اُس نے جو کچھہ وعظ میں سُنایا سب درست کہا اور یہہ کہ یہودی فی الحقیقت
بطلان اور سرکشی کی باتیں کرتے ہیں اور پھر کہ جو کوئی مسیح سے الگ رہیگا ابدی ہلاکت اُسکا حصہ ہی

۵۷ (۵۷) تب اُنہوں نے بڑے زور سے چلّا چلّا کے اپنے کان بند کئے اور ایک دل ہو کے اُس پر لپکے

استیفان کی موت کو مسیح کی موت سے مقابلہ کرو جو نسبت شاگرد کو اُستاد سے اور مرید کو پیر سے ہی وہی نسبت اِسکی موت کو اُسکی موت سے ہی (ف) اِسوقت مسیح کی روح کیسی صاف استیفان میں نظر آتی ہی اور شیطان کی روح یہودیوں میں کیا خوب دکھلائی دیتی ہی جسکا انکار سوا بیوقوف آدمی کے کوئی اور نہ کریگا (کان بند کئے) شاید اُنگلیاں کانوں میں دیں کہ مسیح کے جلال کی بات نہ سُنیں ہمارے زمانہ میں بھی منادی کے وقت کبھی کبھی مسلمان لوگ جن میں یہودیوں کا خمیر ہی مسیح کے جلال کی باتیں اور ابن اللہ کا ذکر سُن کے چلّاتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی نہ سُنو. چلو چلو (ف) استیفان نے (آیت ۵۱) میں بہت درست کہا تھا کہ اُن کے کان نامختون ہیں اُنہوں نے کان بند کرکے خوب ثابت کیا کہ ضرور کان نامختون ہیں

۵۸ (۵۸) اور شہر کے باہر نکال کے سنگسار کیا اور گواہوں نے اپنے کپڑے سولوس نام ایک جوان کے پاؤں پاس رکھہ دیئے

(سنگسار کیا) شریعت میں حکم تھا کہ کافروں کو سنگسار کریں (احبار ۲۴-۱۴) اُسے جس نے لعنت کی ہی خیمہ گاہ کے باہر نکال لیجا اور سب اُس کے سُننیوالے اپنے ہاتھہ اُس کے سر پر رکھیں اور ساری جماعت اُسے سنگسار کرے (گنتی ۱۵-۳۵ و اسلاطین ۲۱-۱۳) کو بھی دیکھو (شہر کے باہر) مسیح کو بھی شہر کے باہر لیجا کے مارا تھا (عبرانی ۱۳-۱۲ و ۱۳) یسوع نے بھی کہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشی پھاٹک کے باہر دُکھہ اُٹھایا پس آؤ ہم اُس کی ذلت کے شریک ہو کے خیمہ گاہ سے باہر اُس پاس نکل چلیں (ف) اُسے سنگسار کیا شاید کوئی مسلمان کہے کہ اُنہوں نے شریعت کے حکم کے موافق کیا جواب یہہ ہی کہ شریعت کا حکم بیشک پاک ہی مگر کیا اُنہوں نے اُسکے مقدمہ کی تحقیق درستی سے کرکے فی الحقیقت اُسے کافر پایا کیا اُسکے بیان میں کفر تھا یا ٹھیک مطلب خدا کا تھا وہ تو خدا کی تعلیم نہایت مناسب طور سے کرتا تھا بلکہ وہ لوگ خود کفر بکنے والے تھے مناسب تھا کہ اپنے اوپر پتھر مارتے (یوحنا ۸-۷) جو تم میں

بے گناہ ہو وہی پہلے اُس کے پتھر مارے (ف۲) اور کچھہ بات نہ تھی مگر وہ لوگ اپنی خونریزیکو شریعت کے پردہ میں چھپا کے
اُسے مارتے تھے اِسلئے استیفان پاک مگر وہ لوگ خونی اور کافر تھے (ف۳) مسیح کے وقت کے موافق اسوقت بھی اُنہیں
اختیار نہ تھا کہ کسی کو قتل کریں (یوحنا ۱۸-۳۱) لیکن اُنہوں نے یہہ چالاکی کی کہ ممبروں کے اور بڑی کمیٹی کے اشارہ
سے بلوہ عام کیا تاکہ کہیں کہ معلوم نہیں کس نے مارا سب لوگ بلوہ میں شامل ہیں لوگ اُسے مارکے ادھر اُدھر چلے گئے
پس بات گئی آئی ہوگی (ف۴) یہہ پتھر کیسے مبارک تھے جو استیفان کے لگتے تھے پتھر اُس کی طرف پھینکے جاتے
تھے اور وہ اُن پتھروں کے وسیلہ خدا کی طرف پھینکا جاتا تھا دنیا نے اُسے اپنی گود سے گرا دیا پر اُس نے ابراہیم کی
گود میں جگہ پائی (ف۵) مسیح کو شہر سے باہر نکالا تھا اُس کے لوگوں کو بھی نکالتے ہیں جب پتھروں کا مینہہ خوفِ حکومت
کے سبب برسا نہیں سکتے تو کفر و بدعت کے الزام کی گندگی خدا کے سچے گواہوں پر پھینکتے ہیں (ف۱) جب مسیح کا
اور رسولوں کا یہہ حال ہے تو کیا تعجب ہے کہ پادری لوگ نکالے جاویں اور ناحق لعن طعن کے پتھر کھاویں (ف) جنکے
وسیلہ شہر میں پاکیزگی اور ایمان اور محبت برادرانہ اور معرفت الٰہی کا خمیر ڈالا جاتا ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہہ لوگ شہر
کے نقصان کا باعث ہیں اس لئے مناسب نہیں ہے کہ شہر میں جیتے رہیں اور نہ لایق ہے کہ شہر کے اندر مریں (گواہوں
نے) یعنے اُن لوگوں نے جنہوں نے استیفان پر گواہی دی تھی کہ وہ ہیکل کی اور موسیٰ کی نسبت کفر بکتا ہے شریعت
میں حکم تھا کہ پہلے گواہ لوگ پتھر ماریں (استثنا ۱۷-۷) گواہوں کے ہاتھہ پہلے اُسپر اُٹھیں تاکہ اُسے قتل کریں اُنکے
بعد باقی سب لوگوں کے ہاتھہ۔ یہہ حکم اِسلئے تھا کہ ذمہ اُس کے خون کا اُن گواہوں کا ہونا چاہیئے اور یہہ سبب بھی
تھا کہ کوئی جھوٹھی گواہی نہ دیوے جانے کہ پہلے مجھے خونریزی کرنی ہوگی (سولوس کے پاس کپڑے رکھے) اسوقت
سولوس کا نام پہلے ہی پہل کلام میں آیا ہے اس کے بعد بہت آویگا یہہ وہی سولوس ہے جس سے عیسائیوں نے بہت
کچھہ پایا اور مسیح کے دین کا مطلب اِس کے وسیلہ خوب ظاہر ہوا اسی شخص کے وسیلہ سے تمام دنیا کے خیالات پر حملہ
دین مسیح کا ہوا اور خدا کے دین نے اُسی کے وسیلہ سے خوب جڑ پکڑی اسکا یہاں ذکر آیا اور کیسی مخالفت کے ساتھہ
خونریزی میں شراکت کے ساتھہ خدا سے بڑی امید رکھنا چاہیئے جو نہایت بڑے مخالف ہیں وہ دوست ہوسکتے
ہیں انجیل آدمی کے دل کو بدل دیتی ہے (ف۱) کلام میں سب سے زیادہ ذکر سولوس کا اور پطرس کا ہے اور خدمتیں
بھی انہیں دو نے بہت کی ہیں لیکن دونوں کا حال شروع میں ایسا ہوا پطرس نے مسیح کا سخت انکار کرکے اپنی
کمزوری دکھلائی سولوس نے اپنی دیوانگی اِس خونریزی کی شراکت میں ظاہر کی (ف۲) سولوس کو ایک جوان
لکھا ہے اِس لئے کہ وہ اُسوقت (۳۰) برس کا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے پتھر نہیں مارے صرف نگہبانی اُن کے

کسپردوں کی کی جنہوں نے پتھر مارے چونکہ وہ ایک عالم آدمی تھا شاید سنجیدگی سے یکسو ہو بیٹھا اگرچہ اس کے قتل پر راضی تھا (ف) پطرس و سولوس یہہ دو شخص صلیب کی فتح کے بڑے گواہ ہیں کہ مسیح کی صلیب نے ان کے دلوں میں کیسی فتح پائی چنانچہ آجتک مسیح کی صلیب اکثر سرکشوں کے دلوں میں فتحیاب ہوتی ہے (ف) استیفان خدا کا سچا گواہ اسوقت دنیا سے جاتا ہے اُس کے عوض دوسرا گواہ سولوس حاضر ہے اب وہ اُٹھیگا خدا اُسے اُٹھاویگا اور وہ اُنہیں کے درمیان گواہی دیگا جنہوں نے ایسے ظلم سے شریعت کے پردہ میں استیفان کو ناحق مارا (ف) ہمنے ہندوستان میں بھی کئی جگہ ایسا معاملہ اب بھی دیکھا ہے کہ مسیحی دین کے برخلاف ایک مجمع مسلمانوں یا ہندوؤنکا ہوا ہے خدا نے اُسی مجمع میں سے اپنے لئے کسی نہ کسی کو نکال لیا ہے اور باقی شریر مُنہہ تاکتے رہ گئے ہیں

۵۹ (۵۹) سو اُنہوں نے استیفان کو سنگسار کیا اُس نے دعا مانگی اور کہا اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر

(کہا اے خداوند یسوع) استیفان نے یسوع مسیح سے دعا مانگی نہ خدا باپ سے اِسلئے کہ خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا روح القدس باعتبار ماہیت کے ایک ہی واحد خدا ہے (ف) وہی دعا کی ہے جو مسیح خداوند نے آپ خدا باپ سے کی تھی بوقت صلیب کے جو دعا اُس نے خدا باپ سے کی وہی دعا یہاں اُس سے کیجاتی ہے (ف) دعا خاص خدا سے کیجاتی ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت خاص خدا کا حق ہے کہ اُسی کے سامھنے کیجاوے بلاواسطہ پس استیفان نہیں کہتا کہ اے پاک کنواری مریم یا اے پطرس و تھوما یا کوئی اور پیر فقیر میری مدد کرو بلکہ وہ صاف نام خدا کا لیتا ہے کہ اے یسوع خداوند (ف) اِس دعا میں دو منتیں ہیں ایک اپنی روح کے واسطے دوسری اپنے قاتلوں کے لئے یعنے اول یہہ کہ یسوع اُسے قبول کرے دوئم یہہ کہ اُس کے قاتلوں کو معاف کرے (ف) موت کے بعد روح کہاں جائے دنیا میں اب رہ نہیں سکتی شیطان کے پاس جانا نہیں چاہتی اور خدا جلانیوالی آگ ہے اُس کے پاس گنہگار کسطرح جاوے اِسلئے خدا بیٹے کے پاس بڑی خوشی سے روح جانا چاہتی کیونکہ وہ بچانیوالا ہے اور بڑا ہی رحمان اور رحیم ہے اور وہی ہے کہ اُس کے پاس جا کے بچ سکتے ہیں (ف) استیفان روح کو مسیح کے سپرد کرتا ہے اور بدن کو قبر کے اور دوستوں کو الٰہی حفاظت کے اور دشمنوں کو اللہ کے رحم کے سپرد کرتا ہے (ف) اُس نے نہیں کہا کہ اے یسوع میری جان بچالے کہ نہ مروں اِن قاتلوں کے ہاتھہ سے پر کہتا ہے کہ میری روح کو تو لے لے (ف) ہر ایماندار کی روح مسیح کی روح ہے اور مسیح اُسکا مالک ہے اُس کی چیز اُس کے سپرد کیجاتی ہے مگر ہر بے ایمان بدکار کی روح

مسیح کی روح نہیں ہی کیونکہ اُسنے مسیح کو پسند نہ کیا اور اپنے خدا کو چھوڑ دیا اور شیطان کی طرف چلے گئے ایسی روح کی جرات نہیں ہی کہ مسیح کے پاس بوقت انتقال جاوے وہ برباد روح شیطان کی فوج میں جاویگی ہلاکت ابدی میں رہنے کو (ف۳) جو مسیح کے ہیں وہ خوشی سے اُس کے پاس جانے کو طیار ہیں کیونکہ اُن کی زندگی مسیح میں پوشیدہ ہی

(۶۰) اور گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پکارا ای خداوند یہہ گناہ اُن پر ثابت مت کر اور یہہ کہکے سوگیا اور سولوس اُس کے قتل پر راضی تھا ۶۰

(آواز سے پکارا) اِسی طرح مسیح نے بھی کیا تھا (متی ۲۷-۵۰) پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلّا کر جان دی (ف) شہدا کی نامدار فوج خدا کو پکارتی ہی مگر استیفان پہلا شہید ہی اور اُس کی موت زیادہ تر مسیح کی موت سے موافقت رکھتی ہی (ف) اِس چلّانے کی ایک برکت تو صاف نظر آتی ہی کہ جہاں سولوس کپڑے لئے بیٹھا تھا وہاں تک آواز گئی اور ضرور یہہ آواز اُس کے دل میں ایک عجیب تاثیر پیدا کر گئی اُس کے حق میں ہی پہنے کی کیل ہی اِسی پر اوگسطین صاحب کہتے ہیں کہ اگر استیفان دعا نہ کرتا تو پولوس کو کلیسیا میں جگہ نہ ملتی (ف۳) مسیح نے سب سے پہلے صلیب پر دشمنوں کے لئے دعا کی تھی اُسکے بعد سب سے آخر میں اپنی روح کو باپ کے سپرد کیا تھا لیکن استیفان پہلے اپنے لئے اور پیچھے دشمنوں کے لئے دعا کرتا ہی اِس میں یہہ بھید تھا کہ مسیح کو اپنے لئے دعا کی کچھہ حاجت نہ تھی اِسلئے اُسنے اپنے لئے جو دعا تھی اُسے پیچھے ڈالا مگر ضروری اور مقدم کام کہ دوسروں کا بھلا کرے پہلے پیش کیا پر استیفان کو اپنے لئے دعا کی زیادہ ضرورت تھی پس پہلے اپنی جان کا فکر کیا عیسائیوں کو چاہئے کہ پہلے اپنی جان کا فکر کریں جب آپ بچ گئے تو دوسروں کے بچانے کا فکر کرتے ہیں حکم ہی کہ دشمنوں کو اپنی مانند پیار کریں پس اُس نے دکھلایا کہ میں جو اپنی جان کو پیار کرتا ہوں اسیطرح دوسروں کی جان کو بھی پیار کرتا ہوں لیکن مسیح نے اپنی مانند سے بھی زیادہ دشمنوں کو پیار کیا (ف) مسیح کی محبت کا نقشہ جو اصلی بات ہی استیفان نے اُسی کی نقل دوسری کاپی پر کر کے دکھلائی تھی (ف) جسوقت استیفان کے وہ لوگ پتھر مارتے تھے اُسوقت وہ کھڑا ہوا مار کھاتا تھا اور اُسیوقت کھڑے کھڑے اُس نے دعا کی تھی کہ ای خداوند یسوع میری روح کو قبول کر لیکن جب دشمنوں کے لئے دعا کرنے کا وقت آیا تب اُس نے گھٹنے ٹیک کر دعا کی یعنے نہایت عاجزی اور منت کے ساتھہ اس سے ظاہر ہی کہ وہ دشمنوں کی معافی اپنے فایدہ سے زیادہ چاہتا تھا (سوگیا) جیسے لعاذر سوگیا تھا (یوحنا ۱۱-۱۱) شاگردوں نے کہا تھا کہ ای خداوند اگر سوگیا ہی تو چنگا ہوجائیگا استیفان بھی سوگیا وہ بھی قیامت کی فجر کو جاگے گا پوری صحت پاویگا (ف) قبرستان ایمانداروں کے بدن کی خواب گاہ ہی وہ جاگینگے ابھی

سوتے ہیں مگر روح انسان کی نہیں سوتی ہے وہ جاگتی رہتی ہے جیسے اُس غریب کی روح نہیں سوگئی تھی مگر ابراہیم کی گود میں اُسے فرشتے لیگئے تھے (لوقا ۱۶-۲۲) (ف۲) استیفان سوگیا کب سوگیا جب کہ کام تمام کرچکا اور مسیح کے لئے دُکھہ اُٹھا چکا مبارک ہیں وہ سب جو خدمت کے بعد سو جاتے ہیں جب جاگتے تھے خدا کی خدمت میں سرگرم تھے اور اُنکی زندگی کا مقصود یہی تھا کہ مسیح کی خدمت کریں جب خدمت تمام ہوئی تب سوگئے ایسا سوجانا مبارک بات ہے وہی فہمند لوگ ہیں نامبارک وہ ہیں جو ساری عمر شرارت اور شیطانی کاموں میں تمام کی اور جب موت آئی تب مرگئے یہہ لوگ حقیقت میں مرگئے کیونکہ اگرچہ ایک وقت میں اُٹھینگے عدالت کے لئے پھر بھی ابدی دُکھہ میں رہینگے (ف۳) ساری انجیل میں کسی دوسری شہادت کا ایسا مفصل ذکر نہیں ہے جیسا استیفان کی شہادت کا ذکر لکھا ہے اگرچہ سب اور اور شہیدوں کی شہادت بھی مسیح کا جلال ظاہر کرتی ہے مگر اس شہید اول کی موت نے دین کے پھیلانے میں زیادہ تاثیر کی ہے کہ اُسکی موت سے بہتوں کی جانیں بچ گئیں جس نے اس کی موت پر فکر کیا وہ مسیح پر ایمان لایا اور اُس کی جان بچ گئی (ف۴) بارہ رسول بھی اُسوقت جیتے تھے جب استیفان مرگیا یہہ شہادت اولیٰ کی عزت خدا نے استیفان کو بخشی اور بارہ شاگردوں سے ابھی بہت کام لینا باقی تھا جو لیا گیا موت اور زندگی یہہ سب باطنی انتظام الہی سے علاقہ رکھتی ہیں

آٹھواں باب

(۸) باب سے (۱۲) باب تک وہ بات پوری ہوتی ہے جو فرمایا تھا کہ تم میرے گواہ ہوگے تمام یہودیہ اور سامریہ میں (اعمال ۱-۸) یروشلم اور ساری یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے

(۱) اور اُس دن یروشلم کی کلیسیا پر بڑا ظلم ہوا اور رسولوں کے سوا، وے سب یہودیہ اور سامریہ کی ہر جگہ میں پراگندہ ہوگئے

(۱سے ۸) کلیسیا کو پولوس کے ہاتھہ سے یروشلم میں بڑی تکلیف پہونچی (بڑا ظلم ہوا) کیونکہ یہودیوں نے دیکھا کہ ہمنے استیفان کو بڑی آسانی سے مارڈالا اور کوئی عیسائیوں کا مددگار نہیں ہے تب دل میں آیا اب تو ہم تمام کلیسیا کو مارڈالینگے (ف۱) جب کوئی درندہ ذرا سا خون چکھتا ہے تو آدم خور ہوجاتا ہے (ف۲) کلیسیا پر بڑا ظلم ہوا تمام ایمانداروں کو ایذا پہونچائی ساری کلیسیا پر شہر نے حملہ کیا وہ بیچارے تھوڑے سے آدمی اتنے بڑے شہر کا مقابلہ

کیا کر سکتے تھے بڑا دُکھ اُٹھانا پڑا بلوہ عام کلیسیا پر ہو گیا (ف۲) شروع سے ایسی آندھی کے نشان بہت نظر آتے تھے مگر اب آندھی آگئی (پراگندہ ہو گئے) کون لوگ پراگندہ ہو گئے کلیسیا کے لوگ نہ رسول اور یہہ لوگ بھی بموجب حکم خداوند مسیح کے پراگندہ ہو گئے (متی ۱۰-۲۳) جب تمہیں ایک شہر سے ستادیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ۔ اِسلئے اُنہوں نے یروشلم کو چھوڑ دیا (یہودیہ اور سامریہ) کے اطراف میں چلے گئے (رسولوں کے سوا) یعنے رسول لوگ یروشلم میں گواہی کیواسطے رہگئے تھے (ف۱) دُکھ کے وقت مناسب نہیں ہی کہ سب بھاگیں اور نہ مناسب ہی کہ سب رہیں (ف۲) یہہ لوگ جو چلے گئے انہوں نے باہر جاکے کلام کا بیج بویا اُن کی ایذا سے کلام پھیلا تکلیف باعث ہوئی دین کے پھیلانے اور بڑھانے کی اِس وبا کی آندھی نے دین عیسائی کے تخم کو ہر طرف اُڑا کے ڈالدیا اور انجیل نے اپنا دورہ شروع کر دیا اُن کے غصہ کا یہہ نتیجہ نکلا آدمی کا غضب خدا کی ستائش کرتا ہی (۷۶ زبور ۱۰) آدمی کا غضب تیری ستائش کریگا مگر غضب کے بقیہ سے تو اپنی کمر کو کسیگا (ف۳) ترتلین صاحب کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا خون کلیسیا کا تخم ہی اِس فرقہ کی عمارت تب ہی بنتی ہی کہ جب یہہ گرائی اور ستائی جاتی ہی انکا خون کلیسیا کے باغ کو سیراب کرتا ہی کہ پھلدار ہووے (ف۴) رسول لوگ نہیں بھاگے شاید خدا سے حکم پایا ہو کہ شہر میں رہیں یا اُنہوں نے خود بہتر جانا ہو کہ شہر میں رہیں کیونکہ یروشلم کو اُنہوں نے اپنی تعلیم سے اب تک بھر نہیں دیا تھا کلیمنس صاحب کہتے ہیں کہ کسی حدیث میں لکھا ہی کہ بارہ برس تک رسولوں کو یروشلم میں رہنے کا حکم تھا تاکہ کوئی نہ کہے کہ ہم نے نہیں سُنا (ف۵) اور لوگ جو چلے گئے اور یہہ نہ گئے اُنکی حفاظت اُس غدار شہر میں کیونکر ہوئی جواب یہہ ہی کہ جلتے بوٹے کو آگ میں بچانیوالا خدا اُن کی حفاظت کرتا تھا اور اُن کے ساتھ تھا اور وہ جو چلے گئے اُنہیں وہ باہر کلام پھیلانے کے لئے لیگیا

(۲) اور دیندار مردوں نے ستیفان کو گاڑا اور اُس پر بڑا ماتم کیا

(دیندار) نہیں معلوم کہ وہ عیسائی تھے یا یہودی کیونکہ بعض بھلے لوگ یہودیوں میں بھی تھے (گاڑا) گاڑنیکا دستور دینداروں میں شروع سے چلا آتا ہی وہ جلاتے نتھے (ف۱) عیسائی لوگ بھی جلاتے نہیں ہیں اپنے مردوں کو گاڑتے ہیں کیونکہ روح القدس کا ہیکل اُنکا بدن ہی اُسے عزت کے ساتھ گاڑتے ہیں اِس امید سے کہ جلال میں اُٹھے گا (فلپی ۳-۲۱) ہمارے خاکی بدن کو بدل کر اپنے جلالی بدن کی مانند بنائیگا (ف۲) رومی لوگ دین عیسائی کی سرایت سے پہلے مردوں کو جلایا کرتے تھے جیسے ہندو جلاتے ہیں اور وہ لوگ مردوں کی راکھہ کو ڈبّوں میں رکھتے تھے جب دین عیسائی آیا مردوں کا جلانا موقوف ہو گیا عیسائی دین کے اوائل میں مردوں کی عزت اور لاشوں کی حفاظت

کے سبب غیر اقوام میں بڑی تاثیر ہوئی تھی نہایت غلطی میں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ جلانا اور گاڑنا برابر ہے ہرگز
جلانا نہیں چاہئے یہہ کام سنگدل اور بیوفا آدمیوں کا ہے اور اُنکا جو نا امیدہیں ہیں مگر سلسلہ مقدسین میں یہہ کام نہیں
دیکھا گیا بلکہ وہ گاڑتے آئے ہیں (ماتم کیا) اپنے دُکھہ اور مصیبت پر نہیں مگر ستیفان نیکمرد کی جُدائی پر ماتم کیا (ف)
جب اچھے آدمی دنیا سے اُٹھہ جاتے ہیں تب دنیا خوشی کرتی ہے مگر کلیسیا اُنکی جدائی چند روزہ پر ماتم کرتی ہے

(۳) اور سَولوس کلیسیا کو تباہ کرتا اور گھر گھر گھُس کے مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر ۳
قید میں سونپتا تھا

(گھر گھر) یعنے جب عیسائی لوگ جمع ہونے سے بند ہو گئے تب وہ گھر گھر تلاش کرنے کو جانے لگا وہ خود اقرار کرتا ہے
(اعمال ۲۶-۹ سے ۱۱) جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ میں نے بھی یسوع ناصری کی برخلافی کرنا واجب جانا تھا اور سردار کاہنوں
سے اختیار لیکر بہت سے عیسائیوں کو قید خانہ میں بند کر دیا تھا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تب میں حامی بھرتا تھا
زبردستی اُنسے کفر کہواتا تھا اور غیر شہروں تک ستاتا تھا اسیطرح (اعمال ۲۲-۴ و اقرنتی ۱۵-۹ و گلاتی ۱-۱۳ و
فلپی ۳-۶ و ۱ تمطاؤس ۱-۱۳) میں مذکور ہے (ف) جنہوں نے گڈریہ کو مارا وہ گلہ پر کیوں نہ ظلم کرینگے (ف ۲)
پولوس کو جسمانی عقل نے اندھا کر دیا تھا ایسا کہ وہ ستانیوالا بلکہ سخت ظلم کرنیوالا ہو کے بھی آپ کو خدا کی خدمت
کرنیوالا سمجھا خونریزی نہ خدا کا حکم ہے مگر اُس کے حکم کے برخلاف ہے جسمانی عقل نے ایسا پردہ ڈالا کہ اس کام کو
بھی خدا کے لئے سمجھا یہہ سب اہل شریعت جنہوں نے خدا کی روح نہیں پائی اکثر ایسے ہی کام کیا کرتے ہیں (ف) پھر
جب اُسنے خدا کی روح پائی پھر دیکھو کیا سے کیا ہو گیا (گھسیٹ کر) یعنے سر کے بال پکڑ کر گھسیٹا تھا غضب میں بھرا ہوا
بے رحمی کے کاموں کو خدا کی خدمت جانا (ف) پولوس عالم آدمی تھا اچھے خاندان سے بھی تھا اور شریعت کا ایک
متقی پرہیزگار آدمی تھا تو بھی ایسے نفرتی کام دلسے کرتا تھا پس علم اور شرافت خاندانی اور شرع کا تقوی انسان
کے لئے بس نہیں ہے خدا کی روح چاہئے جس سے دل درست ہو جاوے

(۴) پس وے جو پراگندہ ہوئے تھے جگہ جگہ جا کے کلام کی خوشخبری دیتے تھے ۴

پولوس چاہتا تھا کہ یسوع ناصری کی لگائی ہوئی آگ کو بوجھاوے مگر جلتے کوئیلوں کو ہر طرف پھینکتا تھا اِسلئے بہت
آگ بھڑک گئی کیونکہ ہوا نے آگ کے شعلہ کو بھڑکایا (ف) جتنی تدبیریں مخالف لوگ مسیحی دین کی برخلافی اور

بربادی کے لئے نکالتے ہیں وہ سب دین عیسائی کی بہتری آخر کو دکھلاتے ہیں اسوقت ہندوستان میں مخالف مسلمان
دین مسیحی کے برخلاف کتابیں لکھہ رہے ہیں اور مسیح کے حق میں جو آیات بیبل اُس کی انسانیت کا بیان کرتی ہیں وہ سب
چُنکر گلیوں میں بُرے طور سے سُناتے پھرتے ہیں اور الوہیت کے مرتبہ کی آیتوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور اُسکے
ساتھہ یہہ بھی ہوتا ہی کہ وہ جو اُن کے بزرگ ہیں گھروں میں بیٹھے ہوئے شریروں کو اُبھارتے ہیں کہ بازاروں میں
جا کے عیسائیوں کی منادی بند کریں اُنکی پوری بات نہ سُنیں نہ کسی کو سُننے دیں مگر ایک ایک فقرہ جو اُنکے منہہ سے
نکلے اُس کے ساتھہ فوراً دس دس بیہودہ فقرے بولتے جاویں اسطرح سے عیسائی دین کی منادی بند ہوگی اور
لوگ عیسائی دین کو حقیر چیز سمجھینگے مگر اس سے یہہ فایدہ عیسائیوں کو ہوتا ہی کہ جسقدر سمجھہ دار شخص ہیں وہ جانتے ہیں
کہ جو کچھہ جسمیں بھرا ہی نکلتا ہی اور یہہ سچ ہی کہ چیز کی قدر جبھی معلوم ہوتی ہی جب اُسکی مخالفت کا حال بھی معلوم ہوجاتا ہی یعنے
تاریکی کی شدت میں روشنی کی خوبی ظاہر ہوتی ہی (جگہ جگہ خوشخبری دیتے تھے) اِسلئے خدا کا دین کنعان میں اور سامریہ
میں بہت پھیل گیا کلیسیا کے بوٹے اکثر عام عیسائیوں نے لگائے ہیں ساری کلیسیا رسولوں ہی کے وسیلہ سے نہیں
پھیلی بلکہ عام عیسائیوں نے خوشخبری سُنا کے خدا کا دین بہت پھیلایا ہی (ف۱) خوشخبری سُنانا اور منادی کرنا ان
دونوں باتوں میں کچھہ فرق ہی منادی میں مسیح کی باتیں دلیلوں کے ساتھہ سُنائی جاتی ہیں اور تاریکی کی باتوں کی تباہیں
دکھلائی جاتی ہیں اور وہی لوگ منادی کرتے ہیں جو بھیجے جاتے ہیں پر خوشخبری کی بات ہر عیسائی سادگی سے
بوقت مناسب لوگوں کو سُنا سکتا ہی اِسی سے شروع میں بہت فایدہ ہوا ہی اور اب بھی جہاں یہہ کام ہوتا ہی وہاں
بہت خوبی نکلتی ہی اور یہہ کام ایماندار لوگ اپنی دلی محبت سے کرتے ہیں مبارک ہی وہ عیسائی جو خوشخبری سُناتا ہی
(ف۲) سوائے دین پھیل جانے کے ایک اور فایدہ بھی اِس مصیبت سے نکلا وہ یہہ ہی کہ کلیسیا آزاد ہوگئی نہ یروشلم کی
مقید رہی نہ دستورات یہود کی پابندی رہی کیونکہ خدا کا دین غیر قوم اور قوم دونوں میں چلا گیا (ف۳) کلیسیا کا
اِسوقت ایسا حال ہوگیا جیسے چڑیا جب اُس کے نئے پر نکلتے ہیں اور وہ گھونسلے سے باہر نکلکے اپنے پر پھڑپھڑا کر
پروں کی آزمایش کرتی ہی کہ دنیا کی سرحدوں تک اُڑ جاوے پس اب کلیسیا کا میدان جنگ نہ صرف کنعان بنتا ہی
مگر تمام دنیا اُسکا میدان جنگ ہوجاتا ہی (ف۴) اگر یہہ مصیبت نہ آتی تو مشکل تھا کہ عیسائی لوگ اپنے گھر چھوڑتے
پس اِس مصیبت میں بھی خدا کی حکمت تھی اور بڑی بھاری حکمت تھی آج کل بھی دیکھا جاتا ہی کہ خدا اپنے بندوں کو
نئے نئے سبب نکالکے اِدھر اُدھر بھیجتا ہی کہ کلام پھیل جاوے (ف۵) عیسائی مردوں پر بھی مصیبت آئی اور عورتوں پر
بھی عورتیں ہمیشہ دکھوں میں شریک ہیں کیونکہ جلال میں اُنکا بھی حصہ ہی

(۵) اور فیلبوس سامریہ کے ایک شہر میں پہونچ کے اُن کو مسیح کی منادی کرتا تھا ۵

(۵ سے ۲۵) تک سامریہ میں انجیل پھیلنے کا ذکر ہی (فیلبوس) یہہ رسول نہ تھا وہ اَور فیلبوس ہی جو رسول تھا وہ تو رسولوں کے ساتھہ یروشلم میں رہگیا لیکن یہہ فیلبوس ڈیکن ہی اُن سات میں سے جو رسولوں نے مقرر کئے تھے اُن میں پہلا درجہ استیفان کا تھا جو شہید ہوگیا اِس فیلبوس کا دوسرا درجہ تھا یہہ نکل گیا (ف) یہی فیلبوس اسوقت سے (۲۶) برس بعد قیصریا میں پولوس رسول کو ملا تھا اسی کی چار کنواری بیٹیاں نبوت کرتی تھیں (اعمال ۲۱-۹) کو دیکھو (ف۲) خیال سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مصیبت جو استیفان کے کام کے سبب آئی اِس میں یہودیوں کا غصہ ڈیکنوں پر زیادہ تھا اور یہی سبب ہوا کہ ڈیکن باہر نکل گئے اور رسولوں کے ساتھہ نہ رہے (ایک شہر) گمان غالب ہی کہ یہہ وہی شہر ہی جو سخار کہلاتا ہی (یوحنا ۴-۵) یہہ وہی جگہ ہی جہاں مسیح نے پہلے بیج بویا اب فیلبوس کاٹنے کو آیا ایک بوتا دوسرا کاٹنے کو آتا ہی (ف) جلاوطنی موجب برکت ہی خدا کے بندوں کے لئے (مسیح کی منادی کرتا تھا) یہ مسیحی دین کی وہ خاص نجات دہندہ کو پیش کرتا ہی (آیت ۳۵) کو بھی دیکھو (ف) مسیح کی منادی موثر اور زندگی بخش ہی نہ صرف وہ عقلی اور کتابی باتیں جو لوگ کتابوں سے سیکھتے ہیں اُن میں بہت تاثیر نہیں ہی مگر صرف مسیح کو دکھلانا چاہیئے تب اُن میں زندگی آویگی پس پیتل کے سانپ کی طرف تاکنا چاہیئے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے جیویں جب میدان میں سانپوں نے کاٹا تو بنی اِسرائیل نہ صرف شریعت کی باتیں سُننے سے بچے مگر پیتل کے سانپ کو تاکنے سے

۶ (۶) اور لوگوں نے اُن معجزوں کو جو فیلبوس کرتا تھا سُنکے اور دیکھہ کے ایکدل ہوکر اُس کی بات پر
۷ جی لگایا (۷) کیونکہ ناپاک روحیں بہتوں سے جو آسیب زدہ تھے بڑی آواز سے چلّا کے نکل گئیں اور
بہت مفلوج اور لنگڑے چنگے کئے گئے

(ناپاک روحیں) اعمال کی کتاب ناپاک روحوں کا وجود غیر ممالک میں دکھلاتی ہی یا اُن ممالک میں جو کنعان کی حد پر تھے چنانچہ اِس مقام پر اور (اعمال ۱۹-۱۲) پر غور کرو مگر اناجیل شریفہ میں ان ناپاک روحوں کا ذکر خاص یہودیہ کے ملک میں ملتا ہی (ف) پس ناپاک روحیں نہ صرف ملک یہودیہ ہی پر منحصر تھیں لیکن غیر ممالک میں بھی اُنکا ذکر ملتا ہی وہ جو کہتے ہیں کہ ملک یہودیہ میں ناپاک روحیں تھیں نہ دوسرے ملکوں میں وہ قول راقم کے گمان میں کچھہ مضبوط نہیں ہی (چلّاتی نکل گئیں) اکثر لکھا ہی کہ ناپاک روحیں نکلتے وقت چلّاتی ہوئی نکلتی ہیں مثلاً (متی ۸-۲۹) نہایت

نے چلاّ کے کہا ای یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھہ سے کیا کام تو یہاں آیا ہی کہ ہمیں وقت سے پہلے دُکھہ دیوے (مرقس ۱-۲۶) ناپاک روح اُسے مروڑ کے اور بڑی آواز سے چلاّ کے اُس سے نکل گئی (مرقس ۳-۱۱) ناپاک روحیں جب اُسے دیکھتی تھیں اُس کے آگے گر پڑتی اور یہہ کہکے پکارتی تھیں کہ تو خدا کا بیٹا ہی (مرقس ۵-۵) قبروں میں رہکر چلاّتا اور اپنے تئیں پتھروں سے کوٹتا تھا (لوقا ۴-۴۱) دیو بھی بہتوں میں سے چلاّتے اور یہہ کہتے نکل گئے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی (ف۱) چلاّنے کا کیا سبب ہی یہہ کہ بُری روحیں اِنسان کی بربادی میں خوش ہیں اُن کی خوشی کا کام جب اُنسے چھوڑایا جاتا ہی تب وے دُکھہ پاکے چلاّتی ہوئی مشکل سے آدمی کو چھوڑتی ہیں وے انسان کے دل میں آگھستی ہیں جہاں خدا کی روح کو رہنا چاہیئے ایسا اچھا مسکن چھوڑنا اُنہیں سخت ناگوار ہی (ف۲) وے ناپاک روحیں ہیں اِسلئے کہ گناہ میں خوش ہیں اور گناہ پر آدمی کو اُبھارتی ہیں جب اُن کے سامھنے پاکیزگی آتی ہی تب وے پاکیزگی سے دُکھہ پاتی ہیں اور چلاّتی ہیں (ف۳) فیلبوس ڈیکن سے بھی اللہ نے وہی معجزے کرائے جو رسول کرتے تھے

(۸) اور اُس شہر میں بڑی خوشی ہوئی

(اُس شہر میں) جو سامریہ میں تھا سخار یا کوئی آور (ف۱) ملک سامریہ حقیر جگہ تھی اب خدا نے اُسے خوشی بخشی بزرگ یروشلم معزز جگہ تھی وہاں کے لوگ کینہ او بغض کی آگ میں جلتے ہیں (ف۲) بڑی خوشی ہوئی جہاں کہیں انجیل جاتی ہی وہاں خوشی ہی انجیل سے ہمیشہ ایمان اطاعت اور خوشی لوگوں میں آجاتی ہی کیونکہ وہ سرچشمہ خوشی کی کتاب ہی مسیح کی باتیں اور اُس کی پاک تاثیریں بڑی خوشی پیدا کرتی ہیں جس گھر میں غم ہی وہاں انجیل لیجاؤ تاکہ خوشی سے وہ گھر بھر جاوے جس دل میں غم ہی وہاں مسیح کی باتیں سُناؤ تاکہ غم نکلے اور خوشی آجاوے دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہی کہ آدمی کو حقیقی خوشی کا مُنہہ دکھلاوے مگر صرف اِنجیل اسی سے خوشی نکلتی ہی

(۹) اور اُس شہر میں شمعون نام ایک مرد پہلے جادوگری کرتا اور سامریہ کے لوگوں کو دنگ 9
رکھتا اور کہتا تھا کہ میں بھی کوئی بڑا ہوں (۱۰) اور سب چھوٹے سے بڑے تک اُس کی طرف رجوع 10
کرکے کہتے تھے کہ یہہ خدا کی بڑی قدرت ہی

(پہلے) یعنے فیلبوس کے آنے سے آگے (شمعون نام) یہہ شخص کوئی یہودی آدمی تھا جادوگر جب فیلبوس نے

جادوگری کی بُرائی دکھلائی تو وہ بھی عیسائی ہوا مگر اُس نے دین عیسائی میں کچھہ اپنی طرف سے ملاکر بدعت نکالی
حکمت اور فیلسوفی کے سبب ازیوس ایس شمعون کو ساری بدعتوں کا باپ بتلاتا ہی فرقہ ناستک کی بدعت کا بانی یہانی
یہی شخص تھا (یہہ ناستک فرقہ وہ فرقہ نہیں ہی جو ہندوستان میں ہی مگر یہہ اَور لوگ ہیں (ف) یہہ جادوگر لوگ ہر زمانہ
میں پائے جاتے ہیں اور اکثر لوگوں کی طبیعت جادوگری پر مایل ہوجاتی ہی کیونکہ سب کا دل چاہتا ہی کہ خدا کی قدرت
دیکھیں دیکھو کیپرس کے حاکم کے ساتھہ ایک شخص مسمی الیماس جادوگر رہتا تھا (اعمال ۱۳-۸) اور اسیطرح طبریوس
قیصر ہمیشہ اپنے پاس جادوگروں کو رکھتا تھا اور اکثر بت پرست حاکم ایسے لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور دوسرے
لوگوں کی طبیعتیں بھی عملوں اور فالگویوں کی طرف مایل ہیں (ف) ان لوگوں سے کبھی کبھی شیطانی طاقتیں بھی ظاہر
ہوجاتی ہیں (متی ۲۴-۲۴) جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے اور بڑے نشان و کرامتیں دکھلاوینگے یہانتک
کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے (۲ تسلونیقی ۲-۹ خروج ۷-۱۱ و ۲۲ و ۸-۷) کو بھی دیکھو پر انکا انجام
ہلاکت ابدی ہی خدا کی بادشاہت میں انکا دخل نہیں ہی (ف) ان دنوں میں جادوگری کی طرف لوگوں کی طبیعت
کم مایل ہی مگر دولت کا فکر اور عقل اور عیش کی طرف آجکل بہت توجہ لوگوں کی ہی (ف) جھوٹھے معلموں میں اور سچے
معلموں میں فرق یہہ بھی ہی کہ جھوٹھے اپنا فایدہ تلاش کرتے ہیں لوگوں کو مطیع کرکے مگر سچے معلم لوگوں کا فایدہ چاہتے
ہیں نہ اپنا (ف) جب تک شمعون سامریہ میں اکیلا تھا اُسنے اُنہیں دنگ کیا اور اپنا فایدہ اور کمائی کی صورت
خوب نکالی مگر جب فیلبوس آیا روشنی آئی اب اندھیرا جاتا رہا اُس کے بازار کی رونق اوڑگئی پر اُس مکار دنیادار
نے اپنی شرارت کو چھپایا اور بظاہر عیسائی بنا اور چاہا کہ عیسایت کو اپنی کمائی کا لباس بناوے (ف) ظاہری
دشمن بہتر ہی اُس دشمن سے جو چھپا ہوا دشمن اور ظاہر میں دوست ہی یہہ چھپا ہوا دشمن بڑی ایذا دیتا ہی اور بڑے
نقصان کا باعث ہی ایک پولوس ظاہری دشمن تھا جس نے عیسائیوں کو مارا شمعون بظاہر عیسائی بنا بپتسما لیا
مگر بدنیت موذی تھا پولوس صاف دل تھا اگرچہ نادانی سے عداوت کرتا تھا یہہ شخص صاف نیت نہ تھا تلخی
اور جھوٹھہ سے بھرپور تھا تب دیکھو پولوس نے کیسی برکت پائی اور شمعون پر کیسا فتویٰ ہوا

(۱۱) پر وے اِس سبب اُسکی طرف رجوع لائے کہ اُس نے مدت سے جادوگر کے اُنہیں دنگ کر رکھا تھا ۱۱

(جادوگر کے) جادوگر نا شیطانی طاقت سے کوئی کام دکھلانا ہی مکاری اور فریب بازی بھی اُسمیں شامل ہی

اگر کوئی آدمی جادوگروں کو ٹٹولے تو حکمت عملی اور فریب اُن میں زیادہ پاویگا اور کبھی کبھی کہیں کچھہ شیطانی طاقت بھی اُن میں نظر آتی ہی ایسا ہی یہہ شخص بھی تھا (مدت سے) اُن کے درمیان جادوگری دکھلاتا تھا اور وہ لوگ توریت سے کم واقف تھے اِسلیئے (اُس کی طرف رجوع) لائے اور یہہ سمجھے تھے کہ یہہ خدا کی قدرت ہی (ف) سامری لوگ تعلیم کے محتاج تھے تبدیل کے لئے طیار تھے اور یہی سبب بھی ہوا کہ جب شمعون اُن میں آیا تو اُس کی طرف رجوع لائے مگر جب فیلبوس اُن میں آیا اُسکی طرف رجوع کر گئے اور سچائی کو پایا کبوتر کی بے بدی سانپ کی ہوشیاری پر غالب آئی

۱۲ (۱۲) پھر جب وے فیلبوس پر جو خدا کی بادشاہت اور یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری دیتا تھا یقین لائے تو کیا مرد کیا عورت سب بپتسما پانے لگے

جہاں خدا کی سچائی آتی ہی وہاں سے باطل خیالات رفع ہوجاتے ہیں (خدا کی بادشاہت) جسکے سبب اِس دنیا میں انسان کے دل پر الٰہی فضل آتا ہی اور آسمان میں جلال بخشتا ہی (یقین لائے) فضل کی تاثیر پہلے یہہ ہی کہ آدمی کا یقین خدا پر آوے اور جب یقین آتا ہی تب آدمی اطاعت الٰہی کے لئے طیار ہی (بپتسما پانے لگے) کیونکہ دلی یقین کا اظہار بپتسما پانے سے کیا جاتا ہی (کیا مرد کیا عورت) عورتوں نے بھی بپتسما پایا (ف) توریت میں صرف مردوں پر ختنہ کا نشان کیا جاتا تھا عورتوں کی چنداں پرواہ نہ تھی مگر انجیلی عہد میں جب ختنہ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوا جو بپتسما ہی تب عورت مرد سب اِس مہر الٰہی کی قبولیت کے لائق ہوئے

۱۳ (۱۳) اور شمعون آپ بھی ایمان لایا اور بپتسما پاکے فیلبوس کے ساتھہ رہا اور معجزے اور بڑے نشان جو ظاہر ہوتے تھے دیکھہ کے حیران ہوا

جب شمعون کے شاگرد فیلبوس کے شاگرد ہوگئے تو وہ بھی ایمان لایا (ف) اُسکا ایمان صحیح ایمان نہ تھا تواریخی ایمان تو اُسکا مسیح کی نسبت کچھہ ہوگا کیونکہ یہودی تھا مسیح کی نسبت توریت میں اُسنے ضرور کچھہ پڑھا یا سُنا ہوگا اِسلئے اُسنے مسیح کو مان لیا مگر اُسکا ایمان مردہ سا تھا وہ اِس جماعت میں بھی کچھہ حکمت عملی کرکے گھس گیا شاید اُسے اپنے شاگردوں سے جدائی منظور نہ تھی وہ اُن کے ساتھہ رہنا چاہتا تھا کہ پھر کسی طرح اُنپر قابو پاوے بظاہر ایسا ہی کہ جب اُسنے دیکھا کہ فیلبوس سے ایک ایسی قدرت ظاہر ہوئی ہی جو اُس کی قدرت شیطانی پر غالب ہی

تب وہ اُس قدرت کے حاصل کرنے کے درپے ہوا تاکہ اُس کے وسیلہ سے خوب دنیا کماوے (بپتسما پایا) صرف ظاہری اور پانی ہی کے بپتسما سے نئی پیدایش نہیں ہوجاتی ہے جب تک روح کا بپتسما مسیح سے نہ ملے یہہ آدمی ظاہری بپتسما پاکے جماعت میں شامل ہوگیا کیونکہ جال میں سب مچھلیاں آجاتی ہیں بُری اور بھلی بھی (ف) فیلبوس کا کچھہ قصور نہیں ہے کہ اُسنے اُسے کیوں بپتسما دیا کیونکہ خادم دین آدمیوں کو اُن کے ظاہری اقرار پر بپتسما دیتے ہیں اب وہ سچے ہوں یا جھوٹھے آپ خدا کو جواب دینگے اور فیلبوس عالم الغیب نہ تھا کہ اُسکا باطنی حال جانتا اُسنے جہانتک ٹٹولا اُسکا ایمان صحیح پایا مگر عقلی ایمان تھا جو یا تو روحانی ہوجاتا یا گرتا ہے یا برباد ہوجاتا ہے (حیران ہوا) معجزوں سے مگر انجیل کی خوشی دل میں نہیں آئی اب تک اُسنے لوگوں کو حیران کیا اب آپ حیرانی میں ڈوب گیا (ف) اِس آدمی نے مسیح کو نجات دہندہ نہیں پہچانا مگر اپنے سے بڑا جادوگر سمجھا نہ اُس کی سچائی کا طالب ہوا مگر اُسکی طاقت لینے کا مشتاق بن گیا کہ خدا کی طاقت جو فیلبوس میں ہے کسیطرح میں لیلوں (ف) سچائی کی باتوں پر تعجب ہونا یا سچائی کی تعریف کرنا کچھہ بات نہیں ہے جب تک سچائی دل میں نہ آجاوے

۱۴ (۱۴) اور جب رسولوں نے جو یروشلم میں تھے سُنا کہ سامریوں نے خدا کا کلام قبول کیا تب پطرس و یوحنا کو اُن کے پاس بھیجا

(بھیجا) کسنے بھیجا رسولوں نے بھیجا یعنے دس کی صلاح ہوئی کہ دو اُن کے پاس جاویں دس نے دو کو اِس کام کے لئے چن لیا پس وہ جو بھیجا گیا بھیجنے والے سے بڑا نہیں ہے پس پطرس اور یوحنا اُن سب سے بڑے نہیں ہیں وہ سب برابر کے رسول ہیں (ف) ہاں اتنا فرق ہے کہ پطرس کا نام رسولوں کی فہرست میں اول ہے اور اُنہوں نے جو پطرس اور یوحنا کو بھیجا تو اس میں بھی کچھہ حکمت تھی کہ وہ جو ہمارے درمیان درجہ اول رکھتا ہے جاوے کیونکہ اُس شہر میں پہلے مسیح نے آپ جاکر منادی کی تھی اب یہہ لوگ جاویں جو ہمارے درمیان بزرگ ہیں (ف) مسیح کی عادت جوڑا جوڑا بھیجنے کی تھی یہہ اُسی پاک عادت کے پابند ہیں کہ پطرس اور یوحنا کو بھیجتے ہیں (ف) یوحنا کا نام یہاں اعمال میں آخری دفعہ آیا ہے پس اب آگے اعمال میں اُسکا نام نہیں آتا اُس کے نام کا خاتمہ بھی یہاں اچھے کام پر تمام ہوا ہاں مکاشفات میں اور (گلاتی ۲-۷) میں بھی اُسکا نام ہے (ف) اگرچہ عام عیسائی مسیح خداوند کے لئے بہت محنت کرتے ہیں تو بھی کلیسیا میں خاص عہدے درکار ہیں خاص باتوں میں انتظام کے لئے خاص عہدوں کا انکار کرنا اُس روحانی انتظام کے برخلاف ہے جو مسیح سے اور رسولوں سے اور توریت سے بھی شروع میں جاری ہوا ہے اور جس

انتظام کی خوبی سے کلیسیا نے رونق پائی ہے پس اسوقت ڈیکن پریسبٹر یا پرسبٹر اور اسقف کا عہدہ جو کلیسیا میں ہے
کلام کے موافق اور درست طور پر ہے پر دوسرے لوگوں کے اور خیالات ان عہدوں کی بابت ہیں (ف) شروع میں مسیح
نے فرمایا تھا کہ سامریوں کے کسی شہر میں مت جانا (متی ۱۰-۵) لیکن صعود کے وقت اِس حکمتی بندش کا منہ
خداوند کھول کے گیا تھا اور حکم دیگیا تھا کہ اب جانا (اعمال ۱-۸) کو دیکھو (ف) رسولوں نے نئے مریدوں کی کیسی
اچھی طرح پرورش کی جیسے ماں بچوں کو پالتی ہے خادم دینوں کو لازم ہے کہ نو مریدوں کی بہت پرورش روحانی کریں
اُنہیں سنبھالیں تاکہ وے قوی ہو جاویں یہہ انتظام الٰہی ہے کہ جب تک بچے چھوٹے ہیں والدین بڑی ہوشیاری
اور حفاظت سے پالتے ہیں اور جب جوان ہوئے تو اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنا بوجھہ آپ اُٹھاویں بلکہ اپنے بچوں کو
پالیں اسیطرح روحانی بچے روحانی آبا سے پرورش پاکر پھر آپ روحانی آبا ہوتے ہیں

(۱۵) اُنہوں نے جاکے اُنکے لئے دعا مانگی کہ روح القدس پاویں (۱۶) کیونکہ اب تک وہ اُنمیں ۱۵
سے کسی پر نازل نہوئی تھی بلکہ اُنہوں نے خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا تھا (۱۷) تب اُنہوں نے ۱۶ ۱۷
اُنپر ہاتھہ رکھے اور اُنہوں نے روح القدس پائی

(دعا مانگی کہ روح القدس پاویں) یعقوب اور یوحنا نے جب خود روح القدس نہیں پائی تھی اُسوقت مسیح سے عرض
کیا تھا کہ اے خداوند اگر تو کہے تو ہم دعا کر کے سامریوں پر آگ برساویں جیسے الیاس نے کیا تھا اور مسیح نے اُنہیں ایسی
بد دعا سے منع فرمایا تھا (لوقا ۹-۵۴) اب کہ اُنہوں نے خود روح القدس پائی تو محبت الٰہی کی آگ سامریوں پر
نازل کراتے ہیں دیکھو روح کی پاک تاثیر کو (ف) خدا کی چیزیں آدمیوں کے سامھنے رکھنا چاہئے اور آدمیوں کی
چیزیں خدا کے سامھنے تاکہ ان کی کمزوری دفع ہو اور یہہ سب خدا کی قوت سے بھر جاویں (ف) منادی میں ایک
تاثیر ہے مگر دعا میں اُس سے زیادہ تاثیر ہے جو خادم دین دعا نہیں کرتا وہ خادم اچھا نہیں ہے (ف) رسولوں نے جاکے
دعا کی کہ وہ لوگ روح القدس پاویں پس ظاہر ہے کہ روح القدس دینے کی طاقت رسولوں میں نہ تھی مگر خدا میں جس
سے وہ مانگتے ہیں پس یہہ کہنا کہ صرف رسولوں میں روح القدس بخشنے کی طاقت تھی یہہ غلط بات ہے روح القدس خدا
دیتا ہے رسول دعا کرتے ہیں ہم بھی اگر دعا کریں تو خدا ہمیں بھی روح القدس دیگا اسکا انحصار رسولوں پر کر کے دعا سے
غافل ہو جانا برکت سے الگ رہنا ہے کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے وہ پاتا ہے (نازل نہوئی تھی) حال آنکہ بپتسما تو پایا تھا جسکے
ساتھہ روح القدس موعود ہے (ف) روح القدس کبھی تو بپتسما کے ساتھہ فوراً عنایت ہوتی ہے اور کبھی کچھہ دیر کے

بعد نہ فوراً کیونکہ اکثر ظاہری طیاری بپتسما کی ہوتی ہی پر باطنی طیاری روح کی نہیں ہوتی ہی جہاں کہیں یہہ دونوں طیاریاں ساتھہ ہیں وہاں بپتسما کے ساتھہ ہی روح القدس ملجاتی ہی جب ہم جانتے ہیں کہ یہہ آدمی بپتسما کے لئے طیار ہی ہم اُسے بپتسما دیتے ہیں جب خدا جانتا ہی کہ وہ روح القدس کے لئے طیار ہی خدا روح دیتا ہی پس بپتسما کے ساتھہ جو روح القدس موعود ہی اُسکا مطلب یہہ ہی کہ بعد بپتسما کے وہ ملیگی خواہ اُسیوقت جیسے یردن ندی پر مسیح کو ملی یا بعد کچھہ عرصہ کے جیسے ان سامریوں کو مرحمت ہوئی (ہاتھہ رکھے) دعا کے ساتھہ پولوس نے بھی ہاتھہ رکھے تھے (اعمال ۱۹-۶) (ف) اسی کو نماز کی کتاب میں استقامت لکھا ہی یعنے وہ لوگ جنہوں نے بپتسما پایا ہی اپنے وعدے کو دوبارہ مضبوط کرتے ہیں جنہوں نے طفلی میں بپتسما پایا ہی اُنہیں تو نہایت ہی ضرور ہی کہ جب بالغ ہوئے اور سمجھہ آئی تو اپنے وعدے کو یاد کریں اور دلکو خدا پر ٹھہرا دیں اور برکات حاصل کریں اور جنہوں نے بلوغت میں بپتسما پایا اُنہیں بھی لازم ہی کہ روح القدس کی امید پر بزرگ خادم دین کے سامھنے حاضر ہوکر مستقیم ہوویں مگر ایمان سے آویں نہ دستور کے موافق تب ضرور روح پاوینگے (ف) بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ہاتھہ رکھنا کچھہ چیز نہیں ہی ہاں جب رسول ہاتھہ رکھتے تھے تب روح القدس ملتی تھی پر اب رسول دنیا میں نہیں ہیں اور بہت سے ہیں جنہوں پر اسوقت ہاتھہ رکھے گئے ہیں اور اُنہوں نے روح القدس مطلق نہیں پائی ہی جواب یہہ ہی کہ ہاتھہ رکھنا تو بڑی چیز ہی اور دین کی ابتدائی باتوں میں سے ہی (عبرانی ۶-۱ و ۲) مسیح کی تعلیم کی پہلی بات چھوڑکر کمال کی طرف بڑھتے جاویں اور مردے کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے اور بپتسما کی تعلیم اور ہاتھہ رکھنے اور مردوں کی قیامت اور ابدی عدالت کی نیو دوبارہ نڈالیں اس مقام پر پولوس رسول نے دین عیسائی کی ابتدائی باتوں کو بیان کیا ہی کہ وہ کیا ہیں اور چھہ باتیں یعنے تین جوڑے پیش کئے ہیں کہ یہہ ابتدائی باتیں ہیں انہیں بجا لاکر کمالات کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور وہ یہہ ہیں پہلا جوڑہ توبہ و ایمان ہی دوسرا جوڑہ بپتسما اور مستقیم ہونا ہی تیسرا جوڑا قیامت و عدالت کا یقین کرنا ہی پس وہ دکھلاتا ہی کہ توبہ کا تتمہ ایمان ہی اور بپتسما کا تتمہ استقامت ہی اور یقین قیامت کا تتمہ عدالت ہی انکو بجا لانا چاہئے اور اسمیں تو کچھہ شک نہیں کہ ہاتھہ رکھنے سے مراد یہاں نیز وہی ہاتھہ ہی جو استقامت کے لئے رکھا جاتا ہی نہ وہ ہاتھہ جو خادم دینوں پر تقرری عہدہ کے لئے رکھا جاتا ہی کیونکہ وہ دین کی ابتدائی بات نہیں ہی مگر توبہ و ایمان کے بعد جو بپتسما لیا جاتا ہی اُس کے بعد کا ہاتھہ ہی جو استقامت کا ہاتھہ کہلاتا ہی اِسلئے ہاتھہ رکھنا دعا کے ساتھہ یہہ تو بڑی بات ہی کچھہ چیز کیوں نہیں ہی وہ تو ابتدائی دین کی بات ہی جسپر ساری دینداری قایم ہوا چاہتی ہی اور یہہ کہنا کہ اب رسول دنیا میں نہیں ہیں سچ ہی مگر رسولوں کے نایب یا قایم مقام لوگ ہیں جنہیں خدا نے یہہ عہدہ بخشا اور کلیسیا نے مقرر کیا کہ وہ گلہ کے چوپان ہوویں انتظام کریں

ساکرمنٹوں کو ادا کریں اور انجیل پھیلاویں اور دعاؤں میں مشغول رہیں کیونکہ وہی کلیسیا مسیح کی اور وہی خدا اور وہی روح القدس آج بھی موجود ہی ایک خادم دین سوجاتاہی دوسرا اُس کی جگہ خدمت کے لئے خدا سے بھیجا جاتاہی پھر اُسکے کیا معنے ہیں کہ رسول دنیا میں نہیں ہیں ہاں حواری نہیں ہیں پر اُن کے قایم مقام لوگ ہیں اور یہہ جو کہتے ہیں کہ بہتوں نے روح نہیں پائی باوجودیکہ مستقیم بھی ہوئے تو بھی روح نہیں ملی اِس میں کچھہ تو سچائی ہی مگر اِس کے جواب کی توضیح یوں ہی کہ معجزے کرنے اور طرح بطرح کی زبانیں بولنے کی روح جو اُسوقت ملتی تھی وہ تو البتہ اب کسی کو نہیں ملتی نہ کسی مستقیم ہونیوالے کو اور مستقیم کرنیوالے کو کیونکہ اب معجزوں کی ضرورت خدا کے سامہنے دنیا کو نہیں ہی ہاں ایمان کی روح جس سے ایمان میں قوت اور دینداری میں مضبوطی اور مزاج کی تبدیل ہوجاوے اُسکی سب کو ضرورت ہی سو ایسی روح سب کو ملتی ہی اگر یہہ روح بھی اب نہیں ہی تو کوئی بھی عیسائی جہان میں اِسوقت نہیں ہی کیونکہ جس میں مسیح کی روح نہیں ہی وہ مسیح کا ہرگز نہیں ہی پس روح تو ضرور ملتی ہی اور مستقیم ہونے سے ہزاروں کو فایدہ بھی ہوتاہی اور ہزاروں کو کچھہ بھی اُس سے فایدہ نہیں ہوتا جو بدوضعی سے مستقیم ہونے کو آتے ہیں جیسے بپتسما کہ ہزاروں شخص بپتسما پاکے برکت اور فضل پاتے ہیں اور ہزاروں آدمی بپتسما پاکے بھی شیطان کے فرزند ہیں تو ان شریروں کی طرف دیکھکر ہم بپتسما کی تحقیر کرینگے کہ وہ کچھہ چیز نہیں ہی وہ تو ضرور اچھی چیز ہی پر وہ لوگ مناسب طور سے عمل میں نہیں لائے اسیطرح استقامت کا دستور تو پاک اور خوب ہی لوگ بدوضعی سے اُسے استعمال کرکے اُسکو بے تاثیر نہ جانیں مگر آپ کو جو اُسکے لائق نہیں ہیں (ف) ہاں ایک بڑی کمزوری اِس دستور کے استعمال میں میں دیکھتا ہوں وہ یہہ ہی کہ اُسقف صاحب جو کہیں باہر سے آجاتے ہیں وہ تو مطلق واقف نہیں ہیں کہ یہہ کون اور کیسے لوگ ہیں جو مستقیم ہونے کی امید پر حاضر ہیں صرف اُس جگہ کے خادمان دین کے پیش کرنے سے اور اُس کی درخواست سے وہ مستقیم کرتے ہیں اور وہ بھی کرینگے اور کیا کرسکتے ہیں پر وہ لوگ جو اُنہیں پیش کرتے ہیں اُن کی اکثر غلطی ہوتی ہی کہ وے لوگوں کی ایک بڑی جماعت طیار کررکھتے ہیں اور اُن کی بڑی آزمایش صرف اِسبات میں کرتے ہیں کہ وے کیٹی کزم سُنا سکتے ہیں یا نہیں مگر یہی طیاری استقامت کے لئے بس نہیں ہی کیونکہ استقامت دین کی ابتدائی باتوں میں چوتھی بات ہی پہلی بات توبہ ہی دوسری بات ایمان ہی تیسری بات بپتسما ہی چوتھی بات استقامت ہی پس چاہئے کہ طیاری میں پہلے اُنکی توبہ کو توبہ کے لایق پھل دیکھکر ٹٹولنا پھر اُن کے ایمان کو دیکھنا چاہئے نہ صرف مسیح کا اقرار سُنکر مگر خلوتی حالت میں اُنکا بھروسہ خدا پر کیسا ہی معلوم کرنا ضرور ہی اور پھر دریافت کرنا چاہئے کہ وے اپنے بپتسما کے اقراروں پر کیسے مضبوط ہیں تب اُنہیں اُسقف کے سامہنے پیش کرنا کہ وہ اور سب جماعت اُن کے لئے دعا خیر کرے کہ خدا اُنہیں دین میں بڑی

مضبوطی بخشی اگر وے اس طیاری کے ساتھہ آویں تو خدا کی روح ضرور پاوینگے کیونکہ یہہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہی پر وہ لوگ جو دیکھا دیکھی یا رسمی طور پر آجاتے ہیں اُنہیں نہ بپتسما سے فایدہ ہی نہ عشاء ربانی سے نہ مستقیم ہونے سے نہ کسی اَور بات سے (ف) کلیسیا میں جب مستقیم ہونے کے دن آتے ہیں اور خادمان دین اچھی کوشش سے اِس بھید کا بیان سنا کر لوگوں کو خدا کی طرف اُبھارتے ہیں تو ایسے وقتوں میں اگرچہ بہت سے ٹھٹھہ باز بنتے بھی رہتے ہیں پر بیشمار روحوں کے لئے استقامت کا دن نئے جنم کا دن اور نئی زندگی کا باعث ہوا ہی جسکا انکار نہیں کر سکتے

۱۸ (۱۸) جب شمعون نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھہ رکھنے سے روح القدس ملتی ہی تو اُن کے پاس نقدی لایا

اب شمعون کا جادو کھلا کہ وہ عیسائی اسی مطلب سے ہوا تھا کہ دنیا کا فایدہ روحانی چیزوں سے چاہتا تھا اُسکا ارادہ ایسی سوداگری کا تھا روحانی چیزوں کو عزت دینا دولتِ دنیا کا باعث جانتا تھا (ف) نقدی لایا بطور رشوت کے کہ یہہ نقدی لیلو اور اتنا کام کرو کہ مجھے بھی روح القدس دیدو کہ اپنا پیٹ اُسکے وسیلہ سے پالوں اور شخص معزز ہو جاؤں (ف) جو لوگ ایسے ہیں کہ رشوت دینے کو طیار ہیں وہ رشوت لینے کو بھی طیار ہیں (ف) اُسے یہہ خیال تھا کہ آدمی خدا کی روح دینے سکتے ہیں اپنی مرضی سے بغیر لیاقت لینوالے کے (ف) اسطرح بہت ہیں جو پادری یا کلشکشت کا عہدہ چاہتے ہیں اپنے نفع کے لئے اور اِس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے کچھہ دینے کو بھی طیار ہیں مگر اسطرح نقدی نہیں لاتے ہیں کہ لو اور ہمیں یہہ عہدے دیدو پر یوں کرتے ہیں کہ جب اُنہیں معلوم ہو جاتا ہی کہ فلاں شخص کلیسیا میں ایسا ہی کہ اگر وہ مدد کرے تو ہمیں یہہ عہدے مل سکتے ہیں اُس وقت ریاکاری کا جامہ پہنکے اُس کے سامہنے اور سب ذی اختیار لوگوں کے سامہنے دینداری ظاہر کرتے ہیں اور بطور تحفہ اُنکے گھروں پر سوغاتیں بھیجتے ہیں اور بڑی فروتنی اور خدمت گذاری ظاہر کرتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگ اپنی مراد بھی پا جاتے ہیں پر اُن کے دلوں میں تلخی ہی آخر کو خدا اُن کی بدی کھولدیتا ہی پس بہت ہوشیار رہنا چاہئے

۱۹ (۱۹) اور کہا کہ یہہ اختیار مجھے بھی دو کہ جسپر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح القدس پاوے

(اختیار مجھے بھی دو) جیسا تم کرتے ہو میں بھی کروں (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ انجیل کی اصولی باتوں سے

ناواقف تھا (ف۲) فضل نہیں مانگتا مگر اختیار مانگتا تھا اور نہ یہہ کہ آدمیوں کی جان بچاوے یا اپنی مگر آنکہ قوت حاصل کرے پیر مرشد بننے کے لئے (ف۳) وہ گناہ کا غلام تھا صرف دینداری کی صورت چاہتا تھا (جسپر میں ہاتھ رکھوں وہ روح القدس پاوے) اور یوں بہت سا روپیہ کما سکتا ہوں اِسلئے کچھہ نقدی خرچ کرکے بھی یہہ رتبہ حاصل کرنا کچھہ بات نہیں ہی کیونکہ تھوڑی نقدی خرچ کرکے بہت نقدی کمائونگا (ف۱) کہتا ہی کہ جسپر میں ہاتھہ رکھوں خواہ اُسنے بپتسما لیا ہو یا نہ لیا ہو خواہ تائب ہو یا نہ ہو کوئی آدمی ہو جسپر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح القدس پاوے (ف۳) یاد کرو اُسبات کو جو مسیح نے فرمائی تھی اُن ستر آدمیوں کو جنہوں نے کہا تھا کہ ای خداوند تیرے نام سے دیو بھی ہمارے تابع ہیں اُسنے کہا کہ اسپر کہ روحیں تمہاری تابع ہیں خوش مت ہو بلکہ اُس سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہیں پس سچے عیسائی نہ اِس اختیار سے خوشی کرتے ہیں مگر زندگی کی کتاب میں اپنا نام درج کراکے خوش ہیں لیکن دنیا کے فرزند اختیار تلاش کرتے ہیں اور آپ دوزخ کے فرزند ہیں (لوقا ۱۰-۱۷ اور ۲۰) (ف۳) اسوقت شمعون کی اِس حرکت سے یہہ خوب ثابت ہوا کہ لوگوں نے رسولوں کی دعا اور ہاتھہ رکھنے سے ضرور روح القدس پائی تھی تب ہی تو اِس شخص کے دل میں بھی لالچ آیا اور ایسا لالچ آیا کہ نقدی خرچ کرنیکو بھی طیار ہوا بلکہ لے آیا (ف) یہہ آدمی بلعام کی مانند تھا جو دنیا کا طالب ہوا (یہودا آیت ۱۱) یا یہہ شخص اُن رومن کیتھولک پادریوں کی مانند تھا جو روپیہ پیسہ لیکر روحانی برکات فروخت کرتے ہیں

۲۰ (۲۰) پر پطرس نے اُسکو کہا تیرا نقد تیرے ساتھہ برباد ہوا اِسلئے کہ تونے گمان کیا کہ خدا کی بخشش نقدی سے خریدی جاتی ہی

بڑی ہیبتناک باتیں ہیں جو اُسکی نسبت کہی گئیں (ف) یاد کرنا چاہئے خود اسی پطرس کو ایکبار دنیاوی فکروں کی بابت خداوند نے کیسی ملامت کی تھی (متی ۱۶-۲۳) ای شیطان مجھہ سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر ہی کیونکہ تو خدا کی نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہی - اب کہ پطرس میں روح القدس آئی اور وہ نیا مخلوق ہو گیا خود ایسے لوگوں کو ملامت کرتا ہی (ف۲) سامری لوگ شمعون کی عزت کرتے تھے اور پطرس اُن کے علاقہ میں آیا ہی تاکہ خدا کا دین پھیلاوے تو بھی وہ دلیری اور دیانت کے ساتھہ اُسے ملامت سخت کرتا ہی وہ نہیں ڈرتا کیونکہ بے رو رعایت خدا کی روح اُسمیں ہی (ف۳) رشوت کا نام سنکر رسول کو کیسا غصہ آیا اِسلئے کہ رشوت ایک نہایت بُری چیز ہی رشوت دیکر بچنے سے جرمانہ دینا یا سزا اُٹھانا بہتر ہی (کہ تیرا نقد تیرے ساتھہ برباد ہو) وہ رشوت کے پیسے کی بربادی

بھی چاہتا ہی اور اُسکے ساتھہ رشوت دہندہ کی جان کی بربادی مانگتا ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ رشوت اور رشوت دہندہ یہہ دونوں رشوت گیرندہ کی روح کو برباد کنندہ ہیں جیسے شیطان انسان کی روح کا برباد کرنیوالا ہی (ف) دیکھو رشوت دینا ایسی بُری چیز ہی کہ اُس کے سبب رسول نے بیجان چیز ندکو اور جاندار چیز آدمی کو برابر کر دیا اور کہا کہ تم دونو بربادی کے لایق ہو اور اگر کوئی اسمیں زیادہ غور کرے تو اُسے معلوم ہو جائیگا کہ رشوت دہندہ شخص ایسا ہی موذی ہی (ف) لوگ اکثر رشوت خوروں کو ملامت کیا کرتے ہیں پر رشوت دہندوں کو ہمنے ملامت کم سُنی ہی گویا وہ معذور ہیں اسلئے کم ملامت اُنکو دنیا کرتی ہی پر یہاں دیکھو کہ کسقدر ملامت رشوت دہندہ کو کیجاتی ہی (ف) اگر لوگ اپنا نقصان قبول کریں اور رشوت نہ دیں تو یہہ سب ملازم سرکاری جو چپکے چپکے ہاتھہ پھیلاتے ہیں لاچار ہو کر بیٹھہ رہینگے دینیوالوں نے اُنکے مُنہہ کو لہو لگایا ہی اسواسطے یہہ لوگ ہر کسی سے امیدوار رشوت رہتے ہیں بعضے وقت رشوت کو انعام کے لباس میں لپیٹ کر لیتے ہیں یا مانگتے ہیں مگر دینیوالا اور لینیوالا اور وہ پیسہ بھی جو دیا لیا گیا برباد ہوگا (ف) دیکھو سچے عیسائی کبھی رشوت نہیں دیتے اور کبھی نہیں لیتے اُنپر خدا کی کیسی برکت رہتی ہی اور جو اِس گندگی میں پھنس جاتے ہیں وہ جلدی برباد ہوتے ہیں اور ہندو مسلمان بھی جو مال رشوت سے جاگیریں پیدا کرتے ہیں اُنکی کیسی خانہ خرابیاں تھوڑے ہی عرصہ میں دیکھی جاتی ہیں (خدا کی بخشش) یعنے روح القدس خدا کی بخشش ہی تو اسے مول لینا چاہتا ہی یہہ تیرا ارادہ ایسا سخت گناہ ہی جسکے سبب یہہ کہا گیا کہ تو اور تیرا نقد برباد ہو جاوے (ف) کیا حال ہوگا اُن آدمیوں کا جو نجات الہی کو اپنے اعمال سے خریدنا چاہتے ہیں وہ تو بربادی کی لعنت کے نیچے پڑے ہوئے ہیں (ف) خدا سے سب کچھہ بخشش کے طور پر ملتا ہی مسیح کی موت کے وسیلہ سے نہ ہماری نیکی سے اور خیرات سے (ف) رسول نے مفت پایا مفت دیتا ہی اور اِسوقت مسیح کے شاگرد یہی کہتے ہیں کہ خدا کی بخشش کو مفت لیلو اور سب بے ایمان لوگ اسے قبول نہیں کرتے وہ خریدنا چاہتے ہیں اپنے اعمال سے (ف) مسیح کے رسولوں نے کبھی اجرت نہیں لی مفت خدمت کی یہہ بھی ایک دلیل ہی دین عیسائی کی سچائی پر کہ بلاغرض دنیاوی کے جاری کیا گیا خدا کیطرف سے

(۲۱) تیرا اس بات میں نہ حصہ ہی نہ بخرا کیونکہ تیرا دل خدا کے حضور سیدھا نہیں ۲۱

دیکھو مستقیم ہونے کے وقت آدمی کا دل سیدھا ہونا چاہئے تب وہ خدا کی روح پاتا ہی یہہ مطلب نہیں ہی کہ کوئی جاوے وہی روح کو رسولوں سے پاویگا (ف) اِس حصہ کا ذکر داؤد پیغمبر نے یوں کیا ہی (زبور ۱۶-۵) میری میراث کا اور میرے پیالہ کا حصہ خداوند ہی میرے بخرے کا نگہبان تو ہی۔ اور یہہ حصہ انسان کو جب ملتا ہی کہ جب مسیح اسکو دھووے

(یوحنا ۱۳-۸) اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھہ تیرا حصہ نہیں (ف۲) شمعون کا بدن بپتسما سے دھویا گیا مگر دل نہیں دھویا گیا وہ اُسی طرح ناپاک تھا اِس لئے اُسکا حصہ اسمیں نہیں تھا (ف۳) دیکھو (اقرنتی ۱۲-۱۰) میں لکھا ہی کہ کسیکو روحونکا امتیاز عنایت ہوا ہی پطرس کو یہہ عنایت ہوا تھا کہ وہ روحوں کو پہچانتا تھا اُسنے معلوم کیا کہ اس شخص کا دل پاک نہیں ہی اور خدا کی بادشاہت میں سب سے زیادہ ضروری چیز دل کی صفائی ہی

---

۲۲ (۲۲) پس اپنی اِس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے دعا مانگ شاید تیرے دلکا منصوبہ تجھے معاف ہو

اب رسول اُسے نہایت مشفقانہ نصیحت دیتا ہی وفاداری سے کہ وہ اپنی جان کا فکر کرے کیونکہ ابھی ممکن ہی کہ وہ پھرے اور بچ جاوے (ف۱) بد اور شریر آدمی بھی کبھی کبھی دعا کرتا ہی اور اچھا ہی کہ کرے کیونکہ تمام دنیا کے لوگوں کی دعائیں شریر کے حق میں مفید نہیں ہیں جب تک کہ وہ خود دعا نہ کرے (ف۲) وہ کہتا ہی کہ توبہ کر یعنے تیرے ایمان کی بنیاد ہی خراب ہی اب تک تونے توبہ نہیں کی اِس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے دعا مانگ (شاید معاف ہو) یعنے معافی گناہ کی خدا سے ہی نہ رسولوں سے (ف۳) پہلے گناہ کا چھوڑنا ہی اُس کے بعد دعا سُنی جاتی ہی وہ لوگ جو گناہ میں دھسے رہتے ہیں اور دعائیں بھی کیا کرتے ہیں کچھہ فایدہ نہیں ہی چاہئے کہ پہلے توبہ کریں پھر دعا کریں دیکھو (یشعیا ۱-۱۵) جب تم اپنے ہاتھہ پھیلاؤ گے تو میں تم سے چشم پوشی کرونگا ہاں جب تم دعا پر دعا مانگو گے تو میں نہ سنونگا تمہارے ہاتھہ تو لہو سے بھرے ہیں (میکہ ۳-۴) کو بھی دیکھو (ف۴) شاید معاف ہو یہہ لفظ اُس کے گناہ کی بُرائی ظاہر کرتا ہی کہ اُس نے کیسا بڑا گناہ کیا تھا کہ معافی کی امید میں لفظ شاید ڈالا جاتا ہی (ف۵) یہاں پر غور کر کے دریافت کر سکتے ہو کہ خیالی گناہ بھی کسقدر بڑے گناہ ہیں حقیقت میں خیالی گناہ بدی کا تخم ہی اسی سے ملائکہ اور انسان دونوں برباد ہوئے ہیں پس بدی کا ضرر نہ اُسیوقت ہی جبکہ فعل میں آوے مگر خیالات میں بدی زیادہ تر مضر ہی اور معافی نہ صرف اُن گناہوں کی جو فعل میں آئی مطلوب ہی لیکن خیالی گناہونکی معافی بھی زیادہ تر مطلوب ہی ورنہ روح ہلاک ہو جاویگی (ف۶) شمعون کے دلی منصوبہ کی کیسی بُرائی کا یہاں بیان ہی جس سے دل ہول جاتا ہی مگر یہہ غیر قومیں جو الہام سے الگ ہیں یا وہ عیسائی بھی جو معرفت سے جُدے ہیں اِن باطنی گناہوں پر کچھہ فکر نہیں کرتے اور ہلاکت میں رہتے ہیں محمد صاحب فرماتے کہ جب تک گناہ عمل میں نہ آوے تب تک اُسپر مواخذہ نہیں ہی اور یہہ سب باطنی گناہ اُنکی امت کو معاف ہیں نہ غیروں کو چنانچہ ابو ہریرہ کی روایت بخاری و مسلم سے مشکواۃ کے باب الوسوسہ میں لکھی ہی پس یہہ نہایت بُری اور باطل تعلیم ہی جو آدمی کو ہلاک کرنیوالی ہی

(۲۳) کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو پت کی کڑواہٹ اور بُرائی کے بند میں گرفتار ہے ۲۳

(پت کی کڑواہٹ) یعنے سخت کڑواہٹ یا وہ تلخی جو نہایت کڑوی ہے (عبرانی ۱۲-۱۵) نہووے کہ کوئی کڑوی جڑ
سبز ہو کے تصدیعہ دیوے (ف۱) پت کی کڑواہٹ سے مراد وہ بُری حالت ہے جیسے ہلاکت کی حالت کہنا چاہیئے
(ف۲) کوئی پت یا زہر ایسا کڑوا نہیں ہے جیسے گناہ کیونکہ وہی ہے جس سے خدا کا غصّہ آدمی کی نسبت نکل کے اُسکی
زیست کو تلخ کرتا ہے اور جس سے اسقدر سزائیں بھی آدم کو ملتی ہیں یہہ تلخی ابدی تلخی ہے اور اِس میں ایک نشہ سا بھی
ہوتا ہے اسی سے فرشتے گر گئے اور اسی سے آدمی بدمست ہیں (گرفتار ہے) یعنے اُس تلخی میں ڈوبا ہوا ہے یا بدی کی
زنجیر سے جکڑا ہوا ہے (ف۱) یہہ دو باتیں ہیں ایک تو گناہ میں رہنا اور ایک گناہ کا اُس میں رہنا یعنے گناہ میں دھسا
رہنا اور اُسمیں پیدا ہونا (یوحنا ۹-۳۴) یہہ سخت حالت ہے اور پوری حالت ہے کفر اور بے ایمانی اور نا امیدی کی
دوسرے گناہ کی جڑ اُس میں رہنا یہہ بُری حالت نہیں ہے کیونکہ جب تک ہم گناہ کے بدن میں ہیں اگرچہ روح سے
جسم مغلوب ہے تو بھی کڑوی جڑ موت تک جب تک نیا بدن نہ پاویں آدمی میں رہتی ہے اور یہہ سخت خطرناک حالت
نہیں ہے مگر اُس کے بند میں گرفتار رہنا بالکل جسمانیت کا غلبہ روحانیت پر ہے اُسمیں روحانیت معدوم ہے یہہ بُری
حالت ہے شمعون کی یہی حالت تھی (ف۲) یاد کرنا چاہیئے کہ وہ سب عیسائی بھی جو زر دوست ہیں اور خدا سے
زیادہ دنیا کے طالب ہیں اسی حالت میں ہیں اِسی حالت سے مسیح آزاد کرنے کو آیا ہے جنہوں نے آزادگی نہیں پائی
وہ اب تک عیسائی نہیں ہیں (ف۳) یہہ کیسی محبت آمیز ملامت ہے اُس شخص کے لئے جو دینداری کو دنیاوی نفع
جانتا ہے (ف۴) پطرس کہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں تو پت کی کڑواہٹ میں مبتلا ہے اُسکا ایک گناہ اُسنے دیکھا تھا اِس
یہہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ آدمیوں کے بہت سے گناہ دیکھکے اُنکی نسبت بیان کریں کہ وہ بُرے ہیں مگر وہ گناہ جو مسیح سے
جدائی صاف دکھلاتا ہے اگر ایک بھی کسی میں ظاہر ہو جاوے تو اُس کے دل کا سارا حال ظاہر ہو جاتا ہے (ف۵) جہاں مسیح
سے باطنی جدائی ہے وہاں نیک وسایل بھی بربادی کا سبب ہیں دیکھو شمعون کو بپتسما سے اور ظاہری اقرار ایمان سے کچھہ
فایدہ نہوا کیونکہ اُسکا دل بدی کے بند میں یعنے بدی کی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا خدا چاہتا ہے کہ آدمی کے یہہ بند ٹوٹ
جاویں (یشعیا ۵۸-۶) کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور جوئے کے بندھن کھولیں
اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالیں (ف۶) جب ایک گناہ دوسرے گناہ کے ساتھہ بٹ دیا جاتا
ہے اور جیسے رسی بھانی جاتی ہے اسیطرح گناہ بھانے جاتے ہیں آدمی کے دل میں تب وہ آدمی بدی کی زنجیر میں جکڑا

ہوا ہوتا ہی اور بہت مشکل ہی کہ وہ رسی جلدی ٹوٹے اور آدمی کا دل اُس سے چھوٹے مگر مسیح خداوند طالب راستی کی زنجیریں توڑ ڈالتا ہی اور آزادگی بخشتا ہی تب آدمی مسیح کی ستایش کرتا ہی اور اُسکا شکرگذار ہوکے آپ کو ایک زندہ قربانی اُس کے لئے گذرانتا ہی (ف) خدا کی کلیسیا میں اس جہان کے درمیان شمعون کے قایم مقام لوگ بہت زیادہ ہیں پر پطرس کے قایم مقام نہایت کم ہیں

(۲۴) شمعون نے جواب دیکے کہا تم میرے لئے خداوند سے دعا مانگو کہ اُن باتوں میں سے جو تم نے کہیں کوئی مجھہ پر نہ پڑے ۲۴

(تم دعا کرو) تمہاری دعا سے تاثیر ہوگی میری دعا سے نہوگی پطرس نے کہا تھا تو دعا کر وہ کہتا ہی نہیں تم کرو تمہاری دعا خدا سُنیگا (ف) جانتا تو ہی کہ خدا کا فضل ان لوگوں پر ہی خدا اُنکی سُنیگا اور یہہ بھی جانتا ہی کہ مجھہ پر خدا کا فضل نہیں ہی اسلئے میری نہیں مگر اُن کی سُنی جائیگی تو بھی ایمان کی کچھہ پرواہ نہیں کرتا (ف) اکثر شریر لوگ اپنی شرارت سے واقف ہیں اور عیسائیوں کی خوبی سے پوری واقفیت رکھتے ہیں تو بھی ایمان لاکر اور شرارت سے کنارہ کش ہوکے سچائی میں پیدا ہونے کی کوشش نہیں کرتے اِسکا سبب یہی ہی کہ بدی کی زنجیریں بندھی ہیں (اُن باتوں میں سے یعنے وہ جو کہا تھا کہ تیرا مال تیرے ساتھہ برباد ہووے یعنے نہ میں برباد ہوں اور نہ میرا مال برباد ہو کوئی بات اُنمیں سے مجھہ پر نہ پڑے (ف) معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے حننیا اور صفیرا کا حال سُنا ہوگا کہ وہ پطرس کے کہنے سے کیونکر مرگئے تب اُسکا دل ڈرا (ف) مگر یہہ خوف جو اُس کے دل میں آیا کس بات کا خوف تھا سزا کا خوف تھا سب شریر سزا سے ڈرتے ہیں مگر اُس چیز سے نہیں ڈرتے جس کے سبب سے سزا آتی ہی وہ گناہ ہی گناہ کو نہیں چھوڑتے مگر گناہ کی سزا دیکھکر چیخیں مارتے ہیں اُسکا زور اِسبات پر نہیں کہ جیسے پطرس نے کہا ہی اُس کی ہدایت کے موافق توبہ کروں اور دعا مانگوں تاکہ گناہ معاف ہوجاوے اور یہہ اِسلئے نہیں کرنا چاہتا کہ گناہ دل میں بہت پیارا معلوم ہوتا ہی پیاری چیز کا چھوڑنا مشکل ہی مگر سزا کی بات سُننے سے جان نکلتی ہی چاہتا ہی کہ یہہ نہ آوے پر گناہ بھی نہ چھوڑوں یہی حال شریروں کا ہی (ف) حقیقت میں اس آدمی نے گناہ کو نہ چھوڑا آخر کو بدعتیوں کا باپ ہوگیا مشرقی فیلسوفی کو انجیل کی تعلیم میں ملاکر ایک نیا فرقہ نکالا اور بہتوں کو گمراہ کیا (۲ تمطاوس ۳-۱۳) پر بُرے اور دھوکھے باز آدمی فریب دیکے اور فریب کھاکے بدی میں ترقی کرتے جائینگے۔ دیکھو شمعون نے کہاں تک بدی میں ترقی کی اور اسی طرح مورمی رزم لوگوں کی بدعت بھی امرکیہ میں آگئی کہ انجیل کی تعلیم کے برخلاف بہت سی عورتیں رکھنے لگے (ف) فضل میں اور عرفان میں ترقی

سے سلامتی ہی مگر گناہ میں ترقی سے موت ہی (ف) ہر آدمی کو چاہئے کہ کسی دوسرے کی دعا پر بھروسہ نکرے مگر آپ گناہ سے باز آئے اور خود اپنے لئے دعا کرے تب فضل پاویگا ہاں راستبازکی دعا ضرور موثر ہی اور دوسرے لوگونکے حق میں بھی مفید ہی مگر اُن کی دعاؤں کے بھروسہ پر آپ دعا نہ کرنا بیوقوفی ہی (ف) ابی ملک نے کہا میرے لئے دعا کرو (پیدایش ۲۰-۷ و ۱۸) اور اُس کے حق میں ابراہیم کی دعا سُنی گئی پس یہہ کہنا بُرا نہیں ہی کہ میرے حق میں دعا کرو مگر آپ بھی دعا کرنا چاہئے (فرعون نے کہا کہ میرے حق میں دعا کرو (خروج ۸-۸) بنی اسرائیل نے بھی کہا کہ ای موسیٰ تو ہمارے حق میں دعا مانگ (گنتی ۲۱-۷) یربعام نے بھی کہا کہ میرے لئے دعا کرو (اسلاطین ۱۳-۶) پس راستبازوں کی دعائیں ضرور مقبول ہیں لیکن اُسکے حق میں ہیں جو پاک ہونا چاہتا ہی اور جو پاک ہونا چاہتا ہی وہ آپ زور سے دعا کرتا ہی اور دوسرونکی دعا سے بھی مدد مانگتا ہی شمعون کا یہہ حال نہیں تھا وہ آپ دعا کرنا نہیں چاہتا نہ توبہ کرنا چاہتا ہی مگر گناہ میں رہنے سے خوش ہی لیکن گناہ کی سزا سے بچنا چاہتا ہی سو بھی دوسروں سے دعا کرا کے

۲۵ (۲۵) پس وے گواہی دے کے اور خداوند کا کلام سُنا کے یروشلم کو پھرے اور سامریوں کی بہت سی بستیوں میں خوشخبری دیتے گئے

(گواہی دے کے) وہ گواہی دیتے تھے بموجب حکم مسیح خداوند کے (اعمال ۱-۸) وے اُسکے گواہ تھے (بہت سی بستیوں میں) یعنے دیہات میں بھی گئے اور بہت گاؤں میں گشت کیا (ف) یہہ بڑی مغروری کی بات ہی کہ جب کوئی عالم آدمی چاہتا ہی کہ میں مشہور شہروں میں خادم دین کا کام کرونگا اور دیہات میں ادنی لوگوں کو جانا چاہئے رسول خود دیہات میں گئے اور منادی کی (ف) کریز استم صاحب زمینداروں کو نصیحت دیتے ہیں کہ دیہات میں اپنی ملکیت کے درمیان گرجے بناویں اور مناد مقرر کریں

۲۶ (۲۶) اور خداوند کے فرشتے نے فیلبوس سے باتیں کیں اور کہا اُٹھہ اور دکھن طرف اُس راہ پر جا جو یروشلم سے غازا کو جاتی اور ویران ہی

(۲۶ سے ۴۰ تک) حبشیوں کے خواجہ کا ذکر ہی (ف) شمعون جادوگر کے ذکر کے بعد فوراً خواجہ کا ذکر آتا ہی مقابلہ کے لئے کہ خواجہ ایمان اور سادگی کی تلاش میں تھا اور شمعون پیٹ کی کڑواہٹ کا بھرا ہوا تھا طاقت اور قوت مانگتا تھا کوئی خدا کا طالب ہی اور کوئی دنیا کا طالب ہی طالبان حق کا انجام ہمیشہ بالخیر ہی اور طالبان دنیا کا انجام بربادی ہی

(ف) اب ظاہر ہی کہ یروشلم کو رسولوں نے اپنی تعلیم سے بھر دیا اور سامریہ میں بھی آکے بہت سی بستیوں میں منادی کر گئے بلکہ ایک جماعت مستقیم ہوئی اور کلیسیا قایم ہوگئی اب فرشتہ ظاہر ہوتا ہی اور اُن کو باہر بھیجتا ہی کہ غیر قوموں کی طرف جاویں اور اب دین خدا کا سب طرف پھیلے (ف) فیلبوس کو فرشتہ نے بھیجا نہ کسی رسول کو پس جسکو خدا تعالیٰ جہاں کہیں بھیجتا ہی جانا چاہئے خواہ پادری ہو خواہ کوئی عام عیسائی ہو اور جب عام عیسائیوں کو خدا تعالیٰ کہیں بھیجتا ہی تو پادریوں کو بہت خوش ہونا چاہئے حسد نہیں کرنا چاہئے کہ ایسی برکت چھوٹے درجہ والے کو کیوں دی گئی میں بڑے درجہ والا ہوں مجھے کیوں ایسی برکت نہ ملی دیکھو رسولوں نے حسد نہیں کیا کہ فرشتہ نے فیلبوس کو کیوں بھیجا (ف) غازہ ایک شہر ہی کنعان کے علاقہ میں دکھن کی طرف مصر کی راہ اور بیابان کی حد پر اس شہر کا ذکر پہلے پہل (پیدایش ۱۰-۱۹) میں ملتا ہی جہاں لکھا ہی کہ (جرار کی راہ میں عزہ تک) یہاں سے ظاہر ہی کہ بہت پورانا شہر ہی یہہ شہر فرقہ یہودا کے علاقہ میں تھا پھر فلستیوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا دیکھو (یشوعہ ۱۳-۳) کو یہہ اسکا دوسرا ذکر کلام میں ہی پھر (۱ سموئیل ۶-۱۷) میں اسکا ذکر ہی (ف) فرشتے نے فیلبوس کو بھیجا اُسنے کوئی عذر پیش نہیں کیا نہ تو یہہ کہ اُس جنگل میں جا کے کیا کرونگا سامریہ میں بہت لوگ میری منادی سُنتے ہیں ایک کیواسطے بہتوں کو چھوڑنا اچھا نہیں ہی اور نہ یہہ کہ میں ڈیکن ہوں پطرس رسول کو بھیجنا چاہئے وہ مجھہ سے زیادہ اچھا کام کر سکتا ہی یہہ دو عذر اکثر اسوقت پیش ہوا کرتے ہیں فیلبوس کو بھی یہہ عذر پیش کرنیکا موقع تھا پر اُسنے نہیں پیش کئے فرمانبرداری اور اطاعت کے ساتھہ اور ایمان اور امید سے بلا عذر چلا گیا جسکا انجام نہایت اچھا ہوا خدا نے اپنی طاقت اُس کے وسیلہ سے ظاہر کی اور وہ واعظوں کا نمونہ ہوا پولوس کی مانند آسمانی رویا کا نافرمان نہوا (اعمال ۲۶-۱۹) وہ ایسا گیا جیسے ابراہیم نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہی اور کیا کیا ہوگا وہ ایک جان کے لئے گیا جسکے سبب سے بہتوں کی جانیں بچ گئیں پس کثرت مردم پر ترقی موقوف نہیں ہی پر خدا کی حکمت پر خدا نے اُسے جنگل کی طرف بھیجدیا نہ بڑے آباد شہر کی طرف اور ویرانے کی طرف جانا مفید ہوا ترقی کے لئے

۲۷ (۲۷) وہ اُٹھہ کے روانہ ہوا اور دیکھو ایک حبشی خوجہ حبشیوں کی ملکہ قندانی کا وزیر جو اُسکے سارے خزانہ کا مختار تھا وہی یروشلم میں عبادت کو آیا تھا

(ملکہ قنداقی) اسکا پایہ تخت مصر کی دکھن میں شہر میرک تھا جیسے فرعون وغیرہ بادشاہی لقب تھے ایسے ہی اُس پایۂ تخت کا یہہ لقب تھا یعنے قنداقی یہہ خاندانی لقب اُس ملکہ کا تھا اُسکا یہہ شخص جو راہ میں ملا وزیر تھا یعنے خزانہ

کامختار پس ظاہر ہی کہ معتبر آدمی تھا تب ہی تو خزانہ کا مختار ملکہ کے محل میں ہوا (ف) حبشی تھا یعنے افریقہ کا آدمی کالے رنگ کا تو بھی غیر قوم نہ تھا بلکہ داخلی یہودی تھا اگرچہ پیدایش سے غیر قوم تھا مگر توریت اور انبیا پر ایمان لاکے داخلی یہودی ہوا تھا (ف) اسوقت غور سے پڑھو خداوند کے اُس کلام کو جو (یشعیا ۵۶ - ۳ سے ۸) تک لکھا ہی (۳) بیگانہ آدمی جو خداوند سے ملگیا ہرگز نہ کہے کہ خداوند نے مجھہ کو اپنے لوگوں سے بالکل جدا کر دیا اور خوجہ نہ کہے کہ دیکھو کہ میں ایک سوکھا درخت ہوں (۴) کیونکہ خداوند یوں کہتا ہی کہ وے خوجے جو میرے سبتوں کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کو جو مجھے پسند آتے اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد کو پکڑ رہتے ہیں (۵) میں اُنہیں کو اپنے گھر میں اور اپنی چار دیواری کے بیچ یادگار کا ایک نشان اور ایک نام جو بیٹے اور بیٹیوں کے نام سے بہتر ہی بخشونگا میں ہر ایک کو ایک ابدی نام دونگا جو مٹایا نہ جائیگا (۶) اور بیگانے کی اولاد بھی جنہوں نے اپنے تئیں خداوند سے پیوستہ کیا ہی کہ اُس کی بندگی کریں اور خداوند کے نام کو عزیز رکھیں اور اُس کے بندے ہوویں وے سب جو سبت کو حفظ کرکے اُسے ناپاک نہ کریں اور میرے عہد کو لئے رہیں (۷) میں اُنکو بھی اپنے مقدس پہاڑ پر لاؤنگا اور اپنی عبادت گاہ میں اُنہیں شادمان کرونگا اور اُن کی سوختنی قربانیاں اُن کے ذبایح میرے مذبح پر قبول ہونگے کیونکہ میرا گھر ساری قوموں کی عبادت گاہ کہلائیگا (۸) خداوند یہوواہ جو اسرائیل کے تتر بتر کئے ہوؤں کو جمع کرنیوالا ہی یوں فرماتا ہی کہ میں اُنکے سوا جو اُسی کے ہوکے جمع ہوئے ہیں اور اُنکو بھی جمع کرونگا (ف) یہہ آدمی بندگی کرنے کو گیا تھا یروشلم میں اس سے ظاہر ہی کہ خداپرست بھی تھا اور یہہ کہ دینداری کے معاملہ میں فکرمند بھی تھا اسیلئے کلام پڑھتا ہوا جاتا تھا دنیا میں سب لوگ برابر نہیں ہیں کوئی تو درستی سے خدا کا متلاشی ہی اور اسلئے وسایل نجات کے درپے ہی اور کوئی عادتاً یا ریاکاری سے یا دنیاوی غرض سے ایسے کام کرتا ہی پر خدا سب کے دلونکے احوال سے واقف ہی (ف) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ سبا کے زمانہ سے اُس ملک میں کچھہ کچھہ سچائی کا تخم باقی چلا آتا تھا اور شاید اُسی تخم کے سبب یہہ خوجہ بھی داخلی یہودی ہوا ہو واللہ اعلم

۲۸ (۲۸) اور پھر جاتا تھا اور اپنی رتھہ پر بیٹھا یشعیا نبی پڑھہ رہا تھا

(یشعیا نبی) خیال ہی کہ سپٹواجنٹ میں سے یشعیا کا حصہ پڑھتا جاتا ہوگا یا عبرانی میں پڑھتا ہو اگر عبرانی سے واقف تھا (ف) رتھہ میں پڑھتے جانا اُسکا دلی شوق اُس کی طرف ظاہر کرتا ہی کہ شاید اُس نے یروشلم میں سے یہہ کتاب خریدی ہوگی اور بڑے شوق سے لیا ہوگا اُسکا دل چاہتا ہوگا کہ میں اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو

دریافت کروں اور اسلئے اُسنے صبر کرکے کتاب کو رکھہ نہیں چھوڑا کہ گھر پر جاکے دیکھہ لونگا بلکہ اُسنے شوق میں ہوتے
رتھہ ہی کے اندر اسکا پڑھنا شروع کردیا تھا (پڑھتا جاتا تھا) یعنے آواز سے پڑھتا تھا نہ چپکے چپکے دل ہی دلمیں اگر چپکے سے دلمیں
پڑھتا جاتا تو فیلبوس کسطرح سُنتا کہ یشعیاہ نبی اُسکے ہاتھہ میں ہی مگر فیلبوس نے پڑھنے کی آواز سُنی اور یہہ پکار کے
پڑھنا بھی اُسکا دلی شوق ظاہر کرتا ہی (ف) وہ اچھی طرح نہیں سمجھا تھا تو بھی پڑھتا جاتا تھا خدا کے کلام کو ہمیشہ آگے
آگے پڑھنا چاہئے اگرچہ کوئی کوئی بات نہ سمجھی جاوے تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی خدا وقت پر سب کھولدیگا پر پڑھتے رہنا شرط
ہی ای بھائیو جب گرجے سے گھر کی طرف آتے ہو تو جو کچھہ سُنا ہی اُس میں فکر کرتے ہوئے آیا کرو اور گھر میں جاکے خاص کتابوں کو
پڑھتے رہا کرو تاکہ نیک تاثیریں قایم رہیں (ف) خوجہ یروشلم کی ہیکل میں گیا عبادت کی اور اُس کے لئے سفر کی تکلیف
بھی اُٹھائی لیکن بیش قیمت موتی ہیکل میں نہیں پایا اگرچہ خداوند کے رسول بھی وہاں تھے مگر بیابان میں اُسنے خدا کو
پایا کوئی نہ کہے کہ میں بڑے بڑے شہروں کا اور بڑے بڑے بزرگوں کا اور بڑی خانقاہوں اور بڑے بڑے گرجوں
کا دیکھنے والا ہوں اور ای جنگل کے رہنیوالے تو میری برابر نہیں جانتا ہی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا جہاں چاہے وہاں
اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا ہی

(۲۹) روح نے فیلبوس کو کہا نزدیک جا اور اُس رتھہ کے ساتھہ ہولے ۲۹

(روح نے) نہ فیلبوس کی انسانی روح نے مگر خدا کی روح القدس نے کہا (کہا) اندرونی آواز سے اُسکے دلمیں
کہا جیسے پطرس سے روح نے کہا تھا (اعمال ۱۰-۱۹) اور جیسے پولوس کو اور اُسکے ساتھیوں کو روح نے جانے سے منع
کیا تھا (اعمال ۱۶-۶ و ۷) (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ روح ایک اقنوم ہی بولنیوالا اور کہنے والا اور بھیجنے والا دیکھو
(اعمال ۱-۱۶ و ۱۳-۲ و ۲۱-۱۱) کو بھی (رتھہ کے ساتھہ ہولے) یعنے اُس کے ساتھہ کچھہ پھل کی انتظاری میں چل
(ف) رتھہ کیسا اچھا گرجا بن گیا جہاں نہ ممبر پر واعظ صاحب ہیں مگر پہیئے کے برابر چلتے ہیں سامعین نہ ممبر کے نیچے
بیٹھے ہیں مگر واعظ سے اونچے بیٹھے ہیں خدا کا کلام متلاشی پڑھتا ہی تفسیر اُسکی فیلبوس ڈیکن اور خدا کی روح دونوں
ملکر کرتے ہیں یہہ بڑا مبارک گرجا ہی بڑا عمدہ واعظ ہی (ف) وہ جو ایک ہدایت مانگتا ہی اور کچھہ بھی پاویگا

(۳۰) تب فیلبوس نے پاس دوڑ کے اُسے اشعیاہ نبی کو پڑھتے سُنا اور کہا کیا جو کچھہ تو پڑھتا ہی ۳۰
سمجھتا ہی

(اور کہا) یعنے فیلبوس آپ بولا اسباب کی انتظاری نہیں کی کہ خواجہ مجھہ سے کچھہ بولیگا تب میں اُس سے بولنے کا موقع پاؤنگا اور خدا کی باتیں سناؤنگا نہیں وہ آپ فوراً بولا کہ وقت ہاتھہ سے نہ نکل جاوے موقع بولنے کا ہی پس بھائیو وقت کو برباد نہ کیا کرو کہ پہلے مزاج پرسی کرو اور پوچھو کہ کہاں سے آئے اور کہاں کو جاتے ہو وغیرہ باتوں سے اور پیچھے کلام سُناؤ اگر موقع ملے نہیں بلکہ جب ملاقات ہوئی فوراً مطلب کی بات پیش کرنا چاہئیے خادم دین کو نہیں چاہئیے کہ اپنے دلکو بھی مردہ دلوں کے دلکی مانند بناوے جنہیں خدا نے طیار کیا ہی جلدی اُن کی خدمت کرے جہاں آگ اور لکڑی موجود ہی فوراً پھونک مارے تاکہ آگ لگجاوے یا جہاں بونا ہی اُسے فوراً پانی دیوے پر جہاں زندگی نہیں ہی وہاں محنت بیفایدہ ہی (جو کچھہ تو پڑھتا ہی سمجھتا ہی) کیا اچھا سوال ہی جو روح القدس کی ہدایت سے فیلبوس نے کیا (ف) خدا کے کلام کو بہت لوگ پڑھتے ہیں مگر بہت تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں صرف پڑھنا ہی مفید نہیں ہی جب تک سمجھتا نہ ہووے (ف) جولین قیصر مرتد نے کہا ہی پڑھہ لیا سمجھہ لیا پھر انکار کیا اُس کے جواب میں اسقف نے کہا پڑھہ لیا نہ سمجھا اگر سمجھتا تو انکار نہ کرتا (ف) جو لوگ دین سے پھر جاتے ہیں اگرچہ وہ دعوی کریں کہ ہمنے سب کچھہ دین کی بابت پڑھا ہی سچ تو ہو سکتا ہی مگر یہہ کہنا کہ پڑھکر سمجھہ بھی لیا تھا بالکل غلط ہی جا ہو تو اُنکا امتحان لیکر دیکھلو کہ وہ نہیں سمجھے پڑھنا آسان ہی مگر سمجھنا آسان نہیں ہی پڑھنا انسان کی طاقت سے علاقہ رکھتا ہی سمجھنا خدا کی روح سے متعلق ہی وہ سمجھاوے تو آوے (ف) لوگ پڑھنے مین بھی سُستی کرتے ہیں جو اُن کی طاقت کی بابت ہی ہاں اگر نیک نیتی سے اپنی طاقت کا کام کریں تو خدا سمجھا بھی دیگا (ف) اُسوقت فیلبوس کا ایک سوال خوجے سے تھا کہ جو کچھہ پڑھتا ہی سمجھتا بھی ہی یا نہیں مگر اسوقت لوگوں سے تین سوال کرنے چاہئیں جو کتابیں تمہاری میزوں پر اور الماریوں میں ہیں اُنہیں پڑھا بھی کرتے یا نہیں اگر پڑھتے ہو تو سمجھتے بھی ہو یا نہیں اور جو کچھہ سمجھتے ہو اُسکے موافق اعتقاد اور عمل بھی ہی یا نہیں یہہ سوال سب کے لئے ہیں (ف) خدا کا کلام ایسا آلہ ہی جس کے وسیلہ سے توبہ کرکے خدا سے مل سکتے ہیں

(۳۱) وہ بولا یہہ کیونکر مجھہ سے ہو سکے جب تک کہ کوئی مجھے ہدایت نہ کرے اور اُس نے ۳۱
فیلبوس سے درخواست کی کہ اُسکے ساتھہ سوار ہو بیٹھے

(وہ بولا) یہہ کیسی اچھی بات ہی جو اُس نے جواب میں کہی اِس سے دل کی خوبی ظاہر ہی یہہ فروتنی اور اطاعت کی بات ہی۔ یہہ بہتر ہی کہ لوگ اقرار کریں کہ ہمنے نہیں جانا یہی جہل بسیط ہی جو آدمی کی ترقی کا باعث ہی اور وہ جو کہتے ہیں کہ ہمنے جانا ہی حالانکہ نہیں جانتے جہل مرکب میں پھنسکر ہلاک ہوتے ہیں جسکا علاج نہایت مشکل ہی (ف)

پوچھنا ہنسنے سے بہتر ہی فروتنی سے اقرار کرنا اچھا ہی مغروری کے ساتھہ مدعی ہو کے برباد ہونے سے (ف) دیکھو اسوقت
ایک بزرگ اور بڑے مرتبہ کا شخص ہی تو بھی ایک عاجز غریب آدمی کے سامہنے اقرار کرتا ہی کہ یہہ مجھہ سے کیونکر ہو سکے
(ف) افسوس ہی کہ ہمارے زمانہ میں عربی فارسی اور بعض معقولات کی کتابیں اور کچھہ ریاضی پڑھے ہوئے آدمی
یا کچھہ انگریزی بولنیوالے لوگ یا سَو دوسَو روپیہ کی تنخواہ والے یا تھوڑی سی زمینداری رکھنیوالے یا قوم اور ذات پر فخر
کرنیوالے یا پیرجی کے مرید ایسے سخت تکبّر کے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں کہ بات بات پر غرور ظاہر کرتے ہیں گویا وہ سب
زمین و آسمان کے بھیدوں سے واقف ہیں وہ ذرا مولوی جی اور پنڈت جی یا ماسٹر صاحب کیا ہوئے ہیں خدا کے
خزانوں کے بھی مالک بن بیٹھے ہیں اگر اُنہیں کہا جائے کہ انجیل توریت کی باتوں کو اُسکے اہل سے دریافت کیجئے تو
مسکراتے اور جانتے ہیں کہ ہم اُسے خوب سمجھہ سکتے ہیں اور اسبات سے محض ناواقف ہیں کہ روح کی بات روح سے
کھلتی ہی نہ دنیاوی عقل سے مگر وے اپنے غرور میں اپنی جان کو برباد کرتے ہیں اِس شاندار شخص نے ذرا غرور نہیں
کیا نہ اُسنے دھمکایا جو غریب آدمی ہو کے ایک شاندار وزیر سے کہتا ہی کہ تو جو کچھہ پڑھتا ہی اُسے سمجھتا ہی یا نہیں

۳۲ (۳۲) اور اُس نوشتہ کی عبارت جو وہ پڑھتا تھا یہہ تھی کہ وہ بھیڑ کی مانند ذبح ہونے کو
۳۳ لایا گیا اور جیسا برہ اپنے بال کترنیوالے کے سامہنے بے آواز ہی ویساہی وہ اپنا مُنہہ نہیں کھولتا
(۳۳) اُسکی غریبی میں اُسکا انصاف نہوا پر کون اُسکی نسل کا بیان کریگا کیونکہ زمین سے اُس کی
زندگی اُٹھائی جاتی ہی

(یشعیاہ ۵۳ - ۷ و ۸) کا یہہ مضمون ہی (ف) بہت یہودی اور بہت سے ملحد اس (۵۳) باب کو پڑھکر سرنو پیدا ہو گئے
ہیں اور حقیقت میں ایک عجیب قدرت الٰہی کا اس باب میں بیان ہی اور خدا کے کلام کی صداقت صاف صاف اُس
سے ثابت ہی اور انجیل شریف کی ہدایت جلیل کا ثبوت کہ وہ ضرور خدا سے ہی زیادہ تر اِسباب سے ثابت ہی جسقدر اِس باب
میں غور کرو نور پر نور ہی نکلتا جاتا ہی (ف) پرانے عہد کی کتابیں جیسے انجیل پر گواہی دیتی ہیں ویسے ہی انجیل سے یعنے نئے
عہدنامہ سے پرانے عہدنامہ کے گہرے مطالب کھُلجاتے ہیں (ف) یہہ دو آیتیں جنہیں اُسوقت خوجہ پڑھتا جاتا تھا مصائب
مسیح کی پیشگوئیوں کے درمیان نہایت بھاری مضمون کی ہیں اور جبتک کہ مسیح کی موت کا ذکر ہم نہ سُنیں ہرگز اُنکا بھید سمجھہ میں
نہیں آسکتا (ف) خیال کہتا ہی کہ اِس خوجہ نے ضرور مسیح کی موتکا ذکر یروشلم میں سُنا ہوگا شاید اُسپر کچھہ پرواہ نہیں کی
اور یہودیوں کی باتوں سے بھلایا گیا ہو مگر نہیں جانا کہ اُسکی موت اسی باب (۵۳) کے ساتھہ علاقہ رکھتی ہی لیکن اب فیلبوس

کے بتانے سے یہہ بھید کھلا تب زور کے ساتھہ ایمان آیا (ف) مسیح کی موت اور صلیب کا ذکر اور اُسکے جی اُٹھنے کا بیان بہاں موثر اور زندگی بخش ذکر ہی اور اُس سے بڑی تاثیر دلوں میں پیدا ہوتی ہی خادمان دین کو چاہیئے کہ یہہ ذکر اکثر زبان پر لاویں (حکایت) گرینلینڈ کے ملک میں سولہ برس تک پادریوں نے منادی میں صرف نیکی کی خوبیاں اور بدی کی قباحتیں بیان کیں مگر ایک آدمی بھی عیسائی نہیں ہوا پر جب مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے کی منادی ہوئی تو فوراً ہزاروں نے زندگی پائی اور عیسائی ہوئے (ف) اِن آیتوں میں یہہ ذکر ہی کہ وہ کیونکر حکام وقت کے سامھنے اور اپنے قاتلوں کے روبرو چپ چاپ رہیگا اور یہہ کہ آدمیوں سے انصاف نہ پاویگا اور یہہ کہ اُس کی زندگی آسمان پر اُٹھائی جائیگی

۳۴ (۳۴) اور خوجہ نے فیلبوس کو جواب دیکے کہا تیری منت کرتا ہوں کہ نبی یہہ کس کے حق میں کہتا ہی کیا اپنے یا کسی دوسرے کے حق میں *

جس نے بیبل کا بھید سمجھا ہی وہ جانتا ہی کہ کوئی نبی اپنے حق میں نہیں بولتا سب مسیح کے حق میں بولتے ہیں اُسی کے حق میں بولتے ہیں جسکی جان فدیہ اور کفارہ گناہ ہونیکا ہوا ہی جسنے مشقتیں اُٹھالیں (ف) اِس یشعیاہ کے (۵۳) باب میں ایک حرف بھی نہیں ہی جو کسی دوسرے کے حق میں ہو سب کچھہ مسیح کے حق میں ہی دیکھو اِس باب کی (آیت ۱) بمقابلہ (یوحنا ۱۲ – ۲۸) کے اور (آیت ۳) بمقابلہ (مرقس ۹ – ۱۲) کے اور (آیت ۴) بمقابلہ (متی ۸ – ۱۸) کے اور (آیت ۱۲) بمقابلہ (مرقس ۱۵ – ۲۸) کے (ف) خوجہ فیلبوس کی منت کرتا ہی کہ اُس شخص کو بتلاوے جس کے حق میں یہہ لکھا ہی کیونکہ ساری بیبل میں نجات کی بات کہیں نظر نہیں آتی ہی مگر اِس شخص کی موت میں نجات نظر آتی ہی صاف گواہی کے ساتھہ یہہ کون ہی جس نے اپنی جان دیکے ہمیں بچایا یہہ تو روح کو نہایت محبوب معلوم ہوتا ہی اِسکا پتہ دست تا اسکا ذکر سُننے سے جان میں جان آتی ہی پر معلوم نہیں ہوتا کہ نبی کس کے حق میں کہتا ہی عبارت سے تو صاف ظاہر ہی کہ کسی غیر کے حق میں ہی مگر چونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کون ہی اِسلئے وہم گذرتا ہی کہ شاید نبی اپنے حق میں کہتا ہو پس تو مجھے بتلا کہ کس کے حق میں ہی

۳۵ (۳۵) تب فیلبوس نے اپنا مُنہہ کھول کے اور اُسی نوشتہ سے شروع کرکے یسوع کی خوشخبری اُسے دی

(مُنہہ کھولا) جیسے مسیح نے مُنہہ کھولا تھا مبارکباد دیاں سنانے کو (متی ۵ – ۲) کیسے اچھے بیان کے لئے فیلبوس نے مُنہہ کھولا (اُسی نوشتہ سے) یعنے یشعیاہ کا (۵۳) باب اول سے سمجھانا شروع کیا اور مسیح کو دکھلایا کہ وہ جو قوت اور

قدرت اور پاکیزگی میں یہودیوں کے درمیان ظاہر ہوا اور اُس کے ساتھ یوں یوں گذرا یہہ باب اُسی کی موت اور شفاعت کے بارہ میں لکھا گیا ہی (ف) خوجہ کا دل سُننے کو طیار تھا فیلبوس کا دل سنانے کو طیار تھا اور خدا کی روح کی ہدایت سے یہہ کام ہوا تب ایسی برکت خوجہ کے دل میں آگئی (ف) سب خادمان دین کو چاہئے کہ ایسے موقع کی تلاش میں رہیں جب خدا ایسے لوگوں کو بھیجدے یا انہیں اُنکے پاس بھیجدے تو نہایت ہوشیاری سے خدا کے پیارے بیٹے کی مبارک موت اور حیات کے ذکر سے مردوں میں زندگی ڈالدو

۳۶ (۳۶) اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی پر پہونچے تب خوجہ نے کہا دیکھہ پانی مجھے بپتسما پانے سے کون چیز روکتی ہی

جب اُسکا دل روشنی سے اور زندگی سے بھر گیا فیلبوس کی تفسیر سُن کے جو اُس نے (۵۳) باب کی سُنائی تب وہ ادھر اُدھر تاکتا تھا کہ کہیں پانی نظر آوے تاکہ بپتسما پاکے اپنا حصّہ اُسکی شفاعت میں پیدا کرے اگرچہ دل میں تو ایمان آگیا مگر ظاہری نشان بھی چاہتا ہی کہ مسیح کی جماعت میں بھی بھرتی ہو جاوے پس کہیں راہ میں چلتے چلتے پانی نظر آیا تب اُسنے کہا (مجھے بپتسما پانے سے کون چیز روکتی ہی) یعنے اندر تو ایمان ہی باہر پانی موجود اب اور کونسی چیز ہی جو روکتی ہی (ف) اور کوئی چیز روکنے والی اُسی وقت تک رہتی ہی جب تک ایمان میں زندگی نہیں ہی جب ایمان صحیح موجود ہو جاتا ہی اور بپتسما دینیوالا اور پانی بھی موجود ہوتا ہی پھر حقیقت میں سب رکاوٹ کی چیزیں اسقدر نہیں ہیں کہ آدمی رُکے فوراً حاضر ہی (ف) ظاہر ہی کہ مسیح کا بیان سُنا کے فیلبوس نے بپتسما کا بیان بھی سُنایا تھا کہ خداوند جب آسمان کو گیا تو حکم دیگیا ہی کہ جاکر بپتسما دو اور شاگرد کرو اسیواسطے خوجہ نے فوراً بپتسما چاہا تاکہ خداوند کے حکم کی تعمیل کرے زندہ ایمان آدمی میں فرمانبرداری کی روح پیدا کرتا ہی پر مردہ ایمان کو حکم کی اطاعت کرنا مشکل ہی وہ لاچاری سے ایک بوجھہ سمجھہ کے اطاعت بھی کرتا ہی اور برکت نہیں پاتا خوبی اِس میں ہی کہ جسپر ایمان لائے ہو اُس کے حکم کی اطاعت بدل و جان کرنے کو طیار رہو (ف) اگر کوئی آدمی کلام کی عزت نہ کرے اور اُسے نہ مانے تو اُسکی روح کی ہلاکت ہی اور جب کلام کو مانا اور ایمان لایا اور ساکرمنٹ کو قبول نہ کرے تو کلیسیا ٹوٹ جاتی ہی (ف) جب لوگ روح القدس کے ہنکائے ہوئے پانی کی طرف جاتے ہیں کہ بپتسما پاویں تو اُنہیں بپتسما دو کہ وہ نور کے فرزند ہیں

۳۷ (۳۷) فیلبوس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہی تو روا ہی اُس نے جواب دیکے
کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہی

یہہ آیت اعمال کے بعض پرانے نسخوں میں نہیں ہی مگر اکثروں میں ہی قیاس چاہتا ہی کہ جن نسخوں میں نہیں ہی شاید سہو کاتب سے رہی ہوگی کیونکہ ہمیشہ بغیر اقرار ایمان کے کسی کو بپتسما نہیں دیا جاتا ہی پس قرینہ چاہتا ہی کہ فیلبوس نے بھی اُسکا اقرار طلب کیا ہوگا ہاں بچوں کو بغیر اقرار کے بپتسما دیا جاتا ہی کیونکہ وے اقرار کے لایق نہیں ہیں تو بھی اُنہیں بپتسما دینا واجب ہی اور قدیم سے دیا بھی جاتا ہی کیونکہ ختنہ بھی بچوں کا ہوتا تھا اور خدا نہ صرف ہمارا خدا ہی مگر ہمارے بچوں کا بھی ہی بچے نہ بیماری سے محفوظ ہیں اور نہ سب آفات سے اور نہ معصوم ہیں گناہ سے بلکہ گناہ موروثی اُن میں ہی پس وہ عہد میں شریک ہیں اور لکھا ہی کہ جو کوئی محنت نہ کرے کھانا نہ پاوے مگر بچے محنت نہیں کرتے اور سب کھانا پاتے ہیں اسطرح بچے اگرچہ اقرار نہیں کرسکتے تو بھی بپتسما پاتے ہیں یہہ بُرا خیال بعض لوگوں میں جو ہی کہ بچوں کو بپتسمہ نہ دیا جاوے یہہ خیال معرفت سے خالی اور بیبل کے خلاف اور بدعت کا خیال ہی ہاں بالغوں سے ایمان کا اقرار لیکر بپتسما دینا چاہئے مگر نابالغ بچوں سے اقرار ایمان کی حاجت نہیں ہی (ف) خوجہ میں ایمان پایا گیا اُسے بپتسما بھی دیا گیا کیونکہ بالغ آدمی بغیر ایمان کے کسی ساکرمنٹ سے فایدہ نہیں اُٹھاسکتا (ف) فیلبوس نے بپتسما دینے میں تامل نہیں کیا اگرچہ شمعون جادوگر سے فریب کھا چکا تھا پس جسکے دل میں زندگی آئے اُسکو ضرور بپتسما دینا ہوگا ہاں جہاں شک ہی وہاں تامل ضرور ہی

۳۸ (۳۸) اور حکم دیا کہ رتھ کھڑی کریں اور فیلبوس اور خوجہ دونو پانی میں اُترے اور اُس نے اُس کو
بپتسما دیا

(ف) حام کی اولاد جو بعد طوفان کے ہمیشہ نوح کی لعنت تلے دبی ہوئی چلی آئی تھی یہہ آدمی اُسی نسل کا ہی پس اُس متروک نسل کا یہہ شخص پہلا پھل ہوا اور ابراہیم کی برکت پائی (گلاتی ۳—۱۳ و ۱۴) مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے لئے لعنت ہوا (کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہی) تاکہ ابراہیم کی برکت غیر قوموں تک یسوع مسیح سے پہونچے کہ ہم روح موعودہ کو ایمان سے پاویں (ف) خوجہ نہیں شرمایا کہ ایک غریب آدمی سے اپنے نوکروں کے سامنے بپتسما پاوے مگر اُسنے نعمت غیر مترقبہ پائی وہ نہال ہوگیا بہت لوگ ہیں جو غریب پادریوں سے بپتسما پانے سے شرماتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کوئی بڑا پادری یا بشپ صاحب اُنہیں بپتسما دیوے یہہ غرور ہی جو برکات کو روکتا ہی

(ف) سامریہ میں فیلبوس کا کام بند ہوگیا تھا خدا کی روح نے اُسے بیابان میں بھیجدیا پس جسکا کام ایک جگہ بند ہوجاوے وہ نا امیدی نہ کرے اگر وہ حقیقی شاگرد مسیح کا ہے تو اُسکے لئے دوسری جگہ کام کا دروازہ کھل جاویگا (ف) دونوں پانی میں اُترے یعنے غوطہ کا بپتسما دیا گیا تھا چھینٹے کا بپتسما اور غوطہ کا بپتسما دونوں برابر تاثیر رکھتے ہیں دیکھو خون چھڑکا جاتا تھا (خروج ۱۲-۷) اور دلوں پر بھی چھڑکاؤ کیا جاتا ہے (عبرانی ۱۰-۲۲) بُری نیت سے پاک ہونے کو دلوں پر چھڑکاؤ کرکے نزدیک جاویں (ف) ساکرمنٹ کی تاثیر پانی کی کمی بیشی پر موقوف نہیں ہے مگر ایمان پر موقوف ہے (ف) کبھی ختنہ میں اِس بات پر تاثیر نہیں سمجھی گئی کہ زیادہ گوشت کاٹا جاوے یا تھوڑا وہ صرف ایک نشان ہے (ف) عشاء ربانی میں کبھی اِس بات سے تاثیر یا عدم تاثیر نہیں ہوئی کہ بڑی روٹی توڑی اور بڑا پیالہ پیا یا چھوٹی روٹی توڑی اور ایک دو بوندیں پیں وہی تاثیر ایک بوند پانی میں بھی ہے جو یونس کو سمندر میں ڈالنے سے روحانی تاثیر تھی

(۳۹) جب وے پانی سے نکلے خداوند کی روح فیلبوس کو لیگئی اور خوجہ نے اُسکو پھر نہ دیکھا کیونکہ خوشی سے اپنی راہ چلا ۳۹

(روح فیلبوس کو لیگئی) جب خدا کے بندے اپنا کام کر چکتے ہیں تو خدا اُنہیں لیجاتا ہے یا دوسرے کام کی طرف یا آسمانی آرام کی طرف (ف) یہہ ایسی بات ہوئی جیسے الیاس کی نسبت لکھا ہے (۱سلاطین ۱۸-۱۲) اور ایسا ہوگا جب میں تجھہ پاس سے چلا جاونگا تو خداوند کی روح تجھکو ایسی جگہ جس کی خبر مجھے نہیں لیجاویگی (۲سلاطین ۲-۱۶) کیا جانیں کہ خداوند کی روح نے اُسے اُٹھا کے کسی پہاڑ پر یا کسی وادی میں پھینک دیا ہو وہ بولا کسیکو مت بھیجو (حزقیل ۳-۱۲) روح نے مجھے اُٹھا لیا (۲قرنتی ۱۲-۲ و ۴) مسیح کے ایک شخص کو میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گذرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھہ یا بغیر بدن کے کہ یہہ بھی مجھے معلوم نہیں تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا (۴) فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتیں سُنی جو کہنے کی نہیں اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہیں (ف) یہہ سب کچھہ خدا سے ہوا فرشتے نے پہلے فیلبوس کو بھیجا - پھر روح نے کہا کہ رتھہ کے ساتھہ ہولے - اِسکے بعد جب بپتسما ہوچکا تو روح نے فیلبوس کو اُٹھا لیا پس اِس شخص کے عیسائی کرنے میں پہلا اور بچلا اور پچھلا سب کام خدا سے ہوا (ف) اُسی وقت روح نے تخم بویا اُسیوقت کاٹا بھی گیا (ف) اِسوقت دو معجزے ہوئے خوجہ کا عیسائی ہونا بھی معجزے کے طور پر ہوا اور فیلبوس کا اُٹھایا جانا بھی معجزہ ہوا (ف) راقم کا خیال یہہ ہے کہ ایک عجیب قدرت خدا کی خوجہ نے دیکھی جب اُسکا دل خدا کا متلاشی تھا اور وہ زندگی بخش آیات یشعیا سے اُسنے پڑھی اور نجات دہندہ کا مرغوب ذکر وہاں دیکھا تو ضرور

اُس کا دل مضطرب ہوگا کہ یہہ کس کے حق میں لکھا ہی فوراً خدا نے سمجھانیوالے کو رتھ کے برابر حاضر کردیا اور اُس نے اُسے خوب سمجھایا خدا کی روح نے بھی بھید کے کھولنے پر اُسکی مدد کی اِسلئے فوراً ایمان آیا اور فوراً بپتسما ہوا اب بپتسما کے بعد بپتسما دینیوالا نظروں سے غایب ہوگیا خوجہ کے دل میں اُسوقت کیا خیال گذرا ہوگا یہہ کہ کوئی فرشتہ تھا یا کوئی شخص رجال الغیب میں سے تھا کیسی بھاری نعمت اُس کے وسیلہ سے مجھے ملی کتنی خوشی دل میں آئی ہوگی اور کیسا مضبوط عیسائی بنا ہوگا اور مسیح خداوند کے پاک دین کی کیسی اچھی صداقت ذہن نشین ہوئی ہوگی میں جانتا ہوں کہ خدا نے اُسکو ایسا مضبوط عیسائی اِسلئے بھی بنایا کہ اُسکے وسیلہ سے ملک حبش میں دین پھیلانا منظور ہوگا کہ اُسے نور سے اور ایمان سے اور امید سے بھر دیا کہ خدمت الٰہی کے لایق ہوکے اُس ملک میں پہونچے تواریخ سے بھی ثابت ہی کہ اُس نے جاکے ملک حبش میں سب سے پہلے منادی کی - وہ گویا اُس ملک کے لئے مسیح کا پہلا رسول ہوگیا (خوجہ نے اُسکو پھر نہ دیکھا) بپتسما دیتے ہی فوراً سامہنے سے غایب ہوگیا (ف ۱) بڑی مشکل سے غازا کا سفر دور دراز کرکے فیلبوس وہاں گیا ہوگا مگر اب کیسی آسانی سے دور دراز کا سفر وہ طی کرگیا شاید فرشتے نے گود میں اُٹھالیا اور کہیں پہونچا دیا (ف ۲) اگر ہم مسیح کے شاگرد ہیں اور اُسکی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کی مرضی کے موافق خدمت میں حاضر ہیں تو جب اپنا کام دنیا میں تمام کرچکینگے ہطرح دنیا سے اُٹھائے جائینگے اور کوئی فرشتہ ہماری روح کو اُٹھاکے آسمان تک فوراً پہونچا دیگا (خوشی سے اپنی راہ چلا) اِسلئے کہ مسیح کو پایا اور نوشتے کھولنے کی چابی ہاتھہ میں آگئی اور روح بھی اُسکی دنیاوی بندشوں سے آزاد ہوئی اور ظاہر مہر عیسایت کی پائی اب جان گیا کہ میں نیا آدمی ہوں اور خدا میرے ساتھہ ہی خدا مجھے پیار کرتا ہی میرے ساتھہ خدا کی صلح ہوگی اِسلئے خوشی خوشی اپنی راہ پر چلا کہ بے نہایت قیمتی خزانہ پایا جو دنیا کے سب خزانوں سب بادشاہوں سے بھی بہت ہی بہتر ہی دیکھو سچے متلاشیوں کو جو نیک نیتی سے خدا کو تلاش کرتے ہیں خدا کیسی برکت سے بھر دیتا ہی

۴۰ (۴۰) اور فیلبوس ازدود میں ملا اور چلتے چلتے جب تک قیصریہ میں نہ آیا سب شہروں میں خوشخبری دی

(ازدود) یہہ پورانا شہر ہی غازا سے (۳۴ میل) یہی شہر ازدود ہی جسکو (۱ صموئیل ۵-۱) میں اسدود لکھا ہی (سب شہروں میں) یعنے سمندر کے کنارہ لدہ اور یافہ کے درمیان گذر کر سب شہروں میں پھرا اور مسیح کی خوشخبری سنائی (قیصریا) میں آیا (ف ۱) قیصریا شہر یروشلم کے اُوتر میں کوہ کرمل کے دکھن کیطرف یروشلم سے (۵۵ میل) ہی اِس شہر کو

ہیرودیس نے ازسرنو تعمیر کیا تھا اور قیصر اگسطس کی عزت کے لئے اُسکا نام قیصریہ رکھا تھا اُسی جگہ رومی حاکم رہتا تھا (ف۲) اب فیلبوس کا ذکر تمام ہوا پھر اُس کا ذکر نہیں آتا مگر مدت بعد فیلبوس کو پھر پولوس رسول نے جاکر اُسے قیصریہ میں زندہ اور خدا کی خدمت میں دیکھا تھا شاید اُس نے اُس شہر کو پسند کیا اور وہاں رہنے لگا چاہئے کہ جبتک خدا اپنے بندوں کو دورہ میں رکھے دورے کا کام کریں اور جب خدا کی مرضی ہو تو ایک جگہ میں مقیم ہوکے خدمت کرتے رہیں (ف۳) کہتے ہیں کہ اِس واقعہ کے نو سَو برس بعد بھی فیلبوس کا گھر قیصریہ میں دکھلایا گیا تھا اور لوگوں نے کہا کہ یہہ فیلبوس کا گھر ہے (ف۴) خوجہ نے پھر اُسے دنیا میں نہیں دیکھا اُسنے نہیں تلاش کیا کہ میرا بپتسما دینیوالا کون تھا اور وہ کہاں گیا جسکے نام پر اُسنے بپتسما پایا اُسی سے لپٹا رہا فیلبوس نے بھی اُسے پھر تلاش نکیا کیونکہ فیلبوس نے نہ اُسے اپنا شاگرد مگر مسیح کا شاگرد بنایا تھا (ف) فیلبوس نے یہہ بھی نہیں کہا کہ میں نے بہت کام کیا ہے اب آرام کرونگا نہیں وہ تو زندگی بھر قیصریہ میں بھی خدمت الٰہی کرتا رہا ہاں آخر کو خوجہ کے ساتھہ ابدی ملاقات ہوئی آسمان پر دونوں مسیح کے پاس جا پہونچے ہم سب اگرچہ دور ہیں مگر ایمان میں شریک ہیں تو دنیا کے دُکھہ کی موجوں سے پار اترکر ابد تک خوشی میں سب اکٹھے ہوجاوینگے مسیح خداوند کے وسیلہ سے

نواں باب

(۱) اور سولوس اب تک خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے میں دم مارتا سردار کاہن کے یہاں آیا

(۱سے ۳۱ تک) پولوس کی تبدیلی کا ذکر ہے کہ وہ اگرچہ ستانیوالا تھا مگر خدا کا چنا ہوا رسول تھا کہ غیر قوم اُسکے وسیلہ سے ایمان لاویں (آیت ۱۵) یہہ شخص ترسس میں پیدا ہوا (اعمال ۲۱-۳۹) اور بنیامین کے فرقہ کا یہودی تھا اُسکی بہن بھی تھی اور وہ شادی والی بی بی تھی (اعمال ۲۳-۱۶) اور اَور بھی اُس کے رشتہ دار تھے (رومی ۱۶-۷ و ۱۱ و ۲۱) مذہب کا وہ فریسی تھا (اعمال ۲۳-۶) اُسنے پیشہ بھی سیکھا تھا (اعمال ۱۸-۳) اُسنے تعلیم بھی اچھی پائی تھی (گلاتی ۱-۱۴) اپنی قوم میں بیقصور یعنے دیندار آدمی تھا (فلپی ۳-۶) پرہیزگار بھی تھا (اعمال ۲۶-۵) رومی ہونیکا رتبہ اور عزت بھی اُسے حاصل تھی (اعمال ۱۶-۳۷ و ۳۸ و ۲۲-۲۵ سے ۲۸) اور ایسے ہی پیدا ہوا تھا یعنے اُس کے خاندان میں

یہہ رتبہ تھا (۲۲-۲۸) شاید عمر میں مسیح خداوند سے دو تین برس چھوٹا ہوگا جن ایام میں خداوند ناصرت میں تھا وہ یروشلم
میں رہتا تھا اُسنے شاید کبھی خداوند کا منہہ نہیں دیکھا جب تک دمشق کی راہ پر نہ ملا (دم مارتا تھا) دھمکانے میں اور
قتل کرنے میں عیسائیوں کے یعنے بڑا سرگرم مخالف تھا (ف۱ مراد یہہ ہی کہ اُسکا سانس دھمکانے میں ملا ہوا نکلتا تھا
مسیح کی ملاقات تک اور قتل کرنیکا بھی دم مارتا تھا چنانچہ اُسنے موت تک ستایا (اعمال ۲۲-۴) اُسنے زبردستی بعض
سے کفر بکوایا اور نہایت جنون کرکے ستایا (اعمال ۲۶-۱۰و۱۱) اور یہہ سب کچھہ سفر سے پہلے ہوا (ف۲) افسوس اُنپر
جو خدا کے بندوں کو ستاتے ہیں (زبور ۱۴-۴) میں لکھا ہی کیا اُن سب بدکاروں کو سمجھہ نہیں جو میرے بندوں کو یوں
کھا جاتے ہیں جیسے روٹی کھاتے ہیں وے خداوند کا نام نہیں لیتے (ف۳) پولوس جانتا تھا کہ یہہ عیسائی دین ایک
وبا آگئی ہی یہودیت کے برخلاف ہی اُنہیں برباد کرنا خدا کی عبادت ہی جیسے مسلمان لوگ بھی جانتے ہیں کہ دین عیسائی
کی مخالفت کرنا گویا الہی رضامندی بجا لانا ہی مگر دیکھو پولوس کی نادانی جب اُسپر ظاہر ہوئی تو معلوم ہوا کہ اُسکا ستانا
اور دُکھہ دینا خدا کی مرضی کے برخلاف تھا پس انسان غلط بات کو صحیح جانکر کیا کچھہ نہیں کرگذرتا اِسلئے مناسب ہی کہ
اگرچہ نادانی کے سبب ہم اپنی غلطی کی حمایت کریں پر ظلم کرنا اور ستانا اور دُکھہ دینا مناسب نہیں ہی (ف۴) جب ستیفان
کو مارا تو پولوس کا غصہ اَور بھی زیادہ بھڑکا ایسا کہ اُسکا ارادہ پکا ہوا کہ عیسائی دین کو بیخ وبن سے برباد کرے اب اُسکے
دل میں دشمنی حد تک پہونچگئی تب مسیح نے اُسپر ہاتھہ رکھا اور یکایک کیسی تبدیل واقع ہوئی جب اندھیرا بہت ہوتا ہی تب روشنی
کی بڑی امید ہی (ف۵) بھائیو سخت مخالفوں سے بھی ناامید نہ ہونا شعر ہزار ملا ہزار سیانے + خدا کی حکمت خدا ہی جانے

۲ (۲) اور اُس سے دمشق کے عبادتخانوں کے لئے اِس مضمون کے خط مانگے کہ اگر میں کسیکو
اِس طریق پر پاؤں کیا مرد کیا عورت اُسے باندھکے یروشلم میں لاؤں

پولوس سردار کاہن سے بھی زیادہ سرگرم تھا اُسنے تو نہیں بھیجا تھا مگر اُسنے خود اُس کے پاس جاکے درخواست کی
کہ ایسا کرے یروشلم میں اُن لوگوں کو بہت ستایا اب ملک کی حد تک ستانے کو باہر جانا چاہتا ہی نہ سفر کے خرچ کا خیال ہی
اور نہ سفر کی محنت کا خیال ہی اور نہ سفر کے خوف خطروں کا خیال ہی اپنا تن من دھن سب کچھہ تکلیف دینے میں حاضر کرتا ہی
اِس خیال سے کہ یہہ کرکے خدا کو پسند آویگا (ف) خط مانگے سردار کاہن سے کیونکہ سردار کاہن بڑی عدالت سانیڈرم کا
میر مجلس تھا اور سانیڈرم کا اختیار غیر ممالک کے یہودیوں پر بھی تھا۔ (دمشق) یہہ شہر سور کا پایہ تخت تھا اور اُسی بڑی
سڑک پر تھا جو اسیا کے پورب پچھم کو جاری تھی یروشلم سے یہہ شہر (۱۴۰) میل گوشہ مشرق وشمال میں تھا اور اب بھی ہی

اور گماں ہے کہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ تر پرانا شہر یہی ہے اُسوقت وہ بڑی رونق پر تھا اُسکے چار طرف میدان تھا یوسیفس کہتا ہے کہ وہاں یہودی لوگوں کی بڑی آبادی تھی اور داخلی یہودی بھی وہاں بہت تھے (عبادت خانوں کا جمع کا لفظ ہے وہاں بہت عبادت خانے تھے کیونکہ بہت یہودی وہاں تھے اِنجیل بھی وہاں جا پہونچی تھی اور عیسائی بھی وہاں بہت ہوگئے تھے اسیواسطے تو پولوس وہاں ستانے کو جانا چاہتا تھا اِسوقت اڑھائی لاکھہ آدمی وہاں ہیں جن میں (۱۰) ہزار عیسائی ہیں باقی دوسری قومیں ہیں (اِس طریق پر پاؤں) یعنے عیسایت پر (ف) یہہ لفظ یعنے طریق جو عیسایت کے معنے میں ہے صرف اعمال کی کتاب میں پانچ دفعہ آیا ہے (۹-۲ و ۱۹-۹ و ۲۳ و ۲۴-۱۴ و ۲۲) (ف۲) اِنجیل کا پاک راہ جس سے نجات ہوتی ہے اور جس کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک جا سکتے ہیں طریق کہلاتا ہے اور اسی سے راقم نے لفظ طریقت مسیحی دین کی نسبت (اعمال ۷-۳۳) کے ذیل میں پہلی بات کے درمیان اختیار کیا ہے نہ اہل اسلام کی اصطلاح پر (ف۳) طریق کے معنے راہ کے ہیں پس مسیح مصلوب کی بتلائی ہوئی راہ آسمان پر جانے کی راہ ہے اور وہی زندگی کی راہ ہے اور کوئی راہ نہیں ہے جس کے وسیلہ سے خدا تک پہونچیں عورت مرد اور بچے اور بوڑھے جوان سب اِسی راہ سے آسمان کو جاتے ہیں یہی حقیقی اور سچا اور مستقیم راہ ہے (کیا مرد کیا عورت) دیکھو مرد و عورت سب عیسائی ہوئے جاتے تھے جنکا ذکر مخالف کرتا ہے (ف) پر مردوں کے ساتھہ عورتوں کو بھی باندھنا چاہتا ہے پھاڑنیوالا درندہ ہے جو عورتوں پر بھی رحم نہیں کرتا جسمانی عقل میں بھی اندھیرا آگیا خدا کا خوف بالکل جاتا رہا جھوٹھے دین ہمیشہ خونریزی کے تشنہ ہیں سچے لوگ ہمیشہ دُکھہ پاتے ہیں پر دُکھہ دیتے نہیں انصاف سے سوچو کہ کیا سچے دین کے پھل یہی ہیں جو پولوس میں اُسوقت تھے اور مسلمانوں میں اِسوقت ہیں اور ہر زمانہ میں مخالفوں کے درمیان پائے گئے یا وہ جو مظلوم عیسایوں میں ہیں اور مسیح میں تھے

۳ (۳) اور جاتے جاتے ایسا ہوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہونچا تو یکایک آسمان سے نور اُسکے گرداگرد چمکا

(اعمال ۲۲-۶) کو بھی دیکھو (ف) تواریخ سے ثابت ہے کہ شہر کے نزدیک ایک پل ہے اُسپر پہونچکر یہہ واقع ہوا تھا یعنے دمشق کچھہ بہت دور نہیں تھا گویا دمشق میں جا پہونچا اور عین داخل ہونے کے وقت یہہ معاملہ ہوا جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ جب شکار درندہ کے سامہنے آگیا یا پھاڑنیوالا بھیڑیا بچوں کے سر پر جا کھڑا ہوا اُسیوقت فوراً آسمان سے مدد آئی دیکھو مسیح خداوند عین خطرہ میں بھی مدد کے لئے ہر وقت حاضر و ناظر ہے (ف۲) ایسی ہی مدد خدانے یہودیوں کے لئے عین وقت پر بھیجی تھی (استر کا ۳ باب) بالکل پڑھو کہ ہامان کی آفت موجودہ سے خدا نے فوراً کیسا بچایا۔ پھر اسیطرح جب

فرعون نے بنی اسرائیل کو عین موقع پر جالیا اور کوئی راہ بظاہر مدد کی نہ تھی خدا نے کیسی مدد کی (خروج ۱۴ باب) دیکھہ لو - یہی حال اُسوقت ہوا کہ جب سنحریب بادشاہ یروشلم کے لینے پر ہی تھا کہ خدا نے مدد بھیجی (۲ سلاطین ۱۹ - ۲۸) سچ لکھا ہی (یسعیاہ ۵۹ - ۱۹) میں جب دشمن پہاڑ کے مانند چڑھہ آویگا تو خداوند کی روح اُسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی (ف۳) خدا تو پہلے اُسکے ارادوں کو روک سکتا تھا مگر اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کو سب کچھہ ہونے دیا پر عین وقت پر مدد بھیجدی اور اب خدا کی قدرت صاف ظاہر ہوئی سب عیسائیوں پر بھی اور سب دنیا پر بھی پہلے ہی سے اُسے روک رکھنے سے ہرگز کسی کا خیال خدا کی قدرت پر نہ جاتا کوئی نہیں جانسکتا کہ وہ اپنی عالم الغیبی سے اور قدرت سے کیا کچھہ کیا کرتا ہی مگر جب قدرت ایسے موقع پر ظاہر ہوتی ہی تب ہم جانتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی (یکایک) کیسا لفظ ہی اور کیا دکھلاتا ہی یہہ کہ ایکدم میں خدا مدد کے لئے آتا ہی (دمشق کے نزدیک) جس شہر میں ستانے کو آیا اُسی شہر میں اُس سے منادی کرانا منظور ہی موت ہاتھہ میں لے کے عیسائیوں پر ڈا لنے کو آیا مگر زندگی بانٹنے والا بنگیا پس جہاں خوف زیادہ ہی وہاں خدا نزدیک تر ہی خدا نے کیسی کیچڑ میں سے فوراً ہاتھہ بڑھا کے اُسے نکال لیا (ف ۱) یہاں لفظ یکایک لکھا ہی مگر یہہ نہیں لکھا کہ کیا وقت تھا لیکن (اعمال ۲۲ - ۶ و ۲۶ - ۱۳) میں ہی کہ دوپہر کا وقت تھا یہہ وہ وقت تھا کہ جس میں کچھہ دھوکھے کا گمان نہیں ہوسکتا سب کچھہ دکھلائی دیتا ہی دن ہی اور پوری روشنی دن کی نمایاں ہی رات نہیں ہی جسمیں وہمی جن بھوت دکھلائی دیتے ہیں (نور) مگر (اعمال ۲۲ - ۶) میں لکھا ہی کہ بڑا نور (اعمال ۲۶ - ۱۳) میں ہی سورج کی چمک سے زیادہ تھا دوپہر کے وقت ایسے نور کا چمکنا جو سورج کے نور سے زیادہ ہی ظاہر کرتا ہی کہ سورج کی چکاچوندھی نہ تھی مگر کوئی غیبی روشنی تھی جو خدا سے ظاہر ہوئی اور یہہ نور نہ صرف پولوس پر مگر ساتھیوں پر بھی چمکا تھا (۲۶ - ۱۳) (ف۲) یہہ نور الٰہی شریعت کا شعلہ تھا اسی نور کے دوسری سمت گڈریوں نے بیت اللحم کے باہر دیکھی تھی یہہ نور نشان تھا اُس روشنی کا جو اب پولوس کے دل میں آنیوالی تھی یعنے زندگی کی روشنی تعلیم کی صفائی کا نور جو اِس کے بعد پولوس نے پایا (ف۳) مسیح خداوند وہاں آپ آیا تھا اور یہہ نور اُسکے جلالی بدن سے نکلا تھا دیکھو (مکاشفات ۱ - ۱۴ و ۱۵) اُسکا سر اور بال سفید اُون کے موافق بلکہ برف کی مانند اور اُس کی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دہکایا ہوا ہو اور اُسکی آواز بڑے پانی کیسی تھی (یسعیاہ ۶ - ۱) میں اِسی کا ذکر ہی کہ اُس کے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہوگئی (ف۴) دیکھو مختلف اطوار سے لوگ عیسائی کئے جاتے ہیں کوئی اپنے پلنگ پر سوتا ہوا کچھہ دیکھتا ہی (ایوب ۳۳ - ۱۵ سے ۱۷) خواب میں رات کی رویا میں جب بھاری نیند لوگوں پر پڑتی ہی اور وے بچھونے پر سوتے ہیں اُسوقت وہ انسان کے کان کھولتا ہی اور اُسکے ذہن میں تعلیم نقش کردیتا ہی تاکہ آدمی کو اُس کے کام سے باز رکھے اور غرور کو انسان سے چھپاوے (کوئی رتھہ میں سواری

کرتا ہوا خدا کا جلال دیکھتا ہی جیسے خوجہ کا ذکر ہوا کوئی کشتی میں کوئی گھر میں کوئی جنگل میں کوئی فرشتے کو دیکھتا ہی کوئی روح القدس پاتا ہی کوئی مسیح کو دیکھتا ہی کسیکے دل میں زلزلہ آتا ہی عجیب قدرت الہٰی کے ساتھہ دین عیسائی پھیلا جاتا ہی

(۴) اور اُس نے زمین پر گر کے آواز سُنی جو اُسے کہتی تھی کہ اَی ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہی ۴

(گر کے) وہ زمین پر گر پڑا ظاہر ہی کہ وہ پیادہ پا جاتا تھا نہ سواری میں کیونکہ سواری کرنا فریسیوں کا دستور نہ تھا اکثر پیادہ پا سفر کرتے تھے (ف) کیوں گر پڑا نور کے اور آواز الہٰی کے دبدبہ سے اور ساتھی بھی گر پڑے (اعمال ۲۶-۱۴) اُسپر ایسا دبدبہ ظاہر ہوا اِسلئے کہ مغرور کا غرور ٹوٹ جاوے چاہئے کہ زمین پر گرے جس خداوند کی بڑی مخالفت اور تحقیر اور بیعزتی کی اُس کے سامہنے گر پڑے (آواز سنی) کوئی بولا نور میں سے آواز آئی اور نہ یونانی میں مگر عبرانی زبان میں آواز آئی (اعمال ۲۲-۷ و ۲۶-۱۴) وہ آواز یہہ تھی (ساؤل ساؤل) پولوس کا اصلی نام ساؤل ہی پیچھے اُسکا نام پولوس ہوا چونکہ خداوند کے منہہ سے یہی نام نکلا تھا تو لوقا حال کا نام نہیں لکھتا مگر وہی الفاظ سُناتا ہی جن سے خداوند نے اُسے پکارا تھا اور یہہ بات بھی یاد کرکے اُسنے مسیح کے اعضا کو بہت ستایا۔ (ف۱) ایک ساؤل تھا جس نے داؤد کو ستایا تھا جب داؤد مسیح کا نمونہ تھا اب ایک ساؤل ہی جو مسیح کو ستاتا ہی (ف۲) یہہ الفاظ جو مسیح کے مُنہہ سے نکلے غصہ کے الفاظ نہیں ہیں مگر محبت اور پیار کی آواز سے وہ اپنے ستانیوالوں کو بھی پیار کرتا ہی اُن کی جان بچانے کی فکر میں ہی وہ رحیم خداوند ہی اُس کا پیار بے انتہا ہی (ف۳) ساؤل ساؤل دیکھو جب ابراہیم کو قربانی کے وقت خدا نے پکارا تو یوں فرمایا تھا (پیدائش ۲۲-۱۱) اَی ابراہیم اَی ابراہیم۔ اور جب صموئیل کو بلایا تھا تو اُسے تین بار پکارا تھا (۱ صموئیل ۳-۱۰) سموئیل سموئیل۔ یہی خداوند ہی جب زمین پر آیا تو یروشلم کو پکارا (متی ۲۳-۳۷) اَی یروشلم یروشلم۔ اور پطرس کو بھی یوں فرمایا (لوقا ۲۲-۳۱) شمعون اَی شمعون۔ اب پولوس کو پکارتا ہی ساؤل ساؤل کہکے۔ یہہ اُسکا محاورہ ہی اور وہ اس سے پیار دکھلاتا ہی (ف۴) یقیناً پولوس نے پہلے مسیح کو مردہ جانا کہ وہ مصلوب ہوکے مر گیا ہی اور ضرور عیسائیوں سے سُنا ہوگا کہ وہ زندہ ہی مگر اِس بات کا اُسے یقین نہوا لیکن اب اُسے زندہ دیکھتا ہی پہلے اُسے بدکردار اور ناصریوں کی بدعت کا نکالنیوالا سمجھا مگر اب اُسے خداوند خدا پہچانتا ہی پہلے اُسے حقیر سمجھا مگر اب الہٰی جلال میں دیکھتا ہی بھائیو ہمارا نجات دہندہ ایسا نہیں ہی کہ تھا اور اب نہیں ہی مگر اب بھی ہی اور ابد تک رہیگا (مکاشفات ۱-۴ و ۱۸) وہ زندہ ہی جو موا تھا (تو مجھے کیوں ستاتا ہی) مجھے نہیں پہچانتا میں تجھے پہچانتا ہوں کہ میرا برگزیدہ ہی مگر کیسی نادانی میں پھنسا

ہوا ہی کہ مجھے ستاتا ہی (ف) وہ تو عیسائیوں کو ستاتا تھا مگر مسیح فرماتا ہی کہ مجھے ستاتا ہی مسیح کی محبت آسمان پر جا کے عیسائیوں کی طرف کم نہیں ہوگئی ہی جو دُکھ درد اُنپر ہوتا ہی مسیح کا دل دُکھتا ہی کیونکہ سب سچے عیسائیوں کی زندگی اُسکے ساتھ ایک بغچہ میں بندھی ہی ہم اُسکے بدن کے ٹکڑے ہیں اور گوشت اور ہڈیوں میں سے ہیں (افسی ۵-۳۰) جو درد ایک اُنگلی کے سرے پر ہوتا ہی وہ آدمی کے سر تک تاثیر دکھلاتا ہی ہمارے درد اُس کے درد ہیں (ف) مسیح خداوند آسمان پر بھی ستایا جاتا ہی اور اُسکے مزاج کی مخالفت میں جو باتیں دنیا کے لوگوں کی طرف نکلتی ہیں وہ اُس کی تکلیف کا باعث ہیں وہ جو عرش مجید پر قادر مطلق خدا ہی شریروں سے آجتک دُکھ اُٹھاتا ہی تاوقتیکہ اُس کے دشمن اُسکے پیر کی چوکی ہوویں یہی حال رہیگا (ف) یہہ بات نہیں ہی کہ مسیح آپ تو آسمان میں بہشت کے اندر آرام میں جا بیٹھا اور ہمیں دُکھ میں چھوڑا نہیں وہ تو ہمارے ساتھ آج تک ہمدردی کرتا ہی (ف) مسیح میں اور ہمارے درمیان جدائی نہیں ہی وہ سر ہی ہم اعضا ہیں اعضا کا ستانا سر کا ستانا ہی (ف) ای بھائیو اگرچہ غیر لوگ جو خداوند کو نہیں جانتے اُسے ستاتے ہیں پر تم کہ عیسائی کہلاتے ہو آپسمیں ایک دوسرے کی تکلیف کا باعث ہو کے خداوند کو نہ ستاؤ کہ وہ بچوں کے ستانے سے ستایا جاتا ہی مسیح اگرچہ آسمانوں کے آسمان پر بلند و بالا ہی تو بھی اُسکا پیر زمین پر ہی جو دُکھ تم عیسائیوں کو دیتے ہو اُسے دیتے ہو پولوس نے مسیح کے پیر پر لات ماری تھی تب سر میں سے آواز آئی کہ ای ساؤل ای ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہی (ف) تو کیوں ستاتا ہی تو تو میرا ہی میں تیرے لئے ہوا

(۵) اور اُسنے کہا ای خداوند تو کون ہی خداوند نے کہا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہی پینے کی ۵
کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہی

(تو کون ہی) نہیں جانتا کہ وہ کون بولتا ہی (ای خداوند) اِسلئے کہتا ہی کہ جلال کو دیکھکر بزرگی سے واقف ہوگیا مگر نہیں جانتا کہ کون ہی (ف) پولوس نے نہ صرف آواز سنی مگر دیکھا بھی تھا (دیکھو آیت ۱۷ کو) اور (اعمال ۲۲-۱۴ و ۹-۲۷ و ۲۶-۱۶ و ا قرنتی ۹-۱ و ۱۵-۱) (میں یسوع ہوں) (ف) یہاں زور ہی لفظ میں اور تو پر (ف) دوسری جگہ یعنے (اعمال ۲۲-۸) میں لکھا ہی کہ میں یسوع ناصری ہوں مسیح خداوند باوجودیکہ اب جلال کو پہونچ چکا ہی تو بھی وہی حقیر لفظ جو یہودیوں کے درمیان مکروہ تھا یعنے ناصری ہونا اپنی نسبت آپ بولتا ہی (ف) مسیح خداوند ہی مسیح ہی جو دنیا میں ناصری کھلایا اور جسکی تحقیر کی گئی جو مصلوب ہوا اب وہی آسمان پر جیتا ہی اور کوئی دوسرا مسیح نہیں ہی (پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہی) یہہ بیل کی تمثیل ہی کہ اگر بیل اپنے پینے کی کیل پر لات مارے تو زخم

زیادہ کھائیگا (ف) انجیل کو زمین سے اکھاڑنا جسکے تو درپے ہی انہوت بات ہی تیرا نقصان ہی اَور کسی کا نہیں (ف۲) کون برہنہ پا آگ پر چل سکتا ہی یا ہیرے کو کون اپنے ہاتھ سے توڑ سکتا ہی کون ہی جو خدا کا مقابلہ کرکے اُسکے بند و بست کو روک دیوے آپ برباد ہو جائیگا پر خدا کی انجیل نہ مٹے گی کہ وہ جہان کی نجات کے لئے ہی (ف۳) اب پولوس کو معلوم ہوا کہ مسیح نہ صرف زندہ ہی مگر خدائی کے مرتبہ میں ہی پس یہہ عیسائی جو اُسے خدا بتلاتے ہیں بیدین مرتد یا کافر نہیں ہیں سچے ہیں اور یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ اِنکا علاقہ اُسکے ساتھہ درست ہی اور میں ضرور اُسکا مخالف تھا (ف۴) پس بے نہایت طاقت و قدرت پر قدرے طاقت سے حملہ کرنا نادانی ہی (استثنا ۳۲-۱۵ و اصموئیل ۲-۲۹) (ف۵) بعض کے نزدیک کیل سے مراد یہی ستیفان کی دعا اور وعظ اور معجزات کی تاثیر پر اشارہ ہی جو تمیز میں دھسے تھے مگر ظاہری شریعت کی غلامی سے اُنہیں دبائے ہوئے تھا

(۶) اور اُس نے کانپ کے اور حیران ہوکر کہا ای خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند ٦
نے اُسکو کہا اُٹھہ اور شہر میں جا اور جو تجھے کرنا ضرور ہی تجھے کہا جائیگا

(تو کیا چاہتا ہی) ویسی ہی بات ہی جو (اعمال ۲-۳۷) میں ہی کہ ای بھائیو ہم کیا کریں (ف۱) اب خوب پہچان گیا کہ یسوع خداوند ہی اگرچہ اُسکے مذہب کی تحقیقات نہیں کی اور اُسکے اصول فروع سے ناواقف ہی اور جو ہونیوالا ہی اُسے بھی نہیں جانتا تو بھی بھروسہ اُسپر ٹھہر گیا اور طیار ہوگیا اُس کی مرضی بجالانے کو سب کچھہ جو کہے کرنے کو اور سب کچھہ اپنا چھوڑنے کو اسی بات پر (گلاتی ۱-۱۶) میں وہ اشارہ کرتا ہی کہ تب فوراً میں نے جسم اور خون سے صلاح نہیں لی (ف۲) آپ کو ایسا پیش کرتا ہی جیسے کاغذ سفید کہ جو چاہو سو جھپیر لکھو (ف۳) دیکھو غزندہ شیر بڑہ ہوگیا شیطان کی نوکری کرنے کو دمشق میں گیا تھا اب خدا کی نوکری کرنے کو طیار ہوگیا (ف۴) پہلے سردار کاہنوں سے اختیار پایا تھا کہ ظلم کرے اب مسیح سے اختیار پاتا ہی کہ رحم اور فضل کی باتیں سناوے پہلے موت لیکر عیسائیوں پر ڈالنے کو گیا تھا اب حیات ابدی کا تقسیم کرنیوالا ہوگیا (ف۵) دیکھو کیا کہتا ہی (رومی ۵-۲۰) جہاں گناہ زیادہ ہوا فضل اُس سے نہایت زیادہ ہوا اب گناہ اور فضل دو قطب ہیں (ف) پولوس خود کہتا ہی کہ میں مسیح سے پکڑا گیا (فلپی ۳-۱۲) جس غرض کے لئے مجھے یسوع مسیح نے پکڑا میں بھی اُسے جا پکڑوں - جب وہ دیوانہ سا دوزخ کیطرف دوڑا جاتا تھا مسیح نے اُسے پکڑ لیا (اُٹھہ اور شہر میں جا) جیسے فرشتے نے فیلبوس سے کہا تھا (۸-۲۶) اُٹھہ دکھن طرف اُس راہ پر جا (کہا جائیگا) یعنے حنانیا کی معرفت (ف) کیسی سادگی کی ہدایت ہی کلیسیا میں سے سب سے چھوٹے خادم کے پاس دنیا دی سب

سے بڑے فاضل کو بھیجا جاتا ہے تاکہ اُس سے کچھ سیکھیں اور اُس سے بپتسما پاوے نہ کسی بڑے عالم فاضل عیسائی کے پاس کیونکہ سکھلانیوالا خدا ہے نہ آدمی (ف) پولوس کو شاباش ہے اسبات پر کہ حکم مانگیا نہیں کہا کہ غریب کنے کیوں جاؤں یا آنکہ جب خود مسیح ملگیا تو کیوں اب بپتسما لوں (ف) یہاں پر ایک مشکل بات درپیش ہے بعض وقت بعض لوگ کسی خاص گرجا میں جانیکا انکار کیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں واعظ جو ہے اُسکے وعظ سے یا اُس کی قرات سے یا پڑھنے سے کچھ فایدہ نہیں ہے کیونکہ کم لیاقت آدمی ہے اِس پر بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہاں ایک نمونہ دیکھو کہ مسیح نے ایک بڑے شخص کو ایک ادنی آدمی کے پاس بھیجدیا راقم کے گمان میں یہہ عام قاعدہ نہیں مسیح نے اپنی قدرت دکھلانے کو اور پولوس کو فروتن بنانے کو وہاں بھیجا اور تو بھی وہ شخص پولوس سے بڑا معلم تھا کیونکہ خداوند آپ پولوس کو اُس کے وسیلہ سے تعلیم دینیوالا تھا ہاں اگر اب بھی خداوند آپ کسی عالم کو کسی جاہل کے پاس اسی طور پر بھیجے تو چاہئے کہ وہ عالم انکار نہ کرے جاوے کہ وہاں سے فایدہ اُٹھاویگا مگر ہم انتظام یوں نہیں دیکھتے ہیں دیکھو جب ایک کم زور آدمی دعا کرتا ہے تو ہرگز زور آوروں کی روحیں اُسکی دعا سے سیر نہیں ہوتی ہیں یا جب ایک کم طاقت آدمی وعظ کرتا ہے تو سامعین کی روحیں آسودہ نہیں ہوتی ہیں نہ اُنکے دل کھچتے ہیں پس معجزے کی بات کو انتظام میں نہیں رکھہ سکتے ہاں جبکہ خدا نے ایک کم لیاقت آدمی کو کسی گرجا کا پادری مقرر کر دیا ہے تو چاہئے کہ جماعت مغروری کر کے ہلاکت کی چال نہ چلے بلکہ فروتنی کے ساتھ برابر گرجا میں حاضر ہووے اور انجیل کی باتیں سُنے اور خدا سے دعا مانگے کہ اُنکی روحوں کو غذا پہونچانے والا خادم دین خدا بھیجدیوے اور اُس کم لیاقت پادری کو بھی چاہئے کہ یا تو صرف انجیل کی باتیں سناوے یا لکھے ہوئے وعظ پڑھا کرے جب تک خدا کوئی راہ کھولے (ف) میں بعض گرجوں میں دیکھتا ہوں کہ ایسی آفتیں موجود ہیں جماعت حاضر تو ہوتی ہے مگر دعا کے بعد تنگ دل ہو کر وعظ کے خاتمہ تک لاچاری سے بیٹھے رہتے ہیں اور خدا کی حضوری جو خوشی کا باعث ہے وہاں تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور جب وہ لوگ شکایت کرتے ہیں تو بزرگ لوگ اُنہیں کو ملامت کرتے ہیں کہ تم مغرور ہو حالانکہ وہ مغرور نہیں مگر سچے ہیں ایسی باتوں میں میں جماعت کی طرف ہوں چاہئے کہ ایسے گرجوں میں دعا کے بعد رخصت ملا کرے یا واعظ کو ہدایت کیجاوے کہ ضرور کسی کتاب سے وعظ سنایا کرے (ف) مسیح خداوند نے ضرور جاہلوں کو عالموں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے مگر اُن جاہلوں کے مُنہہ میں ایسی اچھی باتیں ڈالی ہیں کہ حقیقت میں وہ عالموں کو سکھلانے کے لایق ہوئے تھے مگر جب جاہل سکھانے کو آویں اور اُنکے مُنہہ میں اچھی باتیں نہوں تو ہم کیونکر جانیں کہ یہہ مسیح کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تو آپ آئے ہیں اور دق کرتے ہیں اگرچہ وہ کلام الہٰی کا متن سُنا سکتے ہیں مگر جبتک متن میں سے کچھ نکالکر نہ دکھلاویں تو کیا فایدہ ہے اور دل کیونکر لگے مجھہ میں ہرگز طاقت نہیں کہ میں اپنا دل وعظ پر لگاؤں

یہہ کام واعظ کا ہی کہ میرے دل کو پکڑ کر وعظ پر لگا وے پس مجھے ملامت نہ کرو واعظ کو ملامت کرو جسکی تقریر کسی کے دل کو نہیں کھینچی اُسے خصت کرو دوسرا واعظ تلاش کرو اور نہیں تو جماعت کو ترقی سے روکتے ہو اور وقت کو خراب کرتے ہو اور خدا کے گھر کو گھنونا کرتے ہو اور جماعت کو بیجا ملامت کر کے گنہگار ہوتے ہو اور معجزے کی باتوں کو انتظام میں بھی تلاش کر کے قیاس بیجا کے درپے ہو

(۷) اور وے مرد جو اُسکے ساتھہ تھے حیران کھڑے رہگئے کہ آواز تو سُنتے پر کسی کو نہ دیکھتے تھے ۷

(اعمال ۲۶-۱۴) میں ہی کہ سب زمین پر گر پڑے تھے مگر یہاں لکھا ہی کہ ساتھی (حیران کھڑے رہگئے) جواب یہہ ہی کہ اول جب روشنی چمکی تو فوراً سب گرے تھے مگر وہ جلدی کھڑے ہوگئے اور صرف پولوس پڑا رہا کہ اُسپر زیادہ صدمہ ہوا تھا یا شاید پہلے متعجب ہو کے کھڑے رہے اُسکے بعد گر پڑے پس ایک حالت کا ذکر یہاں ہی دوسری حالت کا بیان دوسری جگہہ ہی (ف) گاڑی کھڑی رہی (اعمال ۸-۳۸) کشتی کھڑی رہی (لوقا ۵-۲) اور لہو کھڑا رہا (لوقا ۸-۴۴) میں جسکا ترجمہ بند ہوگیا ہی وہ لفظ یہی ہی کہ لہو کھڑا رہا یعنے بند ہوگیا اجرا سے (آواز تو سُنتے) اُن کے ساتھہ کے جلادوں نے بھی آواز تو سُنی مگر کسیکو نہیں دیکھا اور یہی سبب ہوا کہ حیران کھڑے رہ گئے اور وہ جلدی اِسلئے اُٹھے تھے کہ دریافت کریں کہ کسکی آواز ہی مگر کوئی نظر نہ آیا تب حیران کھڑے رہگئے تھے (ف) یہاں پر بھی بظاہر کچھہ اختلاف ہی دیکھو (اعمال ۲۲-۹) میں لکھا ہی کہ آواز جو مجھہ سے بولتا تھا نہ سنی) یہاں لکھا ہی کہ آواز سُنتے تھے یہہ اختلاف نہیں ہی مگر ایک گہری بات ہی نہ سُننے کے معنی دوسری جگہہ یہہ ہیں کہ نہ سمجھے کہ کیا بولتا ہی اُنہیں صرف ایک آواز آئی اُنہوں نے آواز تو سُنی ایک کھڑکا سا کان میں آیا مگر کیا بولتا ہی یہہ مطلب نہ سمجھے دیکھو (یوحنا ۱۲-۲۸ و ۲۹) ای باپ اپنے نام کو جلال دے تب آسمان سے آواز آئی کہ میں نے جلال دیا ہی اور پھر جلال دونگا (۲۹) پس لوگوں نے جو حاضر تھے یہہ سُن کے کہا بادل گرجا اوروں نے کہا کہ فرشتہ نے اُس سے باتیں کیں۔ دیکھو یہاں آواز آئی اور لوگوں نے بادل گرجا کہا کیونکہ مطلب آواز نہ سمجھے مگر کھڑکا کانوں تک کچھہ پہونچا اسی طرح آواز سُنی اور مطلب جو آواز میں تھا وہ نہ سمجھے پر اُسنے سمجھا جس کے لئے آواز آئی تھی (ف) آج تک دنیا میں یہی حال دیکھا جاتا ہی کہ خدا کی آواز تو سب کے کانوں تک پہونچتی ہی مگر مطلب روحانی اُسکا وہی سمجھتا ہی جسے خدا سمجھانا چاہتا ہی ورنہ ایک آواز سب کو آتی ہی اور اُسکا مطلب نہیں جانتے یہہ خدا سے ہی کہ سُنتے ہوئے نہ سُنیں اور دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں

(۸) اور سولوس زمین پر سے اُٹھا پر اپنی آنکھیں کھول کے کسی کو نہ دیکھا سو وے اُسکا ہاتھ ۸
پکڑکے اُسے دمشق میں لیگئے

(کسی کو نہ دیکھا) یعنے اندھا ہوگیا ساتھی بھی نہ نظر آئے اور اب کچھہ نہیں دیکھہ سکتا (ف) یہہ اندھاپن اسلئے چھاگیا کہ نور الٰہی کی چکاچوندھی آنکھوں میں بڑی تاثیر کرگئی دیکھو (اعمال ۲۲-۱۱) میں وہ خود کہتا ہی کہ میں اُس نور کے جلال کے سبب نہ دیکھہ سکا (ف) شاید پولوس نے اِس نابینائی سے کامل صحت کبھی نہیں پائی اگرچہ کچھہ کچھہ دیکھنے لگا تھا مگر پوری صحت نہیں ہوئی اور کوئی مفسر کہتا ہی کہ یہی پولوس کے جسم میں کانٹا تھا مگر راقم کے نزدیک یہہ خیال درست نہیں ہی کانٹا جو (۲ قرنتی ۱۲-۷) میں ہی وہ بشریت کے اقتضا کا کانٹا ہی نہ یہہ کیونکہ فضل کی حاجت نہ اس کانٹے کو ہی پر بشریت کے کانٹے کو فضل درکار ہی (ف) پولوس تین دن اندھا رہا اِسیطرح ذکریا یوحنا کی پیدایش تک گونگا رہا (لوقا ۱-۲۰ سے ۲۲) ذکریا کے لئے سزا تھی بے ایمانی کی کہ وہ فرشتے کی بات پر یقین نہ لایا اِسیطرح پولوس کے لئے سزا تھی ستانے کی (ف) خدا کو منظور تھا کہ اُسے دکھلاوے کہ تو روحانی باتوں سے اندھا ہی اب تیرا باطنی اندھلاپا تیرے جسم میں بھی ظاہر ہووے اور سارے جہان سے اندھا ہوکے اور سب اشیاء سے نظر ہٹاکے اُسکی طرف سارا خیال متوجہ کرے جو اُسے راہ میں ملا تھا تاکہ اُسکی قدرت کے جلال کی تاثیر سے اُسکے سارے خیالات مغلوب ہوجاویں وہ نہ کہے کہ یوں ہیں کچھہ وہم سا آنکھوں کے سامنے سے گذرگیا ہی مگر اندھا ہوکے الٰہی جلال کے دبدبہ پر فکر کرے موسیٰ نے جھاڑی میں خدا کا جلال دیکھا اور اندھا نہیں ہوا کیونکہ موسیٰ کو خدا نے سزا نہیں دی کہ وہ فرمانبردار تھا مگر پولوس ایک نہایت سخت دشمن تھا جس نے خدا کی کلیسیا کو ستایا اب خدا اُسپر ظاہر ہوا اور سزا کے طور پر اور فواید مذکورہ بالا کے سبب سے اُسے اندھا کردیا تاکہ حقیقی بینائی پاوے (ف) اِس شخص نے گملیل کے قدموں پر تربیت پائی تھی اور خوب علم پڑھا تھا وہ سارا علم وحکمت اور سب چیزیں جو اُس کے نفع کی تھیں حقیر ہوگئیں الٰہی تجلی نے اُس کی باطنی آنکھیں کھولیں اور سب چیزوں کی طرف سے اندھلاپا آگیا (فلپی ۳-۷ و ۸)

(۹) اور وہ تین دن تک دیکھہ نہ سکا نہ کھاتا نہ پیتا تھا ۹

(تین دن تک) اِس سزا کا مبتلا رہا غم اور فکر اور حیرت اور افسوس عمر گذشتہ پر اور خدا کے بندوں کو ستانے پر اور شریعت کی بیہودہ غیرتمندی پر اور خدا کی راہوں اور آدمیوں کی راہوں میں جو فرق ہی اُسپر سوچ سوچ کے اسی اندھلاپن

میں ایسا شرمندہ اور فکرمند رہا کہ (نہ کھاتا نہ پیتا تھا) کھانا پینا بھی بند ہوگیا کیونکہ یہہ فکر اُسکی روح پر مستولی ہوگیا اور یہی مطلب خداوند کا اُسکے اندھا کرنیمیں تھا اگر اندھا نہوتا تو گھر پر آکے لوگوں سے کہتا کہ راہ میں ایسا ہوا کہ ایک آواز آئی اور روشنی چمکی میں نہیں جانتا کہ یہہ کیا معاملہ تھا اور شریر لوگ جھوٹھی تاویلیں کرکے اُسکے دل کو بہلاتے اور وہ کھانے پینے میں مشغول ہوکے شاید کچھہ یاد رکھتا مگر ایسی فکروں میں ایسا سخت مبتلا ہرگز نہوتا اِسلئے خدا نے اُسے اندھا کردیا اور وہ ایسی حیرت میں ڈوبا کہ تین دن تک کچھہ نہ کھایا پہلے مطلق کچھہ نہیں کھایا دوسرے دن بھی کچھہ نہین کھایا تیسرے دن اُسوقت تک کہ حنانیا نہ آیا کچھہ نہیں کھایا (ف) پولوس کا حال ایسا ہوگیا کہ جیسے مسیح دنیا کے گناہوں کے سبب تین دن قبر میں رہا یہہ شخص بھی اپنے گناہ کی سزا میں شرمندہ ہوکے تین دن دنیا سے اندھا رہا اور غم کے غار میں دھس گیا تاکہ مسیح کی موت سے مشابہت پیدا کرکے گناہ کی نسبت مرجاوے اور راستبازی میں جئے (ف) ان تین دن میں اُسے خوب معلوم ہوگیا کہ میں نے توریت کو صحیح طور سے نہیں پڑھا شریعت کا بھروسہ بے بنیاد بات ہے ساری باطل امید ٹوٹ گئی تب اُس کی محبت جس نے اُسے آگ سے نکالا دل میں چمکی۔ پہلے جسقدر دشمنی تھی اُس سے زیادہ پلٹ کر اب دوستی ہوگئی سب مسیح کے لوگوں کی مانند غریب اور شکستہ دل ہوگیا اندھلاپے سے یہہ عمدہ بینائی پیدا ہوئی (ف) بعض وقت مسیح کو وہ لوگ بھی پاجاتے ہیں جو نہیں ڈھونڈھتے مگر یہہ عام قاعدہ ہے جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے اور وہ جو نہیں ڈھونڈھتے اور پاجاتے ہیں یہہ بات نادیدنی انتظام الٰہی سے علاقہ رکھتی ہے ہمیں اُس سے کیا ہمارے لئے یہی انتظام ہے کہ جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے

(۱۰) اور دمشق میں حنانیا نام ایک شاگرد تھا اور اُسکو خداوند نے رویا میں کہا اے حنانیا وہ بولا اے خداوند حاضر ہوں ۱۰

(شاگرد تھا) یہہ حنانیا مسیحی آدمی تھا دیندار اور نیک نام شخص تھا مگر عالم فاضل نتھا تو بھی شریعت کے موافق دینداری کرتا تھا (اعمال ۲۲-۱۲) (ف) خدا نے اُس شخص کو پولوس کے لئے تجویز کیا کسی رسول کو نہیں تجویز کیا تاکہ پولوس اور بھی زیادہ بھول نہ جاوے کہ خدا نے میرے پاس خاص رسول اللہ کو بھیجا ہے میں بڑا آدمی ہوں خداوند اُسے پستی میں ڈالتا ہے کہ اُسکا پہلا غرور اور وہ سب مواد جو اہل علم میں پیدا ہوتا ہے اُس سے نکلجاوے اور وہ ایک لائق خدمتگار ہوجاوے

(۱۱) خداوند نے اُسکو کہا اُٹھہ اُس سڑک پر جو سیدھی کہلاتی ہی جا اور یہوداکے گھر میں سولوس نام ترسیسی کو ڈھونڈھہ کہ دیکھہ وہ دعا مانگتا ہی ۱۱

(سیدھی سڑک) یہہ سڑک دمشق میں تمام شہر کے اندر پورب سے پچھم کیطرف (۳ میل) لمبی اب تک موجود ہی (ف۱) شاید اُسوقت وہ سڑک ایسی نہو جیسی اب ہی اُسوقت صرف ایک راہ ہو اور وہاں خدانے اُسے بھیجا (ف۲) سیدھی سڑک پر جا خدا کی راہیں ہمیشہ سیدھی ہیں (ف۳) خدا تعالی ساری سڑکوں کو اور گلیوں کو اور گھروں کو اور جھونپڑوں کو اور چھپروں کو محلوں کو اور وہاں کے رہنے والوں کو اور اُنکے کاموں کو بلکہ اُن کے خیالوں کو بھی خوب جانتا ہی خاص ہدایتیں گھر اور پتہ اور نام تبلاکے بھی کرتا ہی (اعمال ۱۰-۶) اور ویسے ہی نکلتا ہی پس بیبل کا خدا سچا خدا ہی بیبل وہم اور خیال سے نہیں مگر اُس روح سے جو اللہ ہی لکھی گئی ہی (ترسیسی) شہر ترسیس کلکیا کا پائے تخت تھا دیس دریا کے کنارے پہ تہ اور علمی مدرسوں کے باب میں مشہور جگہہ تھی سولوس وہاں کا باشندہ ہی (اعمال ۲۱-۳۹) (دعا کرتا ہی) اب دھمکانے اور قتل کرنیکا دم نہیں مارتا مگر زندگی اور روشنی کا دم مارتا ہی اب وہ مسیح مصلوب کی تحقیر نہیں کرتا مگر اُس کی منت کرتا ہی جیسے خدا کی منت کیجاتی ہی اب اُس نے مجھے پہچانا پہلے جب وہ یہودی تھا اُسنے زبان سے دعا کی تھی مگر اب اُسکا دل دعا کرتا ہی (ف) جسوقت آدمی میں زندگی آتی ہی فوراً وہ دعا کرتا ہی کیونکہ روح کی زندگی کا سانس دعا ہی جیسے جسمانی زندگی کا سانس ہوا ہی پس زندہ عیسائی بغیر دعا کے جی نہیں سکتا جو کوئی بے دعا ہی وہ بے فضل ہی

(۱۲) اور رویا میں ایک مرد حنانیا نام کو اندر آتے اور اپنے اوپر ہاتھہ رکھتے دیکھا تا کہ پھر بینائی پاوے ۱۲

پس ای حنانیا تو جا پولوس نے تجھے رویا میں دیکھہ بھی لیا ہی تیرے لئے طیار ہی (ف) دیکھو یہاں سب کچھہ مسیح سے ہوا مسیح پولوس کو نظر آیا اور آپ کو اُسپر ظاہر کیا اور اُسے گناہ سے الزام بھی دیا اور اُسے اپنے پاس بُلایا پھر رویا میں پولوس کو تبلایا کہ حنانیا تیرے پاس آویگا۔ پھر حنانیا سے کہا کہ تو اُس کے پاس جا میں نے رویا میں پولوس پر تجھے ظاہر کر دیا ہی کہ یہہ شخص میرا بندہ ہی تیرے پاس آتا ہی پس پولوس کے لئے خداوند نے سب کچھہ کیا (رویا میں) یہہ مقام پر ایک رویا کا ذکر ہی شاید اسی رویا کا بیان (۲ قرنتی ۱۲-۲) میں پولوس نے کیا ہو کیونکہ چودہ برس کی قید اِس رویا پر اشارہ کرتی ہی مگر یہاں اعمال میں رویا کا مفصل ذکر نہیں ہی کہ کیا کیا دیکھا پر قرنتیوں کے خط میں اُسکا کچھہ زیادہ بیان ہی (ف) جب سب کچھہ مسیح کی طرف سے پولوس کے لئے ہوا تو اسلیئے وہ کہتا ہی (۱ قرنتی ۱۵-۱۰) پر جو کچھہ ہوں خدا کے فضل سے ہوں

۱۳ (۱۳) پر حنانیا نے جواب دیا کہ ای خداوند میں نے بہتوں سے اس مرد کی بابت سنا کہ اُسنے یروشلم میں تیرے مقدسوں کے ساتھہ کیسی بدی کی ہی

(ای خداوند) یعنے ای مسیح دیکھو اُس عہد کے لوگ مسیح کو خداوند کہتے تھے کیونکہ مالک ہی (ف) اسوقت حنانیا کے عذر کا بیان ہی یہہ عذر ملامت کے لایق نہیں ہی اِسمیں حنانیا نے اپنا شک اور خوف جو پولوس کی نسبت دل میں تھا بیان کیا ہی تو بھی جلنے کو اور حکم ماننے کو طیار ہی ایسا ہی عذر موسیٰ نے بھی کیا تھا (خروج ۳-۱۱) میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو نکالوں (یرمیا ۱-۶) ہائے خداوند یہواہ میں بول نہیں سکتا لڑکا ہوں - پس یہہ عذر نافرمانیکے نہیں ہیں پر معقول ہیں لیکن خداوند نے اُنہیں بھی دفع کیا (بہتوں سے اُسکی بابت سنا ہی) یعنے اِس شخص کی ایذا کا ذکر کلیسیا میں عام ہی نہ ایک دو اِسکا ذکر کرتے ہیں لیکن اُسکا ظلم جو نکہ عام ہی اِسلئے بہت لوگ اِسکا ذکر کرتے ہیں اور اِسلئے اسکی طرف سے میرے دل میں خوف ہی تو دفع کر (تیرے مقدسوں کے) عیسائی لوگ مسیح کے مقدس ہیں جو اُسکا نام لیتے ہیں وہ مقدس ہیں اُنہیں مسیح نے اپنے خون سے پاک کیا ہی پس وہ مقدس ہیں (ف) یہہ تو بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہم مقدس ہیں ناپاک تھے مسیح نے پاک کیا لیکن اگر ہمارے اندر ناپاکی بھری ہی جیسے شریروں میں تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح سے پاک کئے گئے ہیں اِس تقدس کو جو سچے عیسائیوں کو مسیح سے ملا ہی اپنے درمیان تلاش کرنا چاہئے (ف) توریت میں مقدس لوگ یہواہ کے مقدس کہلاتے ہیں مگر انجیل میں یسوع مسیح کے مقدس کہلاتے ہیں اِسلئے کہ یہواہ اور مسیح ایک شخص ہی وہ خدا ہی جسنے تقدس کیا کسی نبی کے مقدس نہیں ہو سکتے مگر امت پاک خدا کی ہی مسیح خدا ہی اِسلئے امت پاک اُس کی امت ہی (ف) مقدس کون لوگ ہیں وہ جو بپتسما میں خدا کو دئیے گئے اور پاکیزگی کے لئے بُلائے گئے پاک طور سے زندگی گذرانتے ہیں مسیح میں ہو کے مسیح سے تقدس پایا ہی

۱۴ (۱۴) اور یہاں اُسنے سردار کاہنوں سے اختیار پایا کہ سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے

اِس آیت سی ظاہر ہی کہ حنانیا کے دل میں سولوس کی طرف سے بہت خوف تھا کہ وہ مقدسوں کے ستانے کو نہ بطور خود آیا ہی مگر سردار کاہنوں سے اختیار بھی لایا ہی تب تو خوب ستا سکتا ہی اِسلئے اُس کے پاس جانے سے دل ڈرتا ہی اور تو ای خداوند اُسکے پاس بھیجتا ہی میں تو جاؤنگا مگر میرے دل میں خوف ہی (ف) یہہ ایسی بات ہی جیسے بچے باپ سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں

(۱۵) پر خداوند نے اُسکو کہا تو جا کیونکہ یہہ میرے لئے قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل ۱۵
کے آگے میرا نام ظاہر کرنیکا برگزیدہ وسیلہ ہی

(توجا) یعنے بلاعذر فرمان بجالا مت ڈر چلا جا اُسکی دشمنی کے دن تمام ہوگئے (برگزیدہ وسیلہ ہی) جس لفظ کا ترجمہ وسیلہ کیا گیا ہی اُسکے اصلی اور لفظی معنے برتن کے ہیں یعنے سولوس چنا ہوا برتن ہی (ف ۱) برتن آپ سے نہیں بنجاتا مگر بنایا جاتا ہی پس کوئی خادم دین پیدایش سے خادم نہیں ہی مگر بنایا جاتا ہی کوئی بڑا برتن بنایا جاتا ہی کوئی چھوٹا (ف ۲) پولوس اس لفظ برتن کو بہت کام میں لاتا ہی وہ اُسکا بھید خوب جانگیا تھا (رومی ۹-۲۱ سے ۲۳) عزت کے برتن اور بے عزتی کے برتن کا ذکر کیا ہی (۲ قرنتی ۴-۷) پر ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہی (۲ تمطاؤس ۲-۲۰ سے ۲۲) یعنے بڑے گھر میں نہ صرف سونے اور روپے کے برتن ہیں مگر لکڑی اور مٹی کے بھی ہیں (ف ۳) برتن ظرف ہی اُسمیں کوئی چیز بھر سکتے ہیں اور اُسمیں کچھہ گنجایش یا سمائی ہی خداوند اِسوقت پولوس کو برتن بتلاتا ہی اور برگزیدہ برتن کہتا ہی اسلئے کہ اُس میں مسیح کے نام کی گنجایش ہی کہ مسیح کا نام اُسمیں سماوے یعنے پولوس مسیح کو اپنے من میں جگہ دیویگا اور لوگوں پر ظاہر کریگا جب تک خداوند میرے دل میں سکونت نہ فرماوے میں کیونکر اُسکا نام ظاہر کرسکتا ہوں کیسے دکھلاؤں اُسے تو دکھلا سکتا ہوں جو مجھہ میں ہی اور جو مجھہ میں نہیں ہی میں اُسے کیونکر دکھلا سکتا ہوں (ف ۴) اگرچہ انسان کمزور ہی تو بھی الہی خزانہ کا مسکن ہوجاتا ہی جب اُسے یہہ خزانہ دیا جاوے تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت خدا سے ہی (ف ۵) کیا سبب ہی کہ باوجود بہت سی کوشش کے بھی بہت لوگ بے عمل ہیں اِسلئے کہ اُنہیں برتن کی بہت فکر ہی نہ اُسکی جو اُس میں ہی پس زیادہ فکر اُسکی چاہئے کہ مسیح ہم میں ہو نہ آنکہ ہم اپنی زیادہ فکر کریں کہ ہم پہلے درست ہوں تب ہم سے روشنی نکلیگی وہ ہم میں آوے تب ہم کچھہ ہیں پہلے برتن میں کچھہ ڈالو تب کچھہ نکال سکوگے خالی برتن سے کیا نکالوگے ہاں جو کچھہ اُسمیں بھرا ہی وہی باہر آتا ہی پہلے ہم خدا سے کچھہ پاتے ہیں پھر لوگوں کو دیتے ہیں اور ہماری کمتی نہیں ہوتی جہانتک برتن ہاتھہ آویں ہم بھرے چلے جاتے ہیں جیسے تیل بیوہ کے برتنوں میں بھر آگیا تھا (۲ سلاطین ۴-۴ سے ۶) خادم دین الہی خزانہ جو اُس میں ہی جب تقسیم کرتا ہی توجسقدر بانٹتا ہی اُسیقدر دولت میں زیادہ ہوتا ہی (قوموں) کا لفظ جمع کا لفظ ہی خداوند پیشگوئی کرتا ہی کہ پولوس کے وسیلہ سے دنیا کی بہت قوموں کے درمیان میرا نام ظاہر ہوگا (گلاتی ۲-۷ و ۸) بلکہ برخلاف اُس کے جب اُنہوں نے دیکھا کہ نامختونوں کے واسطے میں خوشخبری کا امانتدار ہوا جیسا مختونوں کے لئے پطرس تھا (۸) کیونکہ جسنے مختونوں کی رسالت کے لئے پطرس میں اثر کیا

اُسنے غیر قوموں کے لئے مجھہ میں بھی تاثیر کی (ف) دیکھو پولوس رسول اللہ ہی سب قوموں کے لئے خدا کے بیٹے نے اُسے رسول مقرر کیا (اور بادشاہوں) یہہ خبر جب پوری ہوئی تھی جبکہ پولوس نے بادشاہ ہیرودیس اور بادشاہ اگرپا اور شہنشاہ نیرو کے سامہنے مسیح کا نام ظاہر کیا تھا جسکا ذکر آئندہ کو آتا ہی (بنی اسرائیل) پولوس بنی اسرائیل پر بھی مسیح کا نام ظاہر کریگا پس یہہ شخص پولوس مسیح کا نام ظاہر کرنیکا چُنا ہوا وسیلہ ہی اور اُسکے وسیلہ سے غیر قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر بھی مسیح کا نام ظاہر کیا جائیگا (ف۱) ہمیشہ بنی اسرائیل کو پہلے منادی کی گئی ہی اُس کے بعد غیر قوموں کو مگر یہاں پیچھے بنی اسرائیل کا ذکر آیا ہی شاید اسلئے کہ پولوس کا بڑا کام غیر قوموں میں تھا اگرچہ اُسنے بھی بنی اسرائیل سے شروع کیا اسلئے قوموں کا ذکر مقدم ہوا (ف۲) یہہ پیشگوئی تخمیناً دس برس بعد پوری ہوئی تھی (ف۳) خداوند پولوس کو ایک ندی یا نالہ بنانا چاہتا ہی جسکے وسیلہ سے آب حیات قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل کی طرف جاری ہووے پس کلیسیا میں عہدوں کی بڑی ضرورت ہی اور خداوند اپنے لئے لوگوں کو جمع کرلیتا ہی گرگ گوسفند ہوجاتے ہیں اور دشمنی کا عصا ٹوٹ کر بھیڑ چرانے کی لاٹھی ہوجاتی ہی مٹی کے آدمی میں روح آجاتی ہی تب قوت خدا کی ہی اور انتظام بھی اُسکا ہی اُسی کی طرف تاکنا چاہئے

(۱۶) کہ میں اُسے دیکھاؤنگا کہ میرے نام کے لئے اُسکو کیسا دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی ۱۶

(میرے نام کے لئے) جس کی مخالفت کرتا رہا اور جسکی تحقیر کی اُسے مٹانا چاہتا تھا اب اُسکی قدر منزلت اُسپر ظاہر ہوئی اب وہ خوشی سے اُس نام کے لئے دُکھہ اُٹھاویگا (ف) مسیح کا نام جسکی دنیا تحقیر کرتی ہی دُکھہ اُٹھاکے بھی تھام رکھنے کے لائق ہی کیونکہ انسان کی ابدی زندگی اُسپر موقوف ہی پر جب تک وہ نام اُنپر ظاہر نہیں ہوتا تب تک اُس کی قدر نہیں کرتے (دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی) خود مسیح کو دُکھہ اُٹھانا ضرور تھا اور مسیحیوں کو بھی دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی (ف۱) جس چیز کی بڑی ضرورت ہی ہم اُس سے کیوں کڑکڑایا کرتے ہیں مگر اِس لئے کہ اُسکی ضرورت سے ناواقف ہیں (ف۲) دین عیسائی اُسی آدمی پر ظاہر ہوا ہی جو یہہ بات خوب جان گیا ہی کہ مسیح کے نام پر دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی جو کوئی اِس سے ناواقف ہی یا اُسکو ایک ادنی سی تعلیم سمجھا ہی اب تک دین عیسائی کی خوبی سے ناواقف ہی (ف۳) پہلے سولوس نے مسیح کے نام پر اوروں کو دُکھہ دیا اب وہ دُکھہ جو اوروں کو دیا آپ اُٹھاویگا (ف۴) مسیح فرماتا ہی کہ میں اُسے دکھاؤنگا کہ میرے نام کے سبب اُسے کیسا دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی یعنے یہہ ضرورت اُسپر ظاہر کرونگا اور یہہ ضرورت جب مسیح نے اُسپر ظاہر کی تو دیکھو پولوس کیا بولنے لگا اور کیسے دُکھہ بھی اُٹھائے (اعمال ۲۰-۲۳) روح القدس ہر شہر میں یوں

کہتی ہے گواہی دیتی ہے کہ قید اور مصیبت تیرے لئے طیار ہیں (اعمال ۲۱-۱۳) میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی طیار ہوں (رومی ۵-۳) ہم مصیبتوں میں بھی فخر کرتے ہیں (۲ قرنتی ۱-۵) جس طرح مسیح کے دُکھ ہم پر بڑھتے جاتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلی بھی مسیح کے سبب بڑھتی جاتی ہے (گلاتی ۶-۱۷) میں اپنے بدن پر خداوند یسوع کے داغ لئے پھرتا ہوں (ف) اِسوقت سب مخالف دیکھ لیں کہ پولوس کسی دنیاوی نفع کے لئے عیسائی نہیں ہوگیا مگر دنیاوی دُکھ اُسکے آگے رکھے جاتے ہیں اور دُکھ اُٹھانے کو وہ طیار ہے پس دین عیسائی کوئی دنیاوی لالچ نہیں دیتا ہے بلکہ دنیا کو چھڑا کے آدمی کو دُکھوں میں ڈالتا ہے تو بھی ہم خوشی سے اُٹھاتے ہیں ہاں ایک ہی لالچ ہے جسکا کرنا سب پر فرض ہے کہ حیات ابدی ہمارے لئے ہے (ف) دیکھو اِسوقت حنانیا سے خداوند ایسی باتیں کرتا ہے جیسے دوست سے تو بھی حنانیا بندہ ہے اور وہ خدا ہے

۱۷ (۱۷) تب حنانیا گیا اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ اُسپر رکھکر کہنے لگا ای بھائی ساؤل خداوند یعنے یسوع نے جو تجھپر اُس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہے تاکہ تو پھر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جائے

(حنانیا گیا) ایمان اور اطاعت سے گیا مسیح سے باتیں کرکے دل میں بہت تسلی آئی خوف جاتا رہا بڑی امید پیدا ہوئی اور بڑی خوشی سے گیا (ہاتھ رکھے) وہی برکت کے ہاتھ رکھے اگرچہ بظاہر حنانیا کے ہاتھ تھے پر حقیقت میں مسیح کے ہاتھ تھے جس نے اُسے بھیجا تھا (ای بھائی ساؤل) دیکھو حنانیا اب اُسے بھائی کہتا ہے موذی ساؤل نہیں کہتا کیونکہ دل اُس کی طرف سے صاف ہے بھائی کہتا ہے نہ اِسلئے کہ یہودی ہے اور اپنی ذات برادری ہے مگر اِسلئے بھائی کہتا ہے کہ اب ساؤل یسوع مسیح میں بھائی ہوگیا سب عیسائی مسیح یسوع میں ہو کے بھائی اور بہن ہیں (خداوند یسوع نے مجھے بھیجا ہے) اُسنے جو جی اُٹھا جسکا اختیار تمام زمین آسمان میں ہے تیرے پاس اُسنے مجھے بھیجا ہے (ف) یہہ بات سُنکے پولوس کے دل میں کتنا آرام آیا ہوگا اور اُسکی باتیں سُننے پر کیسا دل طیار ہوا ہوگا اور وہ بات ضرور اُسے یاد آئی ہوگی کہ مسیح نے جب وہ راہ میں ملا تو مجھے کہا تھا کہ شہر میں جا وہاں تجھ سے کہا جائیگا جو تجھے کرنا لازم ہے اب کہا جاتا ہے اور حنانیا نے بھی جتایا کہ اُسی خداوند نے بھیجا ہے جو تجھے راہ میں ملا تھا تاکہ (تو پھر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جائے) مسیح خداوند نے اُسے نہیں بتلایا تھا کہ تجھے کیا کیا انعام ملیگا اب حنانیا بتلاتا ہے کیونکہ اب اِن چیزوں کے ملنے کا وقت آگیا پر پہلے سے بتلانا مسیح نے مناسب نہ جانا تاکہ اُس کے دل کا زور نہ ایسی بخششوں پر مگر توبہ اور غم

اور عمر گذشتہ پر افسوس اور ایذا دینے پر ندامت میں رہے پر اب وقت بتلانے کا آیا تو بھی حنانیا نے سب کچھ نہیں
بتلایا کہ تو ایک بڑا رسول ہونیوالا بھی ہی اگرچہ مسیح نے حنانیا کو بتلا دیا تھا شاید مسیح نے اُس کی زبان کو اِس ذکر سے روکا
کیونکہ وہ اپنے بندوں پر درجہ بدرجہ انعام ظاہر کرتا ہی (ف) دیکھو یہاں روح القدس ایک عیسائی کے وسیلہ سے
ملگیا حنانیا حواری نہ تھا اور کوئی بڑا عہدہ بھی اُسکا نہ تھا پس یہہ کہنا کہ صرف حواریونکے ہاتھ رکھنے سے روح القدس
ملتا تھا اور کسی میں یہہ برکت نہ تھی یہہ درست بات نہیں ہی روح القدس دینیوالا خدا ہی نہ حواری اور نہ حنانیا پس اگر اب
بھی خدا چاہے تو اُن عیسائیوں کے وسیلہ سے روح دیسکتا ہی جو کلیسیا میں ادنی درجہ کے لوگ ہیں پر یہہ خدا کی
مرضی پر موقوف ہی (ف۲) اکثر روح القدس بعد بپتسما کے آتی ہی مگر کرنیلیوس کو بپتسما سے پہلے روح القدس ملی تھی اور
بعد بھی آئی (اعمال ۱۰-۴۴ سے ۴۸) (ف۳) فیلبوس اگرچہ ایک عہدہ تو رکھتا تھا کہ ڈیکن تھا تو بھی سامریوں پر اُسکے
وسیلہ سے روح نہیں آئی (اعمال ۸-۱۴) اور پولوس کے وسیلہ سے بھی روح نہیں ملی جب تک وہ خادم دین مقرر نہوا
پس ہمیں مناسب ہی کہ ہم کلیسیا کے انتظام کے تابع رہیں اور خدا اپنی مرضی کے موافق جیسا مناسب جانتا آپ کرتا ہی

(۱۸) اور وہیں مثل چھلکوں کے کچھ اُس کی آنکھوں سے گر پڑا اور وہ فی الفور بینا ہوا ۱۸
اور اُٹھہ کے بپتسما لیا

(مثل چھلکوں کے) یعنے کوئی چیز جو دیکھنے میں ایسی تھی جیسے مچھلی کا چھلکا ہوتا ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے اعمال
۲-۳) میں مثل آگ کے لکھا ہی نہ آگ مشبہ اور مشبہ بہ میں ہمیشہ فرق ہوتا ہی پس اُسکی آنکھوں سے کوئی چیز گر پڑی
جسکو بیان نہیں کرسکتے کہ کیا تھی پر مثل چھلکوں کے تھی نہ چھلکے تھے (ف) یہہ بات معجزہ کی ہی نہ عادت کی کیونکہ
ایسا چھلکا نہ تو فوراً آنکھ پر آسکتا ہی اور نہ ایسا جلدی گرسکتا ہی پر کچھہ قدرت کا بھید تھا لوقا خود طبیب تھا وہ
بیماریوں سے واقف تھا وہ بھی اِسبات کو بطور معجزانہ ذکر کرتا ہی نہ بطور عادی بیماریوں کے (اُٹھہ کے بپتسما لیا) اُسی
حنانیا سے تاکہ مسیح کی جماعت میں شامل ہونیکا نشان پاوے اور گناہوں کو دھو ڈالے (اعمال ۲۲-۱۶) (ف) بپتسما
کی ضرورت یہاں سے دیکھو کہ حنانیا نے بپتسما دینا ضرور سمجھا اور جس پر فضل ہوا اُسنے فوراً بپتسما لیا پس وے لوگ جو بپتسما
کی ضرورت نہیں جانتے اور کلام کے خلاف بولتے ہیں اُنہوں نے اب تک فضل کا مُنہہ نہیں دیکھا دنیاوی عقل سے
دین عیسائی کو اچھا جانا ہی دل آزاد نہیں ہوئے دنیا میں رہنا اور مسیح سے بھی میل رکھنا چاہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ
بپتسما پانے سے ہم اپنی قوم سے کٹ جائینگے اِسلئے مکاری کا عذر کرکے کہتے ہیں کہ بپتسما کی کیا حاجت ہی دیکھو جس نے

خداوند کو دیکھا اور اُس سے باتیں بھی کیں اور جب ایسی بڑی قدرت بھی ظاہر ہوئی وہ بھی فوراً بپتسما پاتا ہے پر جنہوں نے ابتک کچھہ نہیں دیکھا وہ بپتسما کے منکر ہیں

(۱۹) اور کچھہ کھا کے طاقت پائی اور سولوس کئی دن دمشق میں شاگردوں کے ساتھہ رہا ۱۹

(کھا کے) طاقت پائی کیونکہ تین دن کے روزے سے اور دل کے دکھہ سے کمزور ہوگیا تھا (شاگردوں کے ساتھہ رہا) جلدی کر کے ربیوں کے پاس مباحثہ کرنے کو نہیں گیا (کئی دن رہا) بھائیوں کی صحبت میں کیونکہ وہ جو دشمن تھے اب دوست ہوگئے اور اُن کی طرف دلی پیار بہت جوش زن ہوا معلوم ہوگیا کہ یہہ خدا کے لوگ ہیں اُنکی رفاقت چاہئے یا شاید عیسائی زندگی کے اطوار سیکھنے کو وہاں رہا اور دعا اور فکر میں وقت کاٹا اور وہ زیادہ تر مشتاق تھا اسکا کہ اُسے مسیح خود دکھلاوے تب مسیح نے اُسے خود دکھلایا روح القدس کے وسیلہ سے اور ظاہر ہے کہ اُسکی ترقی معرفت الٰہی میں کسقدر ہوئی پس دیکھو کہ ایماندار عیسائی تھوڑے دنوں میں بہت سی ترقی کر سکتا ہے اگر وہ فضل کی اطاعت کرے یہہ لوگ جو بہت سی برسوں سے کلیسیا میں بیٹھے ہیں اور دین کے معاملہ میں بہت ہی ناواقف ہیں اور کچھہ ترقی مسیح میں نہیں کرتے ہیں یہہ فضل کی اطاعت نہیں کرتے ہیں یہہ نہیں ٹٹولتے نہیں مانگتے نہیں سوچتے نہیں ڈھونڈھتے خدا سے اُن کے دل چمٹے ہوئے نہیں ہیں بیٹھے ہوئے حقے پیا کرتے ہیں اور ٹل مارا کرتے ہیں اور پیٹ کا بہت فکر رکھتے ہیں عادتاً گرجا میں آ بیٹھتے ہیں اگر یہہ بھی فضل کی اطاعت کرتے تو نور سے بھر جاتے اور دوسروں کو روشنی پہونچانیکا سوتا ہو جاتے

(۲۰) اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے ۲۰

اب وہ اُس آسمانی رویا کا نافرمانبردار نہوا (فوراً) بہت جلدی منادی شروع کی یعنے کئی دن کے بعد (ف۱) نئے مریدوں کو نہیں چاہئے کہ جلدی منادی کرنا شروع کریں چاہئے کہ پہلے سیکھیں جب کچھہ لیاقت پیدا ہو جاوے تب علانیہ مُنہہ کھولیں مگر پولوس نے جو منادی جلدی شروع کی اُسکا سبب یہہ ہے کہ خداوند نے اُسے سکھلایا وہ معجزہ کے طور پر عیسائی ہوا نہ صرف انتظام کلیسیا کے طور پر اُسکے سوا وہ توریت کا عالم آدمی تھا جسقدر اُس میں غلطی فہم کی تھی وہ مسیح نے درست کر دی اب وہ خدمت کے لئے طیار ہے ایسے لوگ اب بھی کلیسیا میں کہیں کہیں پائے جاتے ہیں جو فوراً منادی شروع کرتے ہیں کیونکہ خدا کی روح پاتے ہیں تب بولتے ہیں (ف۲) پہلے شیطان کی خدمت اُسنے کی کہ کلیسیا کو ستایا اب کہ غلطی ظاہر ہوئی توبہ اور ایمان کے بعد مسیح کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور گوشت و خون سے صلاح

نہیں لی (ف) بعض عیسائی بعد بپتسما کے ایک بڑا دریا بنجاتے ہیں جہان کے سیراب کرنے کو اور بعض مدت بعد بنتے ہیں بعض ہمیشہ مثل ایک چھوٹے چشمہ کے رہتے ہیں یہہ مختلف بخششیں ہیں (ف) پولوس نے تین دن میں اتنی ترقی کی کہ دوسرے لوگ تین برس میں بھی نہیں کرتے (عبادت خانوں میں) یوسیفس کہتا ہی کہ نیرو شہنشاہ کے عہد میں درمیان دمشق کے دس ہزار یہودی تھے اور اُن کے عبادت خانے بھی بہت تھے پس پولوس نے شروع منادی کا اُنکے عبادت خانوں سے کیا (ف) پہلے وہ مسیح کی مانند یہودیوں کی طرف گیا اور اُس کے بعد غیر قوم کی طرف (ف) زندگی کا پہلا نشان جو اُس میں ظاہر ہوا وہ دعا تھی (آیت ۱۱) کہ دعا کی روح اُسمیں آگئی اور دوسرا نشان یہہ ہوا کہ مسیح کے لئے غیر تندی کے ساتھ اُسنے مُنہہ کھولا (ف) پہلا بیان اُسکا یہہ ہوا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی اُسکا یہودی انکار کرتے تھے اور وہ بھی ایسی بات بولنا بُرا جانتا تھا مگر اب کہ خدانے یہہ بھید اُسپر ظاہر کیا تو وہ ایک عمدہ بات کو پاکے ظاہر کرتا ہی کیونکہ زندگی اسی عقیدہ میں ہی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی (ف) اِس پاک اور سچے عقیدہ کا ذکر کرنا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی دنیا میں بڑے دُکھہ کا سبب ہی دنیا اِس بات سے بڑی عداوت رکھتی ہی پر جس پر خدا نے اِس بھید کو کھولدیا وہ خوشی سے سُنانا چاہتا ہی اِسلئے کہ نئے جنم کا نتیجہ صلیب ہی

۲۱ (۲۱) اور سب سننیوالے دنگ ہوئے اور بولے کیا یہہ وہ نہیں ہی جو یروشلم میں اس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں اِسلئے آیا کہ اُنکو باندھکے سردار کاہنوں کے پاس لیجاوے

یہہ بات سب لوگ کہتے تھے تعجب سے یعنے یہودی بھی کہتے تھے اور عیسائی بھی کہتے تھے کہ یہہ کیا ہوا (ف) یہودیوں میں ایک مثل مشہور ہوئی تھی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہی دیکھو (اسموئیل ۱۰-۱۱ و ۱۲) اِسوقت ٹھیک یہہ مضمون اِس ساؤل کی نسبت کہا جاتا ہی وہ پہلا ساؤل بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا یہہ دوسرا ساؤل آخری رسول ہی پہلا ساؤل داؤد کا موذی تھا دوسرا ساؤل ابن داؤد کا موذی تھا اور دونو بنیامین کے فرقہ سے تھے تو بھی ایک نبیوں میں ایک نبی ہوا اور دوسرا رسولوں میں ایک رسول ہاں اتنا فرق ہی کہ ایک نے فضل کو رد کیا اور بُری روح کو پسند کیا (اسموئیل ۱۶-۱۴) دوسرا رویا کا نافرمانبردار نہوا فضل کی اطاعت کی (اعمال ۲۶-۱۹) خدا کا فضل اگرچہ زورآور ہی تو بھی سرکشی سے روکا جاسکتا ہی اگر ساؤل بادشاہ چاہتا تو وہ بھی پولوس کی مانند ہوجاتا اور اگر پولوس چاہتا تو ساؤل کی مانند ہوسکتا تھا کیونکہ فضل الہٰی آدمی کو مجبور نہیں کردیتا ہی (ف) اکثر رسولوں نے اِس لفظ کی بہت منادی نہیں کی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی ہاں خدا کا بیٹا کہا اور الوہیت دکھلائی مگر بہت زور نہیں دیا مگر پولوس نے اِس بات پر بہت زور دیا نہ عقل

سے لیکن الہام سے (ف) راقم کا خیال یہہ ہے کہ اِس منادی پر زور بہت چاہیے کہ مسیح ضرور خدا کا بیٹا ہے زندگی اسی منادی میں ہے خدا سے میل اسی سے پیدا ہوتا ہے مگر یہہ منادی زور کے ساتھہ وہی کرتا ہے جسے خدا نے سکھلایا اور بعض مفسروں کا یہہ کہنا کہ دوسرے رسولوں نے اسپر زور نہیں دیا یہہ بات اِسلئے ہے کہ یہہ بھید نہ انسانی زور سے سکھلایا جاتا ہے مگر روح سے اُسکی معرفت بخشی جاتی ہے تو بھی رسولوں نے اِسکی بابت بہت کچھہ کہا ہے

(۲۲) لیکن سولوس اور بھی مضبوط ہوا اور دلیلوں سے ثابت کر کے کہ مسیح یہی ہے یہودیوں کو جو دمشق میں رہتے تھے گھبرا دیا ۲۲

یہودی سمجھے تھے کہ استیفان کی موت کے بعد عیسائیوں سے مباحثہ تمام ہوا ہے مگر اب ایک اور خدا کا سپاہی استیفان سے زیادہ زور آور ظاہر ہوا جس نے دلیلیں دیکے گھبرا دیا (ثابت) یہہ معماروں کی اصطلاح کا ایک لفظ ہے جب وے ایک چیز کو دوسری چیز کے برابر کر کے ملاتے ہیں اِسطرح پولوس نے کیا کہ توریت کے مقامات نکالکر مسیح کے واقعات سے ملائے اور دکھلایا کہ یہہ وہی موعود مسیح ہے (ف) اِس مقام پر کچھہ ابہام ہے جو بعد تھوڑا سا فکر کرنے کے ظاہر ہو جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ پولوس دمشق میں عیسائی ہو کے منادی کرنے لگا اور جب یہودی اُسکے قتل کے درپے ہوئے تو وہ وہاں سے نکلا اور یروشلم کو گیا دیکھو (آیت ۲۶) مگر حقیقت میں یوں نہیں ہے بلکہ وہ عیسائی ہونے کے بعد چند روز بھائیوں کے ساتھہ رہا (آیت ۱۹) پھر عرب کی طرف چلا گیا پھر دمشق میں آیا اور اب دمشق سے تکلیف پا کے نکلا اور یروشلم میں گیا دیکھو (گلاتی ۱-۱۷ و ۱۸) نہ یروشلم میں اُن کے پاس جو مجھہ سے پہلے رسول تھے گیا بلکہ عرب کو گیا اور وہاں سے دمشق کو پھرا تب تین برس بعد پطرس سے ملاقات کرنیکو یروشلم میں گیا اور اُس کے ساتھہ پندرہ دن رہا یہاں نہیں لکھا کہ پولوس نے دمشق کو نہیں چھوڑا جب تک یروشلم کو نہ گیا بلکہ (آیت ۱۹) کا یہہ لفظ کہ کئی دن بھائیوں کے ساتھہ رہا ظاہر کرتا ہے کہ پھر کہیں چلا گیا اور گلاتیونکی آیت مذکورہ ظاہر کرتی ہے کہ عرب کو چلا گیا تھا اور پھر دمشق میں آ گیا تھا تب معلوم ہو گیا کہ لوقا نے عرب کے جانے کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور دمشق کی منادی کا ذکر کرنا شروع کیا جو اُسنے وہاں سے آ کے کی تھی اور یہہ تو لوقا کی عادت ہے کہ کبھی کبھی درمیان کے ذکر کو چھوڑ بھی دیا کرتا ہے چنانچہ اسی لوقا نے مسیح کے حق میں لکھا کہ وہ یروشلم سے ناصرہ کو گیا مگر مصر کا جانا بالکل چھوڑ دیا پس وہ درمیان کے تذکروں کو کبھی کبھی حذف بھی کر دیتا ہے (ف) پس ترتیب بیان کی یوں ہے کہ وہ عیسائی ہوا اور چند روز بھائیوں کے ساتھہ رہا اور فوراً عبادت خانوں میں منادی بھی کرنے لگا پھر اسی اثنا

میں عرب کو چلا گیا اُسکے بعد پھر دمشق میں آیا اور اب ستایا گیا اور مصیبت سے نکلا اور یروشلم کی طرف آیا (ف) کیا
سبب ہے کہ وہ عرب کو گیا جو اب وہ بیابان کا ملک ہے شاید اُسے خدا نے اُبھارا کہ اُس طرف جنگل میں جاوے اور
وہاں دعا کرے اور خلوت میں ہوکر خدا سے باتیں کرے اور دل کی طیاری خدمت الٰہی کے لئے ہو جاوے جنگل
اور بیابان اچھا اسکول ہے اُن لوگوں کے لئے جو الٰہی خدمت کے لئے طیار ہوا چاہتے ہیں جنگل ہی میں جا کے موسیٰ
اور الیاس اور یوحنا اور مسیح نے بھی طیاری کی (خروج ۳-۴ و ۱ سلاطین ۱۹- ۸ و ۱۳ لوقا ۱- ۸۰ و ۳-۲) کو دیکھو
(ف) نو مریدوں کو چاہئے کہ بعد بپتسمہ کے کچھ عرصہ تک اگر ہوسکے تو دنیا سے الگ ہوکر دعاؤں کے وسیلہ سے
خدا کے ساتھ باتیں کریں تاکہ روحانی قوت حاصل ہو اُس کے بعد لوگوں میں آویں اور ہمیشہ اپنے بپتسما کے
اقراروں پر ثابت قدم رہکر روحانیات میں ترقی کرتے رہیں (ف) پولوس کا پہلا سفر یہی تھا کہ وہ عرب کو گیا
پچھلی زندگی تمام ہوئی نئی زندگی مسیح میں پا کے جو سفر کرتا ہے وہ اُسکا پہلا سفر ہے عجیب شان خدا کی ہے کہ تھوڑا عرصہ
گذرا کہ یروشلم سے دمشق میں آیا اور ایک خونخوار شریعت کا آدمی تھا اب زندگی الٰہی نے اُس میں تاثیر کی مخلوق کا
بھروسہ نکل گیا فریسی سے رسول ہو گیا موذی تھا مگر ایماندار و نکا نمونہ بنگیا پہلے غیر تمند تھا اب ہمدرد ہوگیا گرگ سے
بھیڑ ہوگیا پہلے اعمال پر بھروسہ رکھتا تھا اب ایمان کا بھروسہ دل میں آگیا پہلے دشمنوں پر دُکھ ڈالتا تھا اب
آپ دُکھ اُٹھانے کو طیار ہے پہلے علما کی مجالس میں دینی بحث اور بات چیت کرنا مفید جانتا تھا اب خلوت میں جنگل
کیطرف خدا سے باتیں کرکے سیکھنے کو جاتا ہے

(۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُسکے قتل کی صلاح کی (۲۴) پر اُن کا منصوبہ
پولوس کو معلوم ہوا اور وے رات دن دروازوں کی حفاظت کرتے تھے تاکہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) ۲۵
تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکے اور ٹوکری میں بیٹھا کر دیوار پر سے اُتار دیا

(بہت دن گذرے) یعنے تین برس گذر گئے (گلاتی ۱- ۱۸) اِس عرصہ میں عرب کا سفر بھی کر آیا اور دمشق
میں منادی کرکے بھی یہودیوں کو لاجواب کر دیا اور وہ دشمن ہوگئے (قتل کی صلاح کی) اب اُس پیشگوئی کا شروع
ہونے لگا جو مسیح نے اُسکے حق میں کی تھی (آیت ۱۶) قتل کی صلاح کی خونریزی کرنا شیطانی کام ہے جنکے دلوں میں
شیطان بستا ہے وہ دینداروں کے قتل کی صلاح کرتے ہیں پس ایسی صلاح نشان ہے شیطان کے شاگرد ہونے کا جیسے
نئی پیدایش نشان ہے ایسے دکھوں کے آنے کا (ف) یہہ صلاح نہ صرف شہر کے یہودیوں کی تھی مگر اِس میں حاکم

اور سپاہی بھی شریک یہودیوں کے تھے اسکا مفصل بیان (۲ قرنتی ۱۱-۳۲ و ۳۳) میں ہے کہ دمشق میں اُس حاکم نے جو بادشاہ ارتیس کی طرف سے تھا اِس ارادہ سے کہ مجھے پکڑلے دمشقیوں کے شہر پر چوکی بٹھلائی اور میں کھڑکی کی راہ سے ٹوکری میں دیوار پر سے لٹکا دیا گیا اور اُس کے ہاتھوں سے بچ نکلا (ف) ٹوکرا یہہ وہی لفظ ہے (مرقس ۸-۸) میں ہے پولوس ٹوکری میں بیٹھکر نکلنا ناچیز نہیں جانتا پس جہاں بچنے کے وسیلے موجود میں وہاں معجزات کی انتظاری کرنا ضرور نہیں ہے (اُتارا گیا) جیسے جاسوس شہر یریحا میں نکالے گئے تھے (یشوعہ ۲-۱۵) اور داؤد بھی میکال سے نکالا گیا تھا (۱ سموئیل ۱۹-۱۲) (ف) بھاگنا مصیبت کے وقت جایز ہے گناہ نہیں ہے ہاں کسیکا نقصان کرکے بھاگنا یا خون کرکے یا چوری کرکے بھاگنا مناسب نہیں ہے مگر جب راستی کے سبب ناحق مارا چاہتے ہیں تو جان بچانے کو کہیں چلے جانا تا کہ شریروں کا غصہ فرو ہو جاوے مناسب ہے ہاں پھر وہاں آوینگے اور منادی بھی کرینگے (ف) دیکھو دمشق میں شاگرد بھی بہت تھے جنہوں نے جمع ہو کر پولوس کو لٹکایا اور اُس کی جان بچانیکا وسیلہ ہوئے بھائیوں کو چاہئیے کہ اپنے بھائیوں کی مصیبت کیوقت مدد مناسب کریں یہہ خدمت اُن بھائیوں سے خدا کے لئے ہوئی (ف) دنیا واعظ کو مارنا چاہتی ہے پر خدا اُسکا نگہبان ہے وہ چوکی پہرہ دروازوں پر دیتے ہیں کہ اُسے پکڑلیں مگر خدا نے اُسکے لئے دیوار پر سے راہ نکالی کہ وہ باہر نکل جاوے اور اُن کے ہاتھہ نہ آوے خدا کی نگہبانی کافی ہے اور آدمیوں کے بندوبست سب باطل ہیں دیکھو آدمیوں کے ہتھیار کیا تھے جسمانی طاقت اور دلی شرارت اور حکومت کی قدرت مگر پولوس کے ہتھیار کیا تھے خدا پر بھروسہ اور الٰہی حفاظت پھر کونسے ہتھیار زیادہ مفید ہیں بیشک روحانی پاک ہتھیار

(۲۶) اور سولوس نے یروشلم میں پہونچکے کوشش کی کہ شاگردوں میں ملجائے اور سب اُس سے ڈرے کیونکہ یقین نہ لائے کہ وہ شاگرد ہے ۲۶

(یروشلم میں پہونچا) اب یروشلم میں آیا شروع میں نہیں آیا بلکہ عرب کو گیا اور دمشق میں رہا اب تین برس بعد یروشلم میں آیا (گلاتی ۱-۱۸) اور یہاں بھی ایک خاص مطلب کے لئے آیا یعنے صرف پطرس سے ملاقات کرنے کو نہ اُس سے تعلیم کو یہہ دکھلانے کہ میں خدا سے بلایا گیا ہوں غیر قوم کے لئے خدا میرا معلم ہے ہاں میں تمہارا بھائی ہوں اور مسیح کے دکھوں میں میں تمہارا شریک ہوں (سب ڈرے) دشمن جانکے کیونکہ اُنہوں نے اُس کی عیسایت کا یقین نہ کیا ایسا حال اُسوقت میں نہ تھا جیسا اب ہے کہ ایک دوسرے کی حالت کی خبر بآسانی پاسکتے ہیں اگرچہ اِس شخص کی نسبت یروشلم کے بعض عیسائیوں نے کچھہ سنا ہوگا مگر پورا یقین نہیں ہوا اِسلئے کہ اُنہیں دُکھہ دیتا ہوا

وہاں سے نکلا تھا اور پھر عرب کو چلا گیا اب تین برس بعد یہاں آیا ہے (ف) یہاں سے سیکھو کہ جلدی ہر کسی کو قبول کرنا نہ چاہئے کیونکہ بہت سے گرگ ہیں جو فروتنی کے لباس میں آکے پھاڑنا چاہتے ہیں جو کوئی آکے کہتا ہے کہ میں عیسائی ہوں جب تک کہ ہم اُسکی بابت کسیقدر اطمینان حاصل نہ کریں گھر میں قبول نہیں کرسکتے لکھا ہے کہ ہر روح کو قبول نہ کرنا بلکہ روحوں کو آزمانا چاہئے جب تسلی ہوجاوے کہ آدمی بھلا ہے عیسائی ہے تب قبول کرسکتے ہیں آجکل ہندوستان میں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کہیں سے کوئی آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں عیسائی ہوں اگر اُسے فوراً گھر میں قبول کرتے ہیں تو کبھی کبھی بڑا دھوکھا کھاتے ہیں اِسلئے مناسب ہے کہ ایسے اجنبی شخصوں کو گھر سے باہر رکھیں اور اُن کی خدمت برادرانہ ضرور کریں جب اُنکی کیفیت معلوم ہوجاوے تو گھر میں بھی جگہ دیسکتے ہیں

۲۷ (۲۷) پر برنباس اُسے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لیگیا اور اُنسے بیان کیا کہ اُس نے کسطرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور یہہ کہ وہ اُس سے بولا اور کیونکر دلیرانہ یسوع کے نام پر منادی کرتا تھا

(برنباس) دیکھو اس شخص کے حق میں یہہ کیا لکھا ہے (اعمال ۱۱-۲۴) وہ نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے بھرا تھا۔ اور وہ ایسی ہی باتوں کے سبب تسلی کا بیٹا کہلاتا تھا برنباس نے خیال کیا کہ اگر رسول لوگ اِس شخص کو قبول کرینگے تو سب کلیسیا اُسے قبول کریگی اِسلئے وہ اُسے رسولوں کے پاس لیگیا (رسولوں کے) یعنے صرف پطرس و یعقوب کے پاس نہ سب رسولوں کے پاس کیونکہ پولوس خود کہتا ہے کہ میں نے سوا اُن دو کے اور رسولوں کو نہیں دیکھا (گلاتی ۱-۱۸ و ۱۹) (راہ میں خداوند کو دیکھا) شاید برنباس نے یہہ باتیں کہ اُسنے خداوند کو دیکھا ہے اُسی پولوس سے سنی ہونگی اِسوقت اور مسافر عیسائی بھائیوں سے جو لتنے عرصہ تک شاید اُس سے ملے ہوں یہہ دمشق کا ماجرا بھی سُنا ہوگا اِسکے سوا خداوند نے جسطرح حنانیا سے کہا تھا کہ پولوس میرا بندہ برگزیدہ ہے تو اُس کے پاس جا اسی طرح برنباس کے دل میں بھی اُس کی نسبت اطمینان کا القا بھی کیا ہوگا اِسلئے وہ اُسے لیگیا اور اُسکے بارہ میں یقینی طور پر بیان کیا کہ اُسنے خداوند کو راہ میں دیکھا ہے اور خداوند سے اپنی عیسایت پر سند پائی ہے اور ظاہری ثبوت اُس کی عیسایت پر بھی یوں دیا کہ وہ (منادی کرتا تھا) دلیرانہ شہر دمشق میں پس یہہ شخص فریب سے نہیں مگر سچائی سے ہمارے درمیان آیا ہے (ف) دیکھو بھائیو اگرچہ ہم کسی ملک میں چلے جاویں اور غیر ناواقف کلیسیا میں حاضر ہوں ہمیں حاجت نہیں ہے کہ کوئی کاغذ پر لکھا ہوا سارٹیفکٹ ہمارے پاس ہو کیونکہ خداوند آپ اپنے بندوں کا حقیقی احوال ظاہر کردیتا ہے جب ہم اُسکے ہیں تو اُس کی باطنی تحریر ہمارے دلوں میں ہے

۲۸ (۲۸) سو وہ یروشلم میں اُنکے ساتھہ آیا جایا کرتا اور یسوع کے نام پر دلیری سے کلام سُناتا

(آیا جایا کرتا) یعنے کلیسیا میں اُس کی آمد رفت ہوئی اور بھائیوں نے اُسے بھائی سمجھا اور یہہ حال پندرہ دن تک رہا (گلاتی ۱-۱۸) شاید پولوس کا ارادہ ہوا کہ اُنکے درمیان مدت تک رہے اور کلام سناوے مگر (۱۵) یوم سے زیادہ نہ رہ سکا کیونکہ خداوند نے اُسکے کام کے لئے دوسری راہ نکالی

۲۹ (۲۹) اور یونانیوں کے ساتھہ بھی گفتگو اور بحث کرتا تھا پر وے اُس کے قتل کے درپے تھے

(یونانیوں) یہہ وہ یہودی تھے جو یونانی زبان بولتے تھے (اعمال ۶-۱) اور پولوس آپ اُن میں سے ایک تھا اور یہہ لوگ پولوس کے پہلے دوست تھے یہہ وہی لوگ تھے جنہوں نے پہلے ستیفان کے ساتھہ مباحثہ کیا تھا اور اُسے مارا تھا اور دوسرے عیسائیونکو بھی ستایا تھا اُسوقت پولوس بھی اُنمیں شامل تھا (ف) اب پولوس اُنکا حقیقی دوست ہوگیا کہ اُن زہر خوردہ یا سانپ کے ڈسے ہوئے لوگوں کے لئے تریاق لیکر آیا اور اُس تانی کو جسے پولوس نے پہلے اُنکے ساتھہ ہوکر بُنا تھا اب اُدھیڑنے لگا تاکہ اُنہیں شیطان کے جال میں سے نکالے مگر اُن احمقوں نے اُسے دشمن جانا اور اُسکے قتل کے درپے ہوئے (ف) اسبات کا لطف ہم جانتے ہیں اور وہ سب لوگ جانتے ہیں جو اہل اسلام میں سے آکر سچائی سے مسیح پر ایمان لائے ہیں کہ پہلے اہل اسلام میں ہمارے کسقدر دوست تھے اور جب ہم عیسائیوں کی بابت بُرے منصوبے اُن کے ساتھہ باندھتے تھے یا ٹھٹھہ بازی میں شریک تھے تو وہ ہمارے پیارے دوست تھے اب کہ خدا نے ہمپر فضل کیا اور صحیح ایمان ہمیں بخشا اور ہم اُن اپنے پرانے دوستوں کے پاس محض محبت کی راہ سے خدا کا کلام سُنانے جاتے ہیں یا صرف دنیاوی ملاقات کو بھی جاتے ہیں تو اُنسے بڑی ایذا پاتے ہیں اور وہ ہمارے دشمن ہوگئے ہیں اور وہی جو پہلے ہم پر نیکی کا فتویٰ دیتے تھے اب بدی کا فتویٰ دیتے ہیں اور یہہ حال آجکل میرے ساتھہ خاص آگرہ شہر میں گذر رہا ہے جہاں میرے بہت دوست تھے (قتل کے درپے تھے) یہہ دنیا میں مسیح کے شاگرد ہونے کا پہلا پھل ہے مگر حقیقی شاگردوں کا یہہ حال ہے جو ایک شہید بی بی نے کہا ہے کہ میں اگر مسیح کے لئے بول نہیں سکتی تو بھی مر تو سکتی ہوں

۳۰ (۳۰) اور بھائی یہہ جانکے اُسے قیصریا میں لیگئے اور ترسُس کو روانہ کیا

(قیصریہ) اِسکا ذکر دیکھو (اعمال ۸-۴۰) کے ذیل میں (یہہ جانکے) بھائیوں نے یہہ جان لیا کہ یہودی اُسکے قتل کے درپے ہیں اِسلئے اُسے یروشلم سے نکال کے قیصریہ میں لیگئے اور بعض بھائی آپ اُسکے ساتھ گئے کہ اُسے وہاں تک پہونچا آویں مگر پولوس خود اِس قتل ہونے کے خوف سے نہیں گیا اُس کے جانیکا وہ باطنی پوشیدہ سبب ہی جو خود پولوس نے (اعمال ۲۲-۱۷ سے ۲۱ تک) سنایا ہی کہ میں ہیکل میں دعا مانگتے وقت بیخود ہو گیا اور پھر مسیح کو دیکھا جس نے مجھے کہا کہ یروشلم سے نکلجا میں تجھے غیر قوموں کے پاس دور بھیجونگا کیونکہ اہل یروشلم میرے حق میں تیری گواہی قبول نہ کرینگے (ترسس کو روانہ کیا) یعنے قیصریہ تک پہونچایا اور وہاں سے اُسے ترسس کیطرف روانہ کردیا ترسس اُسکا اپنا وطن تھا (ف۱) اسوقت پولوس عیسائی ہوکے اپنے وطن میں منہہ دکھلانے کو جاتا ہی ہمیں مناسب ہی کہ مسیح کے شاگرد ہوکے اپنے اہل وطن کو بھی مُنہہ دکھلاویں اور اُنہیں بھی خداوند کی طرف پکاریں کہ اُن کی جان بھی بچ جاوے (ف۲) کوئی نہ سمجھے کہ وہ اِسوقت قیصریہ سے براہ راست ترسس کو چلا گیا نہیں بلکہ وہ سمندر کی راہ سے صور اور کلکیہ کی اطراف سے گذرتا ہوا ترسس کو گیا گمان ہی کہ سلوکیہ کو بھی اِسوقت ہوتا ہوا گیا تھا (۱۳-۴) اور پھر انطاکیہ کو آیا پھر کلکیا کو پھر ترسس کو گیا تھا (ف۳) عیسائی ہوکے یہہ پہلا وقت تھا کہ اپنے وطن کو دیکھا اِسکے بعد پھر معلوم نہیں ہوتا کہ کبھی اپنے وطن کو پھر بھی گیا ہو (ف۴) اسوقت وطن میں جاکے شاید پولوس نے اپنے رشتہ داروں کو عیسائی کیا اور خدا کا دین وہاں جاری ہوا (رومی ۱۶-۱۱ و ۲۱ و اعمال ۲۳-۱۶) کو بھی دیکھو کہ اُسکے رشتہ دار عیسائی تھے (ف۵) اب پولوس کا ذکر بند ہوتا ہی جب تک کہ (اعمال ۱۱-۲۵) نہ آوے وہاں پھر اُسکا ذکر شروع ہوگا

۳۱ (۳۱) سو ساری یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیساؤں نے آراستہ ہوکے اور خداوند کے خوف میں چلکے آرام پایا اور روح القدس کی تسلی سے بڑھ گئیں

(کلیساؤں) کا لفظ یہاں بصیغہ جمع آیا ہی جس سے ظاہر ہی کہ بہت سی جماعتیں ہوگئی تھیں (ف) اُنہیں ایام میں کیلی گیولا قیصر نے حکم دیا تھا کہ اُس کی صورت کا ایک بت یروشلم میں قایم کیا جاوے اور پیترنیوس سوریا کے حاکم کو اُس کی تعمیل پر مامور کیا تھا مگر اِس پیترنیوس نے کچھہ ہدایت دریافت کرنے کو ایک عرضی بحضور قیصر کے بھیجی تھی اور جواب آنے سے پہلے ہی کیلی گیولا قیصر مرگیا تھا (آرام پایا) اِن دنوں میں کچھہ آرام کلیساؤں کو ملا اور اُسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہودی لوگ قیصر کیلی گیولا کی آفات کے سبب دوسری طرف مشغول ہوگئے تھے اور عیسائیوں

کی نسبت ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دیا تھا ایسا ہی حال ریفیمیشن کے وقت ہوا تھا جب رومن کیتھولک لوگ پروٹسٹنٹ لوگونکو نابود کرنا چاہتے تھے تو ترک لوگ اُنپر حملہ آور ہوے تھے اور اُنکا خیال ترکوں کی طرف بٹ گیا تھا اِسلئے پروٹسٹنٹ لوگوں نے کچھہ آرام پایا تھا یوں اُس حقیقی چارہ گر کا ہاتھہ اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے بار بار دیکھا جاتا ہی اور اس فقرہ کا مضمون بھی ثابت ہوتا ہی کہ (ای خدا دشمن مرا بخویش مبتلا گرداں) (ف) یہاں یہود و سامریہ کی کلیساؤنکا ذکر ہی جس سے معلوم ہوا کہ کلیسیا کے جھنڈے تلے یہودی اور سامری ہر دو مخالف فرقے کے لوگ آکے امن پاتے ہیں اور یہہ دشمنوں کا میل اور مخالفت میں یگانگت جو عیسائی دین کا خاصہ ہی اس سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ مسیح کا دین تمام جہان کے لئے ہی اور خدا سے ہی کہ وہ سب کو ایک کرنا چاہتا ہی اور جدائی کی دیوار کو توڑ ڈالنا چاہتا ہی اور یہہ خصوصیت صرف مسیحی دین کی ہی (بڑھہ گئیں) اُس حقیقی اور مضبوط بنیاد پر قایم ہوکے جو مسیح ابن اللہ ہی (چلکے) یعنے خداوند کے خوف میں ترقی کرکے خداوند کا خوف ساری حکمت کا شروع ہی جب یہہ آدمیوں میں تاثیر کرتا ہی تب سب کچھہ اُن میں آتا ہی معرفت و نیکی و محبت اور سب خوبیاں جلوہ گر ہوتی ہیں (ف) خداوند کا خوف ایک اندرونی بات ہی اور جب اندرونی خوبی کلیسیا میں آجاتی ہی تب ساری باتوں میں ترقی ہوتی ہی پس بھائیو اندرونی خوبی کی پہلے فکر کرو ظاہری خوبی بھی اُسی کے بعد نظر آویگی اور مفید بھی ہوگی اور جہاں صرف ظاہری خوبی ہی وہاں چار دن کی چاندنی ہی اور کبھی الٰہی برکات نمایاں نہیں ہوتی ہیں

(۳۲) اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر کہیں پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی جو لدہ میں رہتے تھے پہونچا ۳۲

(۳۲ سے ۴۳ تک) اسبات کا ذکر ہی کہ خداوند یسوع نے بوسیلہ پطرس اینیاس کے چنگا کرنیکا اور ہرنی کے جلانیکا معجزہ دکھلایا) (ہر کہیں پھرتا ہوا) پطرس ہر کہیں پھرتا تھا بطور مشنری سفر کے کلیسیاؤں کی نگہبانی کے لئے ایسے سفر کی ایسی ضرورت ہی جیسے باغوں کے لئے مالیوں کی ضرورت ہی کہ ہر کیاری میں بلکہ ہر درخت پر نظر ڈالتے اور دیکھتے پھریں اور آراستگی میں کوشش کریں تاکہ سب درخت زیادہ پھل لاویں اور مالک کو پسند آویں (ف) شیطان بھی بہت ہوشیار ہی اور وہ ہمیشہ اپنے لوگوں میں بلکہ سب آدمیوں کی طرف اکثر جاتا ہی کہ اُنہیں اپنے کام کے لئے لایق بنا وے تو کیا خدا کے لوگ سست ہوکر بیٹھہ جاوینگے وہ بھی ہمیشہ پھرتے ہیں کہ نیکی کو پھیلاویں اور

بدی کی جڑیں اُکھاڑ ڈالیں (لدہ میں پہونچا) یہہ بستی یروشلم کے گوشہ شمال و مغرب میں بفاصلہ (۱۸) میل کے ہی اور قیصریہ کی سڑک پر واقع ہی وہاں بھی مقدس لوگ رہتے تھے پطرس وہاں آیا

۳۳ (۳۳) اور وہاں اینیاس نام ایک آدمی پایا جو فالج کا مارا آٹھہ برس سے چارپائی پر پڑا تھا

(اینیاس) نام یونانی ہی یہہ تو نہیں لکھا ہی کہ وہ عیسائی نہ تھا شاید عیسائی ہووے یا نہووے اسکی بابت ٹھیک معلوم نہیں ہی مگر گمان ہی کہ عیسائی تھا اور یونانی نسل سے ہوگا اور اگر عیسائی نہ ہوگا تو بعد اِس معجزے کے ضرور ہی کہ عیسائی ہو گیا ہوگا (فالج) کیسی سخت بیماری ہی اکثر یہہ بیماری زناکار آدمیوں کو ہو جاتی ہی اور موت بھی اسمیں دیر کے بعد آتی ہی تب بہت ہی تکلیف ہوتی ہی (آٹھہ برس) سے پڑا تھا اچھے اچھے دوست اور رشتہ دار بھی ایسے بیماروں کی خدمت سے تنگ آجاتے ہیں اور وہ بیمار لاچاری کی حالت میں پڑے ہوئے دوسروں کے ہاتھہ کی طرف دیکھا کرتے ہیں کہ کچھہ کھانا دیں اور اُٹھا دیں بٹھا دیں بلکہ صفائی بھی کریں اور لوگ اُنپر کڑ کڑایا کرتے ہیں تب وہ نہایت دُکھہ اور غم اور حسرت کی آگ میں جلا کرتے ہیں اور موت کی انتظاری کیا کرتے ہیں

۳۴ (۳۴) اور پطرس نے اُسے کہا ای اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہی اُٹھہ اور اپنا بچھونا آپ درست کر اور وہ فوراً اُٹھا

(یسوع مسیح) وہ تو اُسوقت آسمان پر تھا (اینیاس) اِسوقت زمین پر پڑا ہی دیکھو وہ آسمان پر سے اُسکو جو زمین پر پڑا ہی چنگا کرتا ہی (ف) پطرس نہیں کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو چنگا ہو جیسے مسیح نے کہا تھا (متی ۸-۳) یا اپنا بستر اُٹھا (مرقس ۲-۱۱) یا ای لڑکے اُٹھہ (مرقس ۵-۴۱) یا ای لعاذر نکل آ (یوحنا ۱۱-۴۳) اِسلئے کہ مسیح بادشاہ اور خالق اور مالک ہی مگر پطرس نوکر اور بندہ ہی اور اُسکا کچھہ اختیار نہیں ہی اختیار سارا مسیح کا ہی اُس کی قدرت سے چنگا ہوتا ہی مگر اِسوقت نوکر کے ہاتھہ سے مسیح آپ وہ کام کرتا ہی جو خود دنیا میں کرکے گیا تھا (اپنا بچھونا آپ درست کر) آج تک آٹھہ برس سے لوگوں نے تیرا بچھونا درست کیا اب تو آپ کر (وہ فوراً اُٹھا) کچھہ دیر نہیں لگی فوراً بیماری دفع ہوئی اور اعضا میں قوت آگئی اور وہ اُٹھا یہہ فضل ہی اور یہہ اُس کی تاثیر ہی اور یوں برکت مسیح سے آتی ہی اور یوں ہمارے درد مسیح سے دور ہو جاتے ہیں

۳۵ (۳۵) اور لدہ اور سارون کے سب رہنیوالے اُسے دیکھکر خداوند کی طرف رجوع لائے

کیونکہ مسیح خداوند کی الوہیت خوب ثابت ہوئی اگر وہ صرف ایک پیغمبر تھا تو پیغمبر کی کیا طاقت ہے کہ اپنی قدرت سے
معجزہ کرے وہ تو خدا ہے کہ اُسکے نام سے معجزے ہوتے ہیں ضرور وہ اپنے دعوے میں سچا تھا پیغمبر پطرس ہے جو خدا
کی یعنے یسوع مسیح کی قوت سے چنگا کرتا ہے اسلئے بہت آدمی خداوند یسوع کی طرف رجوع لائے اُنکا بھروسہ اُسپر ٹھہرا
(ف) ہمارا بھروسہ خداوند یسوع مسیح پر ہے تو بھی ہم بت پرست نہیں ہیں کیونکہ مسیح خداوند خدا ہے اگر مسیح خدا نہوتا
تو اُسپر بھروسہ رکھنیوالے بت پرست ہوتے اور اُس سے ایسا معجزہ کیونکر ہوتا جو صرف خدا ہی کا کام تھا

۳۶ (۳۶) اور یافہ میں ایک شاگرد طبیتہ نام تھی جسکا ترجمہ ہرنی ہے وہ نیک کاموں اور خیراتوں سے
جو کرتی تھی مالا مال تھی

(یافہ) یروشلم سے گوشہ شمال مغرب میں (۴۵) میل ہے اور ملک کنعان کا پورانا بندر ہے اور آج تک وہ بندر ہے
(طبیتہ) سوریانی وکسدی زبان کا لفظ ہے عربی میں اسکو ظبیۃ کہتے ہیں اسکے معنے ہیں ہرنی (ف) دنیا میں بہت لوگ
نیک کاموں سے مالا مال ہیں اور بہت لوگ نیک کاموں سے خالی ہیں یہہ ہرنی مالا مال تھی نہ صرف باتیں کرنیوالی
مگر خدمت کرنیوالی تھی (ف) یہہ کیا اچھا کتابہ ہے جو قبروں پر لکھنا چاہئے کہ یہہ شاگرد نیک کاموں سے مالا مال تھا

۳۷ (۳۷) اور ایسا ہوا کہ اُن دنوں وہ بیمار ہوکے مرگئی سو اُسے نہلاکر بالاخانے پر رکھا

(بالاخانہ پر رکھا) الیاس بھی اسیطرح بوڑھیا کا لڑکا بالاخانہ پر لیگیا تھا (۱ سلاطین ۱۷-۱۹) (نہلاکر) (ف)
یہہ تیسری دفعہ ذکر آیا ہے کہ مردوں کو ترتیب اور عزت سے مناسب طور پر گاڑنا چاہئے دیکھو (۵-۶ و ۸-۲) کو (ف)
راقم کا خیال ہے کہ شاگردوں نے جو اُسکو نہلاکر وہاں رکھا تو اسلئے تھا کہ پطرس آکے اُسے دفن کریگا شاید اُنکا خیال
بھی یہہ نہو کہ وہ بطور معجزہ جیویگی مگر یہہ کہ رسول کے ہاتھ سے دفن کیجاوے یہہ دستور آج تک عیسائیوں میں ہے
کہ جب کہیں باہر ہوتے ہیں اور کوئی مرجاتا ہے تو اُسے طیار کرکے نزدیک کے خادمان دین کو بلواتے ہیں تاکہ وے
آکے بعد دعا اُسے دفن کریں اور یہہ اچھا دستور ہے

(۳۸) اور اِسلئے کہ لدہ یافہ کے نزدیک تھا اور شاگردوں نے سُنا تھا کہ پطرس وہیں ہی اُس پاس ۳۸
دو مرد بھیجکے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر مت کر

(نزدیک تھا) تخمیناً ۱۰ میل (سُنا تھا) کہ پطرس وہاں آگیا ہی اکثر دینداروں کے دل میں بزرگوں کی بہت محبت ہوتی ہی اور بڑی خوشی کرتے ہیں جب بزرگ خادم اُنکے نزدیک آتے ہیں (درخواست کی) یہہ درخواست ادب کی منافی نہ تھی اُنہوں نے ادب سے بُلایا تھا محبت اور بزرگی کے طور پر (دو مرد بھیجے تھے) نہ صرف ایک خط اُن آدمیوں نے جاکے اُن کی مصیبت کا ذکر سُنایا ہوگا اور کہ مُردہ طیار رکھا ہی سو بھی کہا ہوگا

(۳۹) پطرس اُٹھکے اُن کے ساتھہ چلا جب پہونچا اُسے بالاخانے پر لیگئے اور سب بیوائیں ۳۹
روتی ہوئیں اُس کے پاس آئیں اور کرتے اور کپڑے جو ہرنی نے جب اُن کے ساتھہ تھی بنائے
تھے دکھاتی تھیں

(کرتے اور کپڑے) یہہ وہ کرتے اور کپڑے تھے جو ہرنی نے اپنی زندگی میں رانڈ عورتوں کی خدمت کے لئے طیار کئے تھے شاید وہ کپڑے بیوائیں پہنے ہوئے تھیں اُس کی بخشش سے اور وہی کپڑے روتی ہوئیں پطرس کو دکھلاتی تھیں یہہ کہکے کہ یہہ بی بی بڑی نیک تھی مقدسوں کی خدمت بہت کرتی تھی دیکھو یہہ کپڑے اِسنے طیار کرکے ہم رانڈوں کو دیئے تھے اِسلئے ایسی نیک بی بی کی جدائی کے سبب روتی ہیں (ف) مبارک ہی وہ شاگرد جو دنیا میں مسیحی ایمان کے نیک پھل چھوڑتا ہی وہ نہایت مبارک ہی اوس شریر سے جو بخل اور زر دوستی کرکے بہت سا روپیہ بنک میں یا بہت سے زیور گھر میں یا بڑی زمینداری اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ مرتا ہی اور نیک یادگاری میں کچھہ بھی نہیں چھوڑتا ہی (ف) عورتوں کا کام دنیا میں یہہ ہی کہ خدمت کریں اور مدد کریں سو ہرنی نے خوب کیا (ف) خدا کے کلام میں بیواؤں اور رانڈوں کی خبرگیری کی بڑی تاکید ہی (اعمال ۶-۱ و ۱ تمطاؤس ۵-۳) سو اچھا کام ہرنی نے اختیار کیا تھا (ف) دیکھو ہرنی کے نیک کاموں اور محبت کی کشش نے بہت سے مقدسوں کو اُسپر ماتم کرنے کو جمع کیا کچھہ حاجت نہیں ہوئی کہ ماتم کرنے کو کرایہ پر لوگ بُلائے جائیں جیسے بے پھل لوگوں کے لئے بلائے جاتے ہیں

۴۰ (۴۰) اور پطرس نے سب کو باہر کرکے اور گھٹنے ٹیک کے دعا مانگی اور لاش کی طرف پھر کے کہا
اے طبیتہ اُٹھہ تب اُسنے آنکھیں کھولدیں اور پطرس کو دیکھہ کے اُٹھہ بیٹھی

(باہر کرکے) تاکہ اپنی عزت نہ ہووے تاکہ رونیوالوں کی آواز سے تکلیف نہووے اور خدا کے ساتھہ اکیلا ہو کے بلا روک ٹوک دعا کرے یا پطرس کو وہ مسیح خداوند کا طور یاد آیا جب اُسنے یایر سردار کی لڑکی کو جلایا تھا اور سب کو باہر کردیا تھا اور پطرس خود اُسکے ساتھہ اندر گیا تھا (لوقا ۸ ـ ۵۱) الیشاع نے بھی ایسا ہی کیا تھا (۲ سلاطین ۴ ـ ۳۳) دعا مانگی مگر گھٹنے ٹیک کے یہہ دکھلا کے کہ میری طاقت سے کچھہ نہیں ہو سکتا ہے مگر ساری طاقت اوپر سے ہے مسیح خداوند نے بوقت معجزہ کبھی گھٹنے نہیں ٹیکے کیونکہ قوت اُسکی اپنی تھی کہ وہ خدا تھا ہاں گتسمنی باغ میں دعا کے وقت گھٹنے ٹیکے تھے اور اُسکا سبب یہہ تھا کہ اُسوقت وہ آدمیوں کے گناہوں کو اُٹھائے ہوئے اُنکا وکیل ہو کے اُنکی عوض منت اور جانفشانی میں تھا اور اُسکی انسانیت سب آدمیوں کی طرف سے اُس کی الوہیت کے سامہنے جھکی ہوئی تھی (اُٹھہ بیٹھی) خدا نے پھر اُسکی روح اُسکے بدن میں بھیجدی کیونکہ روح فانی نہیں ہے بلکہ باقی ہے بدن سے نکل گئی تھی اب مسیح خداوند نے پطرس کی دعا کے وسیلے سے پھر نیا جلال یافہ کی کلیسیا کو دکھلایا

۴۱ (۴۱) اور اُسنے ہاتھہ دیکر اُسے اُٹھایا اور مقدسوں اور بیواؤں کو بلا کے اُسے زندہ اُنکے آگے کھڑا کیا

(اُٹھایا) جیسے خداوند نے اِس پطرس کی ساس کو اُٹھایا تھا (مرقس ۱ ـ ۳۱) (کھڑا کیا) یعنے کچھہ کمزوری نہیں ہے زندگی بھی آگئی اور قوت چلنے پھرنے اور کھڑے ہونے کی بھی فوراً آگئی خدا کی طرف سے جب صحت عنایت ہوتی ہے تو پوری اور کامل صحت ملتی ہے معجزوں کے وقت یہی حال سیکا ہوا ہے ہاں جب بوسیلہ انتظام عالم کے وہ صحت بخشتا ہے تب انتظام عالم ہی کے موافق بتدریج طاقت دیتا ہے اور جب معجزہ کے طور پر صحت دیتا ہے تب پوری صحت خلاف عادت فوراً دیتا ہے (ف) کتنی خوشی اُسوقت مقدسوں میں ہوئی ہوگی نہ صرف اِس بات سے کہ طبیتہ پھر جی اُٹھی مگر اِس بات سے زیادہ یہہ خوشی تھی کہ مسیح جسکے ہم شاگرد ہیں وہ حقیقی اور زندہ خدا ہے اور ہم پر بہ توجہ تمام مائل ہے یہہ بھی بڑی خوشی ہے جو آج تک عیسائیوں میں موثر ہے اِسی سے ہمارے ایمان کی جڑ سرسبز ہے

۴۲ (۴۲) اور یہہ سارے یافہ میں مشہور ہوا اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے

(ایمان لائے) یعنے اور لوگ بھی بہت سے عیسائی ہوگئے یہہ جانکے کہ الٰہی قدرت مسیح میں ہے اور مسیح خداوند ہے

۴۳ (۴۳) اور یوں ہوا کہ وہ کئی دن یافہ میں شمعون نام دباغ کے یہاں رہا

(کئی دن) اِسلئے رہا کہ خداوند نے وہاں اُسکے کام کے لئے دروازہ کھولا کہ لوگ ایمان لانے کو آئے اور شاگرد ہوئے اور شاگردوں کو تعلیم بھی دی (ف) عیسائی معلمان کو چاہیئے کہ جہاں خدا اُنکے لئے دروازہ کام کا کھولے وہاں کچھہ عرصہ تک رہیں تاکہ تخم ریزی کریں جیسے یہاں معجزے سے زمین کی طیاری ہوئی اور کلام کا بیج بونے کا موقع ملا (شمعون دباغ) اِس شخص کا گھر ذرا شہر سے باہر تھا کیونکہ یہہ پیشہ ذرا نفرتی ہے مردار جانور کے چمڑے بھی وہاں درست کئے جاتے ہیں اِسلئے اُسکا گھر باہر تھا سمندر کے کنارہ پر (۱۰-۶) (ف۱) دیکھو پطرس کی فروتنی اور محبت غریب بھائیوں سے کہ اُسکے گھر کو پسند کیا اور اِسوقت اُن خادمان دین کا حال بھی دیکھو کہ جو بڑے بڑے امیر لوگوں کے گھروں میں آکر سکونت کرتے ہیں اور غریبوں کے گھروں میں اُترنے سے شرم کھاتے ہیں یہہ مغروری کی روح ہے نہ مسیح کی روح اسیواسطے اُن لوگوں کی تعلیم سے بھی مغرور عیسائی پیدا ہوتے ہیں (ف۲) خدا نے بھی پطرس کے دل میں ڈالا کہ اُس غریب حقیر پیشہ والے کے گھر میں وہ رہے کیونکہ خدا کو منظور تھا کہ کرنیلیوس صوبہ دار امیر پطرس کو وہاں سے بلاوے تاکہ کرنیلیوس بھی فروتنی سیکھے اور نہ سمجھے کہ خدا کے لوگ جو حقیقی عزت دار ہیں وہ نہ صرف شریفوں اور امیروں ہی میں ہیں بلکہ شعر خاکساران جہاں را بحقارت منگر ÷ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد ÷ دیکھو خدا کا بیٹا جب عرش مجید سے اُٹھکر دنیا میں آیا تو سرائے کے اصطبل میں آکر زینت بخش ہوا تاکہ ہمیں فروتنی سکھلاوے

دسواں باب

(۱) اور قیصریہ میں کرنیلیوس نام ایک مرد تھا اُس پلٹن کا صوبہ دار جو اتالیانی کہلاتی تھی

اب خدا کلیسیا کا نیا دروازہ کھولتا ہے جس میں غیر قوم بھی داخل ہوں اور یہودی اور غیر قوم بغیر ختنہ جسمانی کے برابر

ہوجاویں یہہ بڑا بھید ہی کہ غیر قومیں بوسیلہ انجیل میراث میں شریک ہوویں (افسی ۲-۳ و ۶) اِس سے پہلے بھی انجیل
غیر قوموں میں منادی کی گئی تھی کیونکہ بعد شہادت ستیفان کے غیر قوموں کے درمیان منادی شروع ہوگئی تھی مگر
خاص طور پر غیر قوموں کے درمیان اِسکا شروع ہوتا ہی چنانچہ آیات آیندہ سے معلوم ہوگا (ف) یہہ بہت خوب
ہوا کہ پطرس یہودیوں کے لئے رسول اللہ تھا اُس کے ہاتھہ سے غیر قوموں کے لئے دروازہ کھولا اگر پولوس یہہ دروازہ
کھولتا تو شاید وہ یہودی جو اُسکے بڑے دشمن تھے بڑی پھوٹ ڈالدیتے مگر جیسے کہ پنتکوست کے دن پطرس کے
وسیلہ سے یہود کے لئے دروازہ کھولا گیا تھا اسیطرح اب پطرس ہی کے وسیلہ سے غیر قوم کے لئے دروازہ کھلتا ہی
کہ وہ شخص جس کی نسبت پیشگوئی ہوئی تھی کہ میں تجھپر اپنی کلیسیا قایم کرونگا ہر دو قوم کے لئے دروازہ کھولنے کا
باعث ہووے (ف۲) فیلبوس ڈیکن قیصریہ میں رہتا تھا (۸-۴۰) خداوند نے نہیں کہا کہ فیلبوس کو بُلا کے اُس
سے بپتسمہ لے مگر کرنیلیوس کو حکم دیا کہ پطرس کو بلاوے اِس میں یہی بھید تھا کہ پطرس کے ہاتھہ سے اِس غیر قوموں
کے پنتکوست کا شروع ہووے (قیصریہ) اِسکا ذکر (اعمال ۸-۴۰) کی ذیل میں دیکھو یہہ شہر ملکی انتظام کا پایہ تخت
تھا جیسے یروشلم دینی انتظام کا پایہ تخت تھا ایک عرصہ کے بعد یہی شہر قیصریہ یوسیبیوس اُسقف کا مسکن ہوا تھا
(ف) دیکھو وہ انجیل جسے بے علم لوگوں نے سنائی اُس نے دونوں پایہ تختوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور اسیطرح
دارالعلوم عقلیہ یعنے یونان کے اتھینی شہر کو اور روم کے پایہ تخت کو بھی قابو کیا اور اُس دن سے آج
تک یہہ انجیل دنیا کو دباتی چلی جاتی ہی پر اِسی طرح بڑھتی ہی جیسے درخت آہستہ آہستہ بڑھتے جاتے ہیں
(اُس پلٹن کا صوبہ دار جو اتالیانی کہلاتی تھی) دیکھو غیر قوم میں کا پہلا پھل رومی سپاہیوں میں سے ظاہر
ہوتا ہی یہہ آدمی نسل سے رومی تھا شاید فیلکس حاکم کے گارڈ میں وہ پلٹن تھی (۲۳-۲۴) (ف) ایک مثل مشہور ہی
کہ دینداری کا بھروسہ سپاہیوں پر نہیں ہی دیکھو کہ یہہ قول ہر جگہ درست نہیں ہی خدا کے قول ہر جگہ درست نکلتے ہیں
پر آدمیوں کے بنائے قول ہر حال میں درست نہیں ہوتے ہیں انجیل میں ہر کہیں جہاں صوبہ داروں کا ذکر آیا ہی
نیکی کے ساتھہ آیا ہی (متی ۸-۵ لوقا ۷-۲ و ۲۳-۴۷ و اعمال ۲۷-۳) ملک پنجاب میں ہنری لارنس صاحب اور
ایڈورڈ صاحب اور لیک صاحب اور ٹیلر صاحب اور پشاور میں دلاور خان یہہ لوگ سپاہی تھے اور دیندار تھے
اور بہت سپاہی جگہ بہ جگہ دیندار دیکھے گئے ہیں (ف۲) ہاں بہت سے سپاہی ہیں جو اپنی خدمت کے برخلاف
ظلم کرتے ہیں اور لوٹتے ہیں اور بدی میں مشغول رہتے ہیں اور خدا سے بے پرواہی دکھلاتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم سپاہی ہیں ہمیں دینداری سے کیا کام دینداری کرنا اور لوگوں کا کام ہی نہ ہمارا مگر یاد رکھنا چاہئے

کہ سپاہی کا کام ہی کہ ملک میں اُسکے وسیلہ سے حفاظت ہووے یہہ تو بڑی نیکی کا کام ہی اور دینداری ہرگز اِسکے مانع نہیں ہی بلکہ دیندار سپاہی یہہ کام بہت اچھی طرح سے کرتا ہی

۲ (۲) اور وہ اپنے سارے گھرانے سمیت دیندار اور خداترس تھا اور لوگوں کو بہت خیرات دیتا اور نت خدا سے دعا مانگتا تھا

اگرچہ رومی تھا تو بھی دیوتاؤں کو چھوڑ بیٹھا تھا (دیندار تھا) اگرچہ نامختون تھا تو بھی ہیکل کے دروازہ کا نومرید تھا (ف) نوح کے سات حکم مشہور تھے اور لوگ کوشش کرکے چاہتے تھے کہ اُنہیں مانیں اور اُنکے ماننے سے دیندار کہلاتے تھے (۱) حقیقی خدا کی بندگی کرنا چاہئے نہ بتوں کی (۲) کسی طرح کی بت پرستی نہ کرنا (۳) خونریزی نہ کرنا (۴) زناکاری سے بچنا (۵) لوٹ مار اور چوری سے بچے رہنا (۶) انصاف کرنا (۷) ایسا کرنا جیسے چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں (ف) ہندوستان میں بھی ایسے بہت لوگ ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ بھائی ہم تو کسی جھگڑے میں دخل دینا نہیں چاہتے ہمتو خدا کو واحد جانتے ہیں اور جہاں تک ہوسکتا ہی نیکی کرنا چاہتے ہیں مگر اُنہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اُنہیں یہی بس نہیں ہی کرنیلیوس کیواسطے یہی کافی نہ تھا مگر اُسے کچھہ اور بھی سیکھنا ضرور تھا اور عقلاً بھی یہہ بس نہیں ہی آدمی کو کچھہ اور بھی چاہئے اتنی بات سے جان بچ نہیں سکتی (گھرانے سمیت) ایسا تھا نہ صرف آپ دیندار اور خداترس تھا بلکہ گھرانے کو بھی ایسی تعلیم دی تھی اکثر اچھے لوگ اپنے گھرانے کو بھی اچھا بناتے ہیں تو بھی یہہ خدا کی بخشش ہی کہ آدمی کا گھرانا اچھا ہووے بہت لوگ اچھے ہیں پر اُنکے گھرانے میں لوگ بُرے ہوتے ہیں اور ہرگز اُنکا قصور نہیں پر یہہ خدا کی بخشش ہی (ف) آدمی پر واجب ہی کہ اپنے گھرانے کو بھی دینداری سکھلادے اور نیک چلن چلادے کیونکہ گھر کا مالک اُن سب جانوں کا ذمہ دار ہی جو اُسکے ساتھہ خدا نے کی ہیں (یشوعہ ۲۴-۱۵) میں اور میرا گھرانا جو ہیں سو خداوند کی بندگی کرینگے پھر ابراہیم کے حق میں لکھا ہی (پیدایش ۱۸-۱۹) میں اُسکو جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور اپنے بعد اپنے گھرانے کو حکم کریگا اور وے خداوند کی راہ کی نگہبانی کرکے عدل و انصاف کرینگے۔ دیکھو داروغہ جیلخانہ نے معہ اپنے گھرانے کے بپتسما لیا (اعمال ۱۶-۳۴) فوراً اپنے ساتھہ خاندان کو بھی شریک کیا (ف) سچی دینداری ہمیشہ اپنے ساتھہ خاندان کو بھی شریک کرتی ہی مگر وہ جو نام کے ہیں جنہیں زندگی نہیں ہی وہ خاندان سے بے پرواہ ہوکے اُن کی جانیں برباد کرنے کے باعث ہوتے ہیں (ف) یہہ صوبہ دار پہلے رومی بت پرست آدمی تھا اپنی بت پرستی چھوڑ کے اور اُس سے بیزار ہوکے اسرائیل کے دین کی طرف متوجہ ہوا یعنے

داخلی یہودی تھا اور اُسنے اچھا کیا کیونکہ جو کچھ بہتر تھا اُسے مانا مگر اُسکو کچھ اور بھی سیکھنا واجب تھا اور وہ یہہ تھا کہ یسوع مسیح کو پہچانے جو یہودی دین کی جان ہی (ف) دیکھو طبرئیس و کیلی گیولا جو دونوں نہایت شریر قیصر تھے اُنکے عہد میں بھی ایسے لوگ دنیا میں تھے کہ خدا کو چاہتے تھے اور جو مناسب جانتے تھے سو کرتے تھے ایسے لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالی زیادہ روشنی دیتا ہی ہر زمانہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنکی طبیعتیں بھلائی کی طرف مایل ہیں اور ایسے بھی لوگ کثرت سے ہیں کہ جنکے دل شرارت پر سخت مایل ہیں اگر وے توبہ نکریں تو بدی پر بدی جمع کر کے مرجاتے ہیں (ف) صوبہ دار نیک شخص تو تھا اور دعا بھی کرتا تھا کہ روشنی پاوے مگر وہ نیکی جو خدا کو مقبول ہی آدمی کے دل سے نہیں نکلتی ہی دل سے صرف بدی نکلتی ہی ضرور ہی کہ نیکی کسی دوسری جگہ سے نکلے وہ خدا کی روح ہی (گلاتی ۵-۱۹ سے ۲۲ تک) دیکھو کہ جسم میں سے کیا نکلتا ہی اور خدا کی روح میں سے کیا آتا ہی (بہت خیرات دیتا تھا) جیسے ایک اور صوبہ دار نے بھی کیا تھا (لوقا ۷-۵) اور کن لوگوں کو دیتا تھا - یہودیوں کو جو دین کے معلم تھے اور غیر لوگوں کو بھی جو محتاج تھے اور یہہ تو جایز ہی کہ جو لوگ روحانی چیزیں بوتے ہیں وہ جسمانی چیزیں کاٹیں (اقرنتی ۹-۱۱) اسلئے سب لوگ اُسکی عزت کرتے تھے (دعا کرتا تھا) یعنے ہر بندگی کے وقت پر جماعت میں دعا کے لئے جاتا تھا یا آنکہ ہر وقت اُسکا دل دعا کے لئے مستعد تھا اور وہ روزہ بھی رکھتا تھا (آیت ۳۰) بھلے لوگ وہ سب کام کرتے ہیں جو خدا چاہتا ہی اور جنکی ہدایت اُسکے کلام میں ہی (ف) یہہ بات قابل یقین کے ہی کہ ہر ایک جو لایق ہی وہ پاتا ہی کبھی لایق آدمیوں کو خدا محروم نہیں رکھتا (حکایت) شہر لانیس کا اُسقف جسکا نام یوفینُس تھا جو ارنیئوس کا قایم مقام گذرا ہی کسی نے اُس سے پوچھا کہ عیسائیوں کا خدا کون ہی اُسنے جوابدیا کہ اگر تو لایق ہی تو اُسے جانیگا - خدا سب کے دلوں کو جانتا ہی کہ کیسے ہیں جس دل میں خدا کے لئے خواہش ہی خدا اُسپر ظاہر ہوتا ہی ورنہ ہزاروں ہیں جو دینداری کے دعوے کرتے ہیں اور منصفانہ تقریریں بھی سُناتے ہیں پر اُن کے دل خدا سے دور ہیں وہ عیاش یا شکم پرور یا دنیاوی عزت کے طالب ہیں اور کچھ نہیں پاتے یہہ صوبہ دار لایق آدمی تھا

(۳) اُس نے رویا میں دن کی نویں گھڑی کے قریب صاف دیکھا کہ خدا کا فرشتہ اُس کے ۳
پاس آیا اور اُسے کہنے لگا اے کرنیلیوس

(نویں گھڑی) یعنے شام کے (۳) بجے (اعمال ۳-۱) کے ذیل میں دیکھو کہ یہہ وقت شام کی قربانی اور شام کی

نماز کا وقت تھا (ف) دیکھو دعا کا وقت فضل کا حقیقی وقت ہی اُسوقت خدا کے فرشتے خوشی سے اُترتے ہیں پس ای بھائیو دعا کے وقت کو حقیر نہ جانو اُسمیں خدا کی طرف دل لگاؤ

۴ (۴) پر اُسنے اُسپر نظر کر کے اور ڈر کے کہا ایخداوند کیا ہی اُسنے اُسے کہا تیری دعائیں اور خیرات یادگاری کے لئے خدا کے حضور پہونچیں

(ڈر کے کہا) لوگ فرشتوں سے ڈرتے ہیں جسم کی کمزوری کے سبب اور اپنی روح کی آلودگی کے باعث (ف) جہاں گناہ ہی وہاں خوف ہی ارواح سے (ف) جانور بھی فرشتوں سے ڈر جاتے ہیں (گنتی ۲۲-۲۵) بلعام کی گدھی فرشتہ کو دیکھکے دیوار سے جا اڑی تھی - اِسکا سبب بھی وہی اِنسان کا گناہ ہی جس سے جانور بلکہ سب زمین لعنتی ہوئی ہی اور چونکہ فرشتہ جلال اور روشنی میں ہی تو اُس کے جلال سے ہمارا اندھیرا ڈرتا ہی گناہ کے بعد انسان میں خوف آگیا ہی دیکھو جب خدا نزدیک آیا تو انسان اُس سے بھی ڈر گیا جو حقیقی باپ ہی (پیدائش ۳-۱۰) اور روح بھی کانپتی ہی (پہونچیں) دیکھو نیک لوگوں کی دعائیں اور خیرات خدا کے حضور یادگاری کے لئے پہونچتی ہیں اُسے معلوم ہی کہ کہاں تک دعا ہوئی اور کس نے کی ہی اور کیا مانگتا ہی مبارک ہی وہ انسان جسکی دعائیں خدا تک پہونچتی ہیں خدا تو سب کی سُنتا ہی مگر یہہ سُننا اور مطلب رکھتا ہی یعنے مقبولیت کا درجہ دکھلاتا ہی کہ خدا تیری اُن دعاؤں پر متوجہ ہوا (ف) خیرات اور دعا یہہ دو کام ہیں اور اکثر اکٹھے ہوتے ہیں دعا سے انسانی روح کا ہاتھہ خدا کی طرف پھیلتا ہی اور خیرات سے اُسکی روح کا دوسرا ہاتھہ مسکین اور محتاج کی طرف پھیلتا ہی اور جب آدمی کے ہاتھہ یوں پھیلتے ہیں تب وہ مورد رحمت الٰہی ہو جاتا ہی اور یہہ پاک خوشبو ہی اللہ کے سامہنے (احبار ۲-۲ مکاشفات ۸-۱۳) پھر دیکھو داؤد کیا کہتا ہی (۱۴۱ زبور ۲) میری دعا تیرے حضور بخور کیطرح پہونچائی جاوے (ف) اسمقام پر پہلے خیرات کا ذکر ہی پیچھے دعا کا کرنیلیوس کا زر خیرات پر بہت تھا اور یہہ نشان بہت اچھا ہی کیونکہ دل جو زر کی الفت میں پھنسا ہی جب خدا کے لئے زر کو اپنی خوشی سے چھوڑ دیتا ہی تو جانو کہ اُسکی آزادگی ہوئی اور اب وہ حضوری کے لائق ہی پر وہ لوگ جو ہاتھہ سے پیسہ نہیں چھوڑتے اگرچہ منہہ سے ہزار دعائیں کریں وہ نالائق مکار ہیں وے خدا سے زیادہ زر کو پیار کرتے ہیں (ف) مسیح خداوند نے اپنی تعلیم میں آپ خیرات اور دعا کو جمع کر دیا ہی (متی ۶-۱ و ۵) اور رسولوں نے بھی ایسا کیا ہی (۱ قرنتی ۱۶-۱ و ۲) دعائیں خیرات کے ساتھہ یہہ ہماری قربانیاں ہیں جو مسیح میں ہو کے خدا کو پسند ہیں (عبرانی ۱۳-۱۶) پس ای بھائیو جب خدا نے خیرات اور دعا کو جمع کر دیا ہی تو چاہئے کہ کوئی آدمی اُنہیں جُدا نہ کرے (ف) لوقا نے اِس مقام پر خیرات کا نام پہلے

لیا اُسکے بعد دعا کا ذکر کیا ہی مگر وہ فرشتہ جو کرنیلیوس سے بولا وہ پہلے دعا کا نام لیتا ہی اور پیچھے خیرات کا اسکا سبب یہہ ہی کہ خدا کی نظر انسان کے دل کی طرف پہلے ہی اور انسان کی نظر آدمی کے کام کی طرف پہلے ہی (ف) ہمارے کام یعنے دعا و خیرات وغیرہ جو نیکی کے کام ہیں اگرچہ اِس لایق ہرگز نہیں ہیں کہ اُنکے وسیلہ ہم نجات پا سکیں یا اُنکا کچھہ ثواب حاصل کر کے ہم نہال ہو جاویں تو بھی یہہ کام اِسبات کا نشان ہیں کہ دل میں فضل نے اثر کیا ہی ہماری نجات صرف مسیح سے ہی اور ہماری نیکیاں مسیحی ایمان کا پھل ہیں اور ہم نیکی کا کچھہ بدلا نہیں چاہتے تو بھی نیکی کرتے ہیں اسلئے کہ ہم مسیح کے ہیں جو حقیقی نیک ہی

(۵) اور اب یافہ میں آدمی بھیج کہ شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی بُلا لاویں

دیکھو جسنے کہا کہ سوروں کے آگے موتی نہ پھینکو وہی اپنے بندوں کو نیک لوگوں کے پاس بھیجدیتا ہی پس سب غیر قوم سور و کتے نہیں ہیں اور نہ سب کی طرف جانا منع ہی بلکہ خدا اپنے لوگوں کو ہر قوم میں سے نکال لیتا ہی (یافہ) یہہ وہی جگہ ہی جہاں سے یونس نے سواری کی تھی کہ خدا کی حضوری سے بھاگ جاوے (یونہ ۱-۳) اسی جگہ اب خدا کا بندہ طیار ہی کہ غیر قوموں کی طرف برکت لیکر آوے (پطرس کو بُلا لاویں) یعنے آدمی جا کے بلا لاویں کچھہ ضرور نہیں ہی کہ یہہ فرشتہ آپ اُسے جا کے بھیجدیگا بلکہ لوگ جاویں تاکہ نئی پیدایش ایمانسے انتظام الٰہی کے موافق حاصل کریں (ف) دیکھو خدا کا فرشتہ وسایل نجات کی طرف اُبھارتا ہی جیسے مسیح کے سب شاگرد بھی اُبھارنے میں اور سب پیغمبر بھی اُبھارنے تھے اور خدا بھی اُبھارتا ہی پس وسایل نجات کچھہ ناکارہ چیز نہیں ہیں (ف) نجات کا وسیلہ صرف کلام الٰہی ہی یعنے بیبل کوئی آدمی فرشتے کے خواب پر اپنی نجات کو موقوف نہ سمجھے نجات بوسیلہ کلام کے مسیح سے ہی (ف) کرنیلیوس سے نہیں کہا کہ تو پطرس کے پاس جا بلکہ پطرس کو اُسکے پاس بُلایا جاتا ہی اور اُسکا سبب یہہ ہی کہ انجیل آپ لوگوں کی طرف آتی ہی لوگ اُس کی طرف نہیں جاتے ہیں مگر جب وہ آوے تو چاہئے کہ قبول کریں ورنہ ہلاک ہونگے انجیل ہر ملک میں ہر شہر میں ہر گھر میں جاتی ہی اور عیسائیوں کو چاہئے کہ آپ جاویں یہہ توقع نرکھیں کہ وہ آوینگے

(۶) اور وہ شمعون نام کسی دباغ کے یہاں جسکا گھر سمندر کے کنارہ ہی مہمان ہی وہ تجھے بتا دیگا جو کچھہ کہ کرنا تجھہ پر واجب ہی

(۹ - ۱۱ و ۴۲) کو اُسکے ساتھ ملاکے دیکھو کہ خداوند ہمیشہ جانتا ہی کہ میرا نوکر کہاں ہی کس گھر میں کس محلہ میں کس سڑک پر ہی وہ سب کچھہ جانتا ہی کہ وہ کہاں ہی یہی صفت عالم الغیب کی مسیح میں تھی کیونکہ مسیح خدا بھی تھا (مرقس ۱۴ - ۱۳ و ۱۴) (ف) شمعون کسی دباغ کے یہاں مہمان ہی دیکھو پطرس کے لئے دباغ کا گھر کافی تھا اتنی شان شوکت کے بعد کہ جب اُسکے وسیلہ سے ہر نی جی اُٹھی تھی مگر پطرس کے قایم مقام ہونے کے جو پاپا صاحب مدعی ہیں اُنہیں ایک بڑا محل رہنے کو چاہیئے جبکہ کچھہ معجزہ بھی نہیں دکھلا سکتے پر یہہ شوکت دنیاوی ہی اور یہہ ہمارا اعتراض نہ صرف پاپا صاحب پر ہی بلکہ سب پادریوں کی نسبت بھی ہی جو شوکت دنیاوی کے طالب ہیں (وہ بتاویگا) یعنے تیری ساری دعائیں اور خیرات نجات کے لئے کافی نہیں ہیں بغیر مسیح خداوند کے کفارہ کے اگر تو آسمان پر جانا چاہتا ہی اور یہہ کہ ابدی سلامتی کا مُنہہ دیکھے تو چاہیئے کہ مسیح پر ایمان لاوے اِسطرح سے جیسے انجیل میں مرقوم ہی جو پطرس تجھے بتلاویگا یہہ وہی راہ ہی جسکو ہر کہیں بُرا کہتے ہیں اور جسپر پولوس بھی ایذا دینے کو گیا تھا (ف) دیکھو بھائیو کرنیلیوس کیسا نیک آدمی تھا کہ اُسکی نیکیاں اوپر مذکور ہیں تو بھی وہ اپنی نیکیوں سے بچ نہیں سکتا تھا اُسے ضرور تھا کہ مسیح پر ایمان لاوے تب حیات کا مُنہہ دیکھے افسوس اُن آدمیوں پر جو کرنیلیوس کے برابر نیک نہیں ہیں تو بھی اپنی نیکی پر نجات کا بھروسہ رکھتے ہیں وہ فریب خوردہ لوگ ہیں

(۷) اور جب فرشتہ جس نے کرنیلیوس سے باتیں کیں چلا گیا تھا اُس نے اپنے نوکروں میں سے دو کو اور اُن میں سے جو سدا اُس کے ساتھ رہتے تھے ایک دیندار سپاہی کو بُلا کے (۸) اور سب باتیں اُنسے بیان کر کے اُنہیں یافہ میں بھیجا

کرنیلیوس کا ایمان اس سے اور بھی ظاہر ہوا کہ اُس نے ہدایت الٰہی کی فوراً تعمیل کی اور وقت کو ضائع نہیں کیا (ف) چاہیئے کہ لوگ وقت کو ضائع نہ کریں جب روح کا فایدہ نظر آوے اور ایک ہدایت کان تک پہونچے کہ اسبات کے کرنے سے فایدہ روحانی ہی تو ہرگز دیری نہ کریں دیری کرنا سست لوگوں کا کام ہی (ف ۲) تین آدمیونکو کرنیلیوس نے بھیجا دو اپنے نوکر اور ایک دیندار سپاہی سرکاریکو اور یہہ دیندار سپاہی اُن لوگوں میں سے تھا جو سدا اُسکے ساتھ رہتے تھے دیکھو دیندار لوگ ہمیشہ اپنے ساتھ دینداروںکے رکھنے سے خوش ہیں دینداروں کے دلکا میل دینداروںکے ساتھ ہی جیسے شریر لوگ ہمیشہ شریروںسے خوش ہیں (ف ۳) کرنیلیوس خدا کے حکم مانتا ہی کرنیلیوس کے نوکر اُسکا حکم مانتے ہیں وہ جو خدا سے ڈرتا ہی خدا سے ڈرنیوالے نوکر بھی پاس رکھتا ہی اور یہہ لوگ کرنیلیوس کے دلی دوست تھے اِسلئے اُسنے اُنسے سب باتیں بیان کیں

اگر عام نوکروں میں سے کسیکو بھیجتا تو صرف یہہ کہتا کہ یافہ میں فلاں جگہ جاویں اور فلاں شخص کو بلا لاویں مگر وہ خاص دوست علی
تھے تب اُنسے فرشتہ کی باتونکا بھی ذکر کیا (ف ۲) کیسا مضبوط ایمان اِسمیں تھا کہ اُسنے خوب یقین بھی کر لیا کہ ضرور یہہ سچا رویا
ہے اور فرشتہ آیا تھا اور پطرس ضرور وہاں ملیگا۔ نہیں کہا کہ خواب خیال ہے لوگونسے کیوں ذکر کروں ایسا نہو کہ وہ ٹھٹھہ ماریں

(۹) دوسرے دن جب وے راہ میں چلے جاتے اور شہر کے نزدیک پہونچے تھے پطرس چھٹی گھڑی کے قریب کوٹھے پر دعا مانگنے چڑھا

(۹ سے ۱۶ تک) اب پطرس کی رویا کا ذکر ہے جو اُسنے غیر قوم کی نسبت دیکھا (یافہ) شہر قیصریہ سے (۳۰) میل تھا دوسرے دن وہ لوگ پہونچے (چھٹی گھڑی) یعنے بارہ بجے دن کے (ف) بزرگوں کا دستور کچھہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین دفعہ دن میں دعا کیا کرتے تھے (زبور ۵۵-۱۷) شام کو اور صبح کو اور دوپہر کو میں فریاد کرونگا اور نالہ کرونگا سو وہ میری آواز سُن لیگا (دانیال ۶-۱۰) دن بھر میں تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگے کرتا تھا دعا اور شکرگذاری کرتا رہا۔ شاید اسی دستور پر پطرس دوپہر کی دعا مانگنے کو کوٹھے پر گیا (ف ۱) واضح ہو کہ جو کوئی آدمی دینداری میں ترقی اور روح میں بڑھنا چاہتا ہے اور یہہ کہ خدا کی رفاقت حاصل کرے اور برکت الہی اُس کے شامل حال رہے اُسے لازم ہے کہ اِسکا ورد کرے اور اپنی تنہائی کی دعاؤنکا یہہ خاص وقت مقرر کرے کہ دن بھر میں تین بار یعنے صبح و شام و دوپہر کو ہمیشہ دعا کیا کرے تب وہ کچھہ دیکھیگا (ف ۲) مجھے معاف کریں میں جہاں کہیں اچھی بات دیکھتا ہوں اُسے پسند کرتا ہوں بعض ہمارے مخالف گرجوں کا دستور ہے کہ صبحکو اور دوپہر کو اور شام کو گھنٹہ بجا دیتے ہیں لوگوں کو یہہ بات یاد دلانے کے لئے کہ دعا کا وقت ہے اور یہہ نہایت اچھی بات ہے (ف ۳) پطرس دعا کے لئے چھت پر چڑھگیا یہہ نمونہ ہے اسبات کا کہ جب دعا کا وقت آوے یا جب دعا کے لئے دلمیں تحریک پیدا ہو تو جیسا موقع خلوت کا ہاتھہ لگے اُسی کو قبول کریں اور دعا میں مشغول ہوں (ف ۴) وہ جو منادی کا کام کرتے ہیں اُنہیں لازم ہے کہ خدا کے ساتھہ خلوت میں ہمیشہ باتیں کیا کریں تاکہ آسمانی انوار سے بھرے رہیں اور دوسروں کو منور کر سکیں

(۱۰) اور اُسے بھوکھہ لگی اور چاہا کہ کچھہ کھائے پر جب وے طیار کر رہے تھے وہ حالت وجد میں پڑا

اُسوقت خدا اُسے کچھہ دکھلانا چاہتا تھا تاکہ کچھہ سمجھاوے اگرچہ لوگ اُسکے لئے کھانا طیار کر رہے تھے پر اُس

باطنی غذا کی طیاری پطرس کے لئے یہہ تھی کہ وہ بھوکھا تھا (ف) کھانا رغبت سے کون کھاتا ہے وہ جو بھوکھا ہے روحانی غذا سے سیری کسکو حاصل ہوتی ہے اُسے جو بھوکھا ہے مبارک وے جو راستبازی کے بھوکھے اور پیاسے ہیں یہہ خدا کی بڑی رحمت ہے کہ آدمی میں بھوکھ پیدا ہو تاکہ سمجھے اور ہضم کرے (وجد) میں پڑا یعنے دنیا کی پہچان جاتی رہی اور نادیدنی چیزوں کو دیکھنے لگا (ف) بیبل میں سات طرح پر خدا ظاہر ہوا ہے (۱) خواب میں (۲) بیداری میں (۳) نیم خفتہ ہونے کی حالت میں (۴) آسمانی آواز سے (۵) اوریم وتومیم سے (۶) کان میں کچھہ الٰہی تقریر کی القا سے (۷) وجد کی حالت میں لیکن اونٹ کی طرح چلانا بیماری کا نشان ہے نہ وجد کا

۱۱ (۱۱) اور اُسنے آسمان کو کھلا اور کسی چیز کو بڑی چادر کی مانند جو چاروں کونوں سے بندھی تھی زمین کی طرف لٹکتے اور اپنے پاس آتے دیکھا

(کسی چیز کو) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہے اُسکے اصلی معنے ہیں (برتن بشکل کتانی چادر کے جسے کیڑا نہیں کھاتا) (ف) یہہ چیز عام کلیسیا کا نمونہ تھا (ف۲) یہہ چیز آسمان سے آتی دکھی اِسلئے کہ کلیسیا خدا سے ہے اُسنے اُسے جمع کیا (ف۳) اُس چیز کے چار کونے تھے اُس سے مراد چار سمت کے لوگ ہیں (لوقا ۱۳- ۲۹) پورب اور پچھم اور اُتر اور دکھن سے آوینگے اور خدا کی بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے (ف۴) اُسکے کونے بندھے تھے یعنے الٰہی قدرت سے اور محبت سے بندھے ہوئے تھے (ف۵) یہہ چیز جب دکھی گئی تو آسمان بھی کھلا ہوا نظر آیا کیونکہ آسمان جو آدم کے گناہ کے سبب آدمیوں پر بند تھا مسیح کے سبب سارے ایمانداروں کے لئے خواہ یہودی ہو خواہ غیر قوم کھل گیا ہے مسیح کے بپتسما ہی کے بعد وہ کھل گیا تھا اور اب تک کھلا ہے ساری کلیسیا پر

۱۲ (۱۲) اُس میں زمین کے سب قسم کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے تھے

(پاک ناپاک چرندے پرندے کیڑے مکوڑے) اِنسے مراد دنیا کی سب قومیں ہیں یعنے کل بنی آدم جو اپنی اپنی عارضی حالت کے سبب جدائیوں کی شکل پیدا کر گئے ہیں اور اُنکی عادات کے باعث اُن کے جدے جدے نام ہوئے ہیں اب وہ سب اکٹھے نظر آئے اُس چادر میں جو آسمان سے اُتری تھی (ف) یہودی آپ کو پاک اور غیر قوموں کو ناپاک جانتے تھے لیکن اب مسیح میں بالکل فرق جاتا رہا سب ایمان کے وسیلہ مسیح میں ہو کے پاک اور مقدس لوگ

ہیں اورسب بھائی ہیں (ف۲) خداوند یسوع مسیح کا لاکھہ لاکھہ شکر ہو کہ اُسنے نہ صرف ہمیں حیات ابدی بخشی مگر ہمارا عار بھی دفع کیا اور مغروروں کے غرور کو توڑ ڈالا اور غریبوں حقیروں کو بڑی عزت بخشی اور سب فرق دور کر دئیے صرف ایمان اور بے ایمانی کا فرق باقی رہا جو حقیقی فرق ہی عارضی فرق سب اُڑ گئے (ف۳) پطرس جو پہلے مچھوا تھا اُسے سب قوموں کا مچھوا بنایا کہ وہ کاہن ہووے اور سب کو مسیح میں خدا کے لئے ایک زندہ قربانی بنا وے

(۱۳) اور اُسے آواز آئی کہ ای پطرس اُٹھہ ذبح کر اور کھا ۱۳

(کھا) یعنے اپنے بدن کا حصہ بنا رفاقت و یگانگت سے (حزقیل ۳-۱) ای آدم زاد جو کچھہ تو نے پایا سو کھا اس طومار کو نگل جا (مکاشفات ۱۰-۹) لے اور اُسے کھا جا (ف۱) کتاب کھانے سے یہہ مراد ہی کہ اُسکی باتیں تمہاری روح کی غذا ہوویں اور یوں روح کا حصہ ہوں اس سے یہہ سب جانور جو کھانے کا حکم ہی اُس کے یہہ معنے ہیں کہ مسیح کے بدن میں شامل ہو جاویں ای پطرس تو کلیسیا کا نمونہ ہی تو اُنہیں کھا یعنے تیرے بدن کا حصہ وہ ہوویں تب مسیح کے بدن کا حصہ ہوئے کیونکہ تو مسیح میں ہی (ف۲) اب دیکھو (متی ۱۶-۱۹) کو کہ میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا جو تو زمین پر بند کرے آسمان پر بھی بند ہوگا اور جو تو زمین پر کھولے آسمان پر بھی کھلا ہوگا پس اُسمیں شامل ہو کے مسیح کے بدن میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ مسیح نے اپنی کلیسیا اُس چٹان پر قایم کی ہی

(۱۴) پر پطرس نے کہا ای خداوند ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز ۱۴
نہیں کھائی

(حرام و ناپاک) دیکھو (احبار ۱۱ باب) میں اُن جانوروں کا مفصل ذکر ہی کہ کون کون حرام اور کون کون حلال ہیں (نہیں کھائی) یعنے کوئی حرام چیز میرے مُنہہ میں کبھی نہیں گئی دیکھو پطرس پہلے بھی شریعت کا پیرو تھا اور پرہیزگار آدمی تھا (ف۱) ابھی پطرس نہیں سمجھا کہ یہہ ایک نمونہ ہی اور اُس سے مراد غیر قومیں ہیں مگر اسکے بعد سمجھیگا (ف۲) دیکھو یہودی کا مُنہہ اور عیسائی کا دل برابر ہیں اُن کے مُنہہ میں کوئی ناپاک خوراک نہیں جا سکتی عیسائی کے دل میں کوئی گندی بات نہیں داخل ہو سکتی (ف۳) جسمانی خوراکوں میں عیسائی کسی چیز کو ناپاک نہیں جانتے مگر چوری اور رشوت اور دغا کا مال کھانا اُنہیں ناپاک ہی اِسکے سوا سب جانور پاک ہیں مگر یہودیوں کے لئے کچھہ جانور ناپاک ٹھہرے تھے اِسلئے کہ خدا کو کچھہ سکھلانا منظور تھا کہ اِس دستور سے کچھہ سکھلاوے ورنہ کوئی گوشت درحقیقت ناپاک نہیں ہی (ف۴)

اہل اسلام میں دو خیال ہیں پہلے یہہ کہ اصل ہر چیز کی ناپاک ہی بعض چیزیں حکمت اور کچھہ مصلحت کے سبب حرام ہوئی ہیں دوسرے یہہ کہ ہر چیز کی اصل ناپاک ہی بعض چیزیں حکمت و مصلحت کے سبب پاک کی گئی ہیں مگر یہہ خیال درست ہی کہ اصل ہر چیز کی پاک ہی عارضی ممانعت چیزوں میں آتی ہی اور یہہ خیال غلط ہی کہ اصل ہر چیز کی ناپاک ہی (ف) ہمیشہ جو جانور خدا کے سامھنے قربانی چڑھائے گئے ہیں اُنکا گوشت کھانے کا خدا نے حکم دیا ہی اب کہ غیر قوم بھی خدا کے سامھنے قربانی ہوتی ہیں تو اُنکے ساتھہ بھی رفاقت و یگانگت کا حکم دیا جاتا ہی کہ فرق نرہے وہ اور ہم ایک ہو دیں

۱۵ (۱۵) اور آواز پھر دوسری بار اُسے آئی کہ جو کچھہ خدا نے پاک کیا ہی تو حرام مت کہہ

(حرام مت کہہ) نہایت بُری بات اور گناہ ہی کہ ہم غیر قوموں کو حقیر جانیں جبکہ وے مسیح میں آگئے تو سب پاک ہیں اور بھائی ہیں (ف) دیکھو وہ بعض قدیمی عیسائی جو غیر قوم کے عیسائی لوگوں کو جو نو مرید ہوتے ہیں بہ نظر حقارت دیکھا کرتے ہیں اور دل میں یہہ غرور ہوتا ہی کہ ہم اصلی ہیں یہاں لکھا ہی کہ حرام مت کہہ اُنہیں ناپاک مت جان (خدا نے پاک کیا ہی) دیکھو ایکدن تھا کہ یہہ پطرس کہتا تھا ای خداوند تو میرے پیر نہ دھو میں ناپاک آدمی ہوں حال آنکہ یہودی تھا اب دیکھتا ہی کہ خدا اُنہیں بھی پاک کرتا ہی جو یہودی شریعت سے ناپاک تھے اب رسومات کا خاتمہ آگیا اب وہ غیر قوم جو جدی تھی خدا کا خاندان ہو کے یہودیوں کے برابر ہیں پس جو کچھہ وہ اپنے فضل سے پاک کرتا ہی اور اپنی بادشاہت کے لئے جنہیں مفید جانتا ہی وہ سب پاک ہیں پس روشنی کو اندھیرا اور اندھیرے کو روشنی نہ کہنا چاہئے (ف) مشہور بات ہی کہ علمائے یہود یہ ہمیشہ ذکر کیا کرتے تھے کہ جب مسیح آویگا تو کوئی جانور ناپاک نہوگا اب مسیح آگیا ہی کہ سب قوموں کو بدن میں شریک کرتا ہی اور سب جانور بھی اسوقت پاک ہیں کوئی گوشت حرام نہیں ہی پھر بھی اُنکی آنکھیں اندھی ہیں (ف) جو کچھہ شریعت سے ناپاک تھا وہ خدا کے پیارے بیٹے کے خون سے پاک ہی (ف) دیکھو یہہ برتن یا چادر جو ظاہر ہوئی اور اُس میں حقیر لوگ دنیا کے بطور تصویر کے تھے یہہ آسمان سے آئی نہ زمین سے پھر آسمان پر اُٹھائی گئی پس سب لوگوں کی اصل آسمان ہی وہ جو حقیر ہیں آسمان سے ہیں اور سب کا آسمان پر جانا ممکن ہی کیونکہ خدا کے بیٹے نے مجسم ہو کے نہ صرف یہود کو بلکہ کل آدم زاد کو پاک اور آزاد کیا ہی اگر وے ایمان لا کے اس برکت کو حاصل کریں

۱۶ (۱۶) یہہ تین بار ہوا اور وہ چیز پھر آسمان پر کھینچی گئی

(تین بار) یعنے سہ کرر بعض رویا اور خواب خدا سے مکرر اور سہ کرر دکھائے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ باتیں خدا سے مقرر ہو چکی ہیں یونہیں ہونگی دیکھو (پیدایش ۴۱-۲۸ سے ۳۲) فرعون کو ایک ہی خواب دو صورتوں میں تاکید کے طور پر دکھلایا گیا (پیدایش ۳۷-۶ سے ۱۰) یوسف نے دو خواب دیکھے ایک ہی مطلب پر تاکید کے لئے (دانیال ۲ و ۷ باب) بھی دیکھو پس اسطرح یہاں پطرس کو سہ بار یہہ دکھلایا گیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ پکی بات ہے (پھر وہ چیز آسمان پر کھینچی گئی) وہیں غایب نہیں ہو گئی مگر آسمان پر کھینچی گئی یہہ دکھلانے کو کہ غیر قوموں اور قوموں کی کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے اُس کا انجام آسمان ہے وہ سب آسمان پر کھینچے جائینگے اور خدا کے ساتھہ سکونت کرینگے یہاں سے کلیسیا کا جلال ظاہر ہے جو خدا نے اُسے مسیح کے وسیلہ بخشا ہے جیسے اُسنے فرمایا تھا کہ میں سب کو آسمان پر کھینچونگا (ف ۱) ایمان دار لوگ آسمان پر کھینچے جاتے ہیں وہاں سب اکٹھے ہیں وقت آتا ہے کہ پھر زمین پر اُترینگے دیکھو (مکاشفات ۲۱-۲) (ف ۲) مقدس کریزاستم صاحب اور اُگسطین صاحب کہتے ہیں کہ یہہ چادر جو کلیسیا کا نمونہ تھا اِسکے چار کونے تھے اور اُس سے مراد چار طرف کے عیسائی تھے یعنے دنیا کی چاروں حدوں کے لوگ عیسائی ہونگے اور آسمان پر کھینچے جائینگے پھر تین بار جو یہہ دکھلایا گیا اِس کا مطلب یہہ تھا کہ واحد فی التثلیث خدا سے پاک ہو کے آسمان پر کھینچے جاتے ہیں پس اِس مرتبہ عالی کے حصول کا سبب تثلیث مبارک پر ایمان ہے اور یہہ بات ضرور سچ ہے کیونکہ دنیا کی چار سمت کے سب عیسائی تثلیث کے نام پر بپتسما پاکے مسیح کے بدن میں شریک ہوتے ہیں (ف ۳) چار کونے والی چادر تین بار دکھلائی گئی پس ۴ + ۳ = ۱۲ کے اور یہہ تعداد ہے مسیح کے رسولوں کی پس نتیجہ یہہ ہے کہ دنیا کے لوگ مسیح کے بارہ شاگردوں کی خدمت سے آسمان پر کھینچے جانے کی لیاقت پیدا کرتے ہیں (ف ۴) جب خدا نے ایک بات تین بار سنائی تو پھر عیسائی واعظوں کو ہرگز شرم نہ کرنا چاہئے کہ کئی کئی بار بھی ایک ہی وعظ کو سناویں تاکہ خوب ذہن نشین کریں یہہ کچھہ بات نہیں ہے کہ کہیں ہمنے ایک بار تو یہہ بات سنائی ہے پھر ہم اُسکو کیوں سناویں

۱۷ (۱۷) اور جب پطرس اپنے دل میں حیران تھا کہ یہہ رویا جو میں نے دیکھا کیا ہے تو دیکھو وے مرد جنہیں کرنیلیوس نے بھیجا تھا شمعون کا گھر پوچھتے دروازے پر کھڑے

(حیران تھا) یہہ جانتا تھا کہ میں نے ایک رویا دیکھا ہے اور اُسکا مطلب کچھہ ہے مجھے کچھہ کام کرنا ہے پر میں خوب نہیں سمجھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اِس حالت حیرانی میں فوراً وہ لوگ آ پہنچے جو کرنیلیوس نے بھیجے تھے اچانک کیا

دیکھتا ہی کہ وہ لوگ دروازہ پر کھڑے ہوئے گھر پوچھتے ہیں (ف) یہہ لوگ قیصریہ سے کل (۳) بجے کے وقت چلے تھے (آیت ۳) آج یعنے دوسرے دن (۱۲) بجے کے وقت پہونچے اور جب پطرس آپ گیا قیصریہ کو تو دو روز کا سفر تھا (آیت ۲۳ و ۲۴) اب یہاں سے قیصریہ اور یافہ کی مسافت بھی معلوم ہوگئی

۱۸ (۱۸) اور پکار کے پوچھتے تھے کہ کیا شمعون جو پطرس کہلاتا ہی یہیں مہمان ہی

ابھی رویا دیکھا ابھی تعبیر اُسکی دیکھتا ہی جو وقوع میں آئی (ف) دیکھو مغرور غیر قوم بھی آئے اور مسیح کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں (ف۲) پہلے غیر قوم یہودیوں کے پاس آیا کرتی تھی اب یہودی غیر قوموں کے پاس ہدایت دینے کو جاتے ہیں کیونکہ پطرس بلایا جاتا ہی

۱۹ (۱۹) جب پطرس رویا کی بابت سوچ کرتا تھا روح نے اُسے کہا دیکھ تین مرد تجھے ڈھونڈھتے ہیں

ہمیشہ خدا کے ارشادات کے بھید روح بتلاتی ہی خدا کی روح جو ایمانداروں میں ہی اُن کی ہادی ہی عقل انسانی خدا کے بھیدوں کو بھی جو ہمنے سنے یا دیکھے نہیں سمجھا سکتی مگر خدا کی روح درست مطلب سمجھاتی ہی اور یہہ بھی ایک دلیل ہی روح القدس کی شخصیت اور الوہیت پر اور یہانسے عقل انسانی اور روح القدس کے درمیان صاف صاف فرق ظاہر ہی (ف) پطرس رویا کی بابت سوچ کرتا تھا تب روح القدس نے بتلایا پس جو کوئی خدا کے کلام میں سوچ کرتا ہی تو اُسے روح القدس ٹھیک مطلب بتلاتا ہی نہ ہر کسی کو جو نہیں سوچتا پس سوچنا بہت ضرور ہی تاکہ ہدایت روح سے یا دے جو ڈھونڈھتا ہی وہ پاتا ہی پس طلب انسان سے اور ہدایت خدا سے ہی

۲۰ (۲۰) سو تو اُٹھ کے اُتر جا اور بے کھٹکے اُن کے ساتھ چل کیونکہ میں نے اُنکو بھیجا ہی

(میں نے بھیجا ہی) میں نے جسنے تجھ سے رویا میں باتیں کی یہاں لفظ میں نے پر بہت زور ہی پس روح القدس خدا ہی کیونکہ باپ بیٹا روح القدس ایک خدا ہی (ف) خدا جنکو بھیجتا ہی وہ کیسے مبارک ہیں اُنہیں قبول کرنا چاہئے ای خدا تو لوگوں کو بھیجدے کہ وے آویں اور تیرا کلام سُنیں ہمارے بُلانے سے کوئی نہیں آتا ای خدا تو بھیجدے اپنے برگزیدوں کا شمار پورا کر (اُٹھ کے اُتر جا) شک مت کر کہ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں شاید دھوکھے باز ہوں

ہرگز نہیں وہ بھیجے ہوئے ہیں تیرے کام کے لئے راہ کھولا ہے اُنکی غیر قومیت کے سبب نفرت کر کے جانے سے مت
رُک جسم اور خون سے صلاح نہ لے چلا جا

۲۱ (۲۱) تب پطرس نے اُن مردوں کے پاس جو کرنیلیوس نے اُس پاس بھیجے تھے اُتر کے
کہا دیکھو جسے تم ڈھونڈھتے ہو میں ہوں تم کس سبب سے آئے ہو

پطرس کے دل کا خوف جاتا رہا اور پطرس نے اُنہیں دوست سمجھا اور ہدایت الٰہی کی تعمیل کی اور آپ کو اُنکے
سامھنے پیش کیا اور سبب آنے کا پوچھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہہ لوگ کسلئے آئے ہیں یہہ جانتا تھا کہ خدا نے بھیجا
ہے پس کسی اچھے مطلب کے لئے بھیجا ہے جلدی کرتا ہے کہ وہ مطلب بتلاویں کہ کس سبب سے آئے ہیں

۲۲ (۲۲) اور اُنہوں نے کہا کرنیلیوس صوبہ دار نے جو مردِ راستباز اور خداترس اور یہودیوں کی
ساری قوم میں نیک نام ہے مقدس فرشتے سے الہام پایا کہ تجھے اپنے گھر بُلاوے اور تجھ سے
باتیں سُنے سو اُس نے اُنہیں اندر بُلا کے اُن کی مہمانی کی

جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے اُسکے نوکر اور ہمسائے بھی اُس کی تعریف کیا کرتے ہیں یہہ نوکر کرنیلیوس کی تعریف کرتے
ہیں کیونکہ اِس شخص کی نیکیوں نے اُن کے دلونکو اُس کی طرف مایل کیا ہے (ف) کرنیلیوس کی کیا اچھی تعریف یہاں
سُنتے ہیں اکثر لوگوں کی تعریفیں اِس قسم کی ہمارے کانوں میں آتی ہیں کہ فلاں شخص بڑا مولوی ہے یا بڑا پنڈت ہے یا بڑا امیر
ہے یا بڑا شریف زادہ ہے یا بڑا جاگیردار ہے وغیرہ اور لوگ ایسی تعریفوں سے بہت خوش ہوتے ہیں مگر حقیقی تعریف
جس پر شکر کرنا چاہئے یہہ ہے کہ وہ مردِ راستباز اور خداترس ہے (یہودیوں کی ساری قوم میں نیکنام ہے) اپنی نیکی کے
سبب اُنکے درمیان نیک مشہور ہو گیا ہے (تجھ سے باتیں سُنے) اگرچہ وہ نیک مرد ہے تو بھی خدا کے فرشتے نے اُسے کہا کہ
تجھے بُلاوے اور تیری باتیں سُنے کیونکہ بغیر مسیحی راستبازی کے اُس کی راستبازی اُسکے لئے کافی نہیں ہے تیری باتیں
سُنے تب وہ کامل ہووے اِسبات پر فرشتے نے گواہی دی ہے اِسلئے اُس نے ہمیں تیرے پاس بُلانے کو بھیجا ہے
(اُن کی مہمانی کی) اور گھر کے اندر بلایا نہیں کہا کہ سرائے میں جاؤ اور اپنا پیسہ خرچ کر کے روٹی کھاؤ کل میں تمہارے
ساتھ چلونگا سو کہا جواب نہیں دیا بلکہ دوستانہ قبول کیا اور گھر کے اندر بلایا اور مہمانی کی اب تو وقت آگیا کہ غیر
قوموں کے ساتھ کھائیں (ف) حقیر اور کمینے لوگ چوڑھے اور چمار بدکار اور کسبیاں اور نہایت ذلیل لوگ بھی جب

انہیں خدا قبول کر کے ہمارے پاس بھیجے کہ وہ خدا کی باتیں سنیں اور اسپر ایمان لاویں تو ہمارے سامنے وہ سب دنیا کے بڑے شریفوں اور امیروں سے جو بے ایمان ہیں زیادہ تر پیارے دوست اور رفاقت کے لایق ہیں جب وہ خدا سے رفاقت پیدا کر گئے تو ہمارے بھی رفیق ہو گئے

۲۳ (۲۳) اور دوسرے روز پطرس اُنکے ساتھہ چلا اور یافہ کے بھائیوں میں سے کئی ایک اُس کے ساتھہ ہو لئے

(دوسرے روز) اُسی دن کو چلکے نہیں گیا بلکہ اُس روز وہیں رہا دوسرے روز گیا اِسکا سبب یہہ ہوا کہ اُنہیں اندر بُلا کے اُنسے باتیں کیں اور سب احوال خوب دریافت کیا اور فکر بھی کیا اب کیا کرنا چاہئے (ف) خدا کے لوگوں کو ہر بات میں الہام اور رویا نہیں ہوتا ہے بہت کام وہ اپنی فکر سے بھی کرتے ہیں اور اُن کی فکر چونکہ الہام کے غلام ہیں اِسلئے وہ فکر بھی پاک اور درست ہوتی ہیں یہہ صلح کا طور تھا جو پطرس نے برتا جسمانی جوش نہیں تھا کہ فوراً جاتا (کئی بھائی) یافہ سے اُس کے ساتھہ گئے وہ سب چھہ عیسائی تھے (۱۱-۱۲) اور کل دس آدمی ہو گئے تھے چھہ یہہ لوگ اور ایک پطرس اور تین وہ جو بُلانے آئے تھے اور یہہ چھہ شخص گواہی کے لئے گئے تھے تاکہ جو کچھہ واقع وہاں گذرے تو اُس کی بابت کلیسیا میں گواہی دیں (ف) مناسب ہے کہ بزرگ خادم دینوں کے ساتھہ جب وہ کسی کام پر جاتے ہیں تو بھائی لوگ بھی ہوا کریں تاکہ اُن نیک کاموں پر جو اُس بزرگ کے وسیلہ سے وقوع میں آتے ہیں گواہی دیں اور ظاہر کریں کہ خدا نے یوں کیا ہے (ف) یہہ معاملہ ضرور ایسا تھا کہ یہاں گواہ درکار تھے کہ غیر قوموں کے لئے بھی خدا راہ کھولتا ہے تاکہ یروشلم کے یہودی عیسائی جو اب تک غیر قوموں کو حقیر جانتے تھے خوب قایل ہو جاویں

۲۴ (۲۴) اور وے دوسرے روز قیصریا میں داخل ہوئے اور کرنیلیوس اپنے رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو اکٹھا کر کے اُن کی راہ دیکھتا تھا

(دوسرے روز) یعنے کرنیلیوس کے رویا سے چوتھے دن (ف) اِس عرصہ میں کرنیلیوس نے بہت انتظاری کی اُسکا دل اُدھر ہی لگا رہا (ف) کرنیلیوس اکیلا منتظر نہیں رہا مگر رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو اکٹھا کر کے منتظر تھا دوستی اور رشتہ داری کا بڑا پھل یہہ ہے کہ سب روحانی برکات حاصل کریں وہ جو پاتے ہیں بانٹتے ہیں

جنھوں نے کچھ نہیں پایا وہ چپ ہیں (ف) کرنیلیوس ہرگز نہیں شرمایا کہ میرا احوال سب جانینگے اور کہینگے کہ اسے کیا ہوا ہی محبت شرمندہ نہیں کرتی ایمان بڑی جرأت بخشتا ہی

۲۵ (۲۵) اور ایسا ہوا کہ جب پطرس داخل ہونے لگا کرنیلیوس نے اُسکا استقبال کرکے اور اُس کے پاؤں پر گرکے سجدہ کیا

(سجدہ کیا) اچھا نہیں کیا تعظیم بیجا کی مگر رومی آدمی نے یہہ حرکت کی تھی اور اُس کا دلی جوش اسکا سبب تھا (ف) یہہ مقام شروع ہی تعظیم بیجا کا اور یہہ ساری تعظیم بیجا جو کلیسیا میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہی یہہ سب بت پرست لوگوں میں سے آئی ہی بت پرست غیر قوم کے عیسائی کچھہ کچھہ آمیزش اپنے پورانے خمیر کی لائے ہیں پر جب کلام سے خوب منور ہوتے ہیں تب ان آفات سے بچتے ہیں (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ کسی آدمی کو سجدہ کرنا یا کسی چیز کے سامہنے سر جھکانا بالکل بت پرستی ہی صرف خدا کے سامہنے سر جھکانا چاہئے (ف) روم میں جب پاپا صاحب کے پیر کی اُنگلی کو لوگ چومتے ہیں تو کیا یہہ بت پرستی نہیں ہی ہاں تعظیم بیجا بھی بت پرستی ہی (ف) غور کی بات ہی کہ جب مسیح خداوند کو لوگوں نے سجدہ کیا تو اُس نے ہرگز منع نہیں کیا کیونکہ وہ خدا تھا مگر دیکھو پطرس نے یہہ سجدہ دیکھہ کے کیا کہا

۲۶ (۲۶) لیکن پطرس نے اُسے اُٹھایا اور کہا کھڑا ہو میں بھی تو آدمی ہوں

(میں بھی تو آدمی ہوں) ایک دن تھا کہ جب اِس پطرس نے مسیح کے حکم سے جال ڈالکے بہت سی مچھلیاں پکڑیں تھیں تو کہا تھا کہ ای خداوند میرے پاس سے جا کہ میں گنہگار آدمی ہوں (لوقا ۵-۸) آج ایک آدمی کی مچھلی پکڑ کے یعنے کرنیلیوس کو مسیح کے حکم سے پکڑ کر کہتا ہی کہ میں بھی تو آدمی ہوں وہ یاد کرتا ہی اُس دن کو اور سب کو یاد دلاتا ہی اور اُس تعظیم بیجا کو بھی قبول نہیں کرتا ہو اور اُسکا بڑا خطرہ دکھلاتا ہی (ف) پطرس نے ایک رومی کو جو قوم سے بت پرست تھا اُسے بھی سجدہ کرنے سے منع کیا پر وے جو پطرس کے قایم مقام ہونے کے مدعی ہیں اُسکے نمونہ پر نہیں چلتے (۲ تھسلونیقی ۲-۴ کو) دیکھو جو مخالف ہی اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی آپ کو بڑا سمجھتا ہی یہانتک کہ وہ خدا کی ہیکل میں خدا بن بیٹھیگا اور اپنے تئیں دکھلاویگا کہ میں خدا ہوں (ف) دیکھو ایک فرشتے نے یوحنا کو سجدہ کرنے سے منع کیا (مکاشفات ۱۹-۱۰ و ۲۲-۹) اسیطرح پولوس اور برنباس نے کہا کہ ہم بھی تو آدمی ہیں (اعمال ۱۴-۱۵)

خدا کا سچا بندہ ایسی باتوں سے ہرگز خوش نہیں ہوتا بلکہ بہت رنجیدہ ہوتا ہی کیونکہ ایماندار ہمیشہ چاہتا ہی کہ خدا کی عزت ہووے نہ میری میں گھٹنوں پر یسوع بڑھے (ف) کرنیلیوس نے جیتے مقدس رسول کو سجدہ کیا تھا تو بھی اُسنے منع کیا مگر اہل اسلام میں سے بعض لوگ قبروں کو اور رومن کیتھولک لوگ مقدسوں کی روحوں کو یا بعض چیزوں کو سجدہ کرتے ہیں اور تاویل یوں کرتے ہیں کہ ہم اُن کی تعظیم کرتے ہیں پس دیکھو کرنیلیوس نے تعظیمی سجدہ کیا تھا تو بھی منع کیا گیا اور یقیناً یہہ بت پرستی ہی

۲۷ (۲۷) اور اُس سے باتیں کرتا اندر گیا اور بہتوں کو اکٹھا پایا

(باتیں کرتا) یعنے دوستانہ طور سے جس سے پطرس کی فروتنی اور خوش اخلاقی اور رویا کی فرمانبرداری ظاہر ہوتی ہی (ف) مسیح کے شاگرد جن میں مسیح کی روح ہی ہمیشہ محبت اور پیار سے لوگوں کے ساتھہ ملاقات کرتے ہیں وہ کچھہ اپنی بزرگی کا غرور نہیں دکھلاتے اور متکبر پیر مرشدوں کی مانند مُنہہ بنائے ہوئے نہیں مگر عاجزی کے ساتھہ باتیں کرتے ہیں

۲۸ (۲۸) اور اُنکو کہا تم جانتے ہو کہ مرد یہودی کو کسی غیر آدمی سے صحبت رکھنی یا اُسکے یہاں جانا کیسا ناجایز ہی پر خدا نے مجھے جتایا کہ کسی آدمی کو حرام یا ناپاک نہ کہوں

کبھی پہلے ایسی بات نہیں سُنی گئی کہ یہودی اور غیر قوم برابر ہیں الٰہی رضامندی کے ساتھہ مگر اسوقت پطرس ایک نئی بات سناتا ہی اگرچہ حقیقت میں سچ ہی پر یہودیوں نے ہمیشہ آپ کو سب سے بہتر جانا اور محمد صاحب نے بھی اپنے قران میں گواہی دی ہی کہ یہودیوں کو سارے جہان پر خدا نے فضیلت دی تھی کہ (اِنّی فَضَّلتُکُم عَلَی العَالَمِین) اور بیبل بھی گواہی دیتی ہی کہ یہودی افضل تھے سب سے مگر اب کہ انجیل ظاہر ہوئی اور خدا کا فضل یہہ نکلا تو غیر قوم بھی اُن کے برابر ہوئی (ف) ہر بشر کی روح میں الٰہی صورت کے نشان پائے جاتے ہیں اگرچہ وہ سب گناہ کے سبب بگڑ گئے تو بھی (شعر) کر نقش و نگار در و دیوار شکستہ + اثار پدیدست صنادید عجم را + اِسلئے خدا نے منع کیا کہ کسی کو حرام یا ناپاک نہ کہوں (ف) پطرس یہہ فرمان الٰہی سناتا ہی کہ کوئی آدمی ناپاک نہیں ہی اِسلئے کہ وہ نامختون ہی اور اِسلئے کہ وہ بیلوں اور بھیڑوں کے لہو سے چھڑکا نہیں گیا ہاں گناہ سے سب بنی آدم آلودہ ہیں اور گناہ موروثی اور فعلی سے ناپاک سب ہیں نہ صرف غیر قومیں پر اب خدا کا فضل ظاہر ہوا اور خدا کا بیٹا آیا جسنے اپنے خون سے سبکو

مول لیا اور وہ سب جو اُسپر ایمان لائے اُسکے خون سے پاک ہوئے اور برابر ہوئے مگر وہ جو ایمان نہیں لائے اپنی قومیت اور رسومات کے سبب سے نہیں مگر بے ایمانی کے سبب سے خدا سے الگ ہیں

۲۹ (۲۹) اِسلئے جب بُلایا گیا بے عذر بھی چلا آیا پس میں پوچھتا ہوں کہ مجھے کس بات کے لئے بُلایا ہے

(کیوں بلایا) جیسے حکیم بیمار سے کہا کرتا ہے کہ تجھے کیا ہوا تا کہ اُس کے مُنہہ کی بات سُنے اسیطرح روحانی حکیم اُنسے پوچھتا ہے کہ تمہاری روحوں میں کیا حاجت ہے کیوں بلایا اپنے مُنہہ سے اپنے دل کا حال ظاہر کرو اگرچہ پطرس نے بلانیوالوں سے سُنا تھا تو بھی ضرور تھا کہ اُن کے مُنہہ سے بھی سُنے (ف) جب لوگ آکر سُناویں کہ فلاں شخص بپتسما کے لئے طیار ہے اور وہ بھلا آدمی ہے تو خادم دین کو چاہئے کہ اُسکے مُنہہ سے بھی سُنے اور اُس سے باتیں کر کے اُسکے دل کا احوال بھی دریافت کرے تب جو مناسب ہے سو کرے

۳۰ (۳۰) تب کرنیلیوس نے کہا چار روز ہوئے کہ میں نے اس گھڑی تک روزہ رکھا اور نویں گھڑی اپنے گھر میں دعا مانگتا تھا اور دیکھو کہ ایک مرد بھڑکیلی پوشاک پہنے میرے سامنے کھڑا تھا

(چار روز ہوئے) پہلے دن نوکروں کو روانہ کیا دوسرے دن وہ نوکر یافہ میں پہونچے تیسرے دن یافہ سے واپس چلے آج چوتھے دن میں یہاں آئے (اس گھڑی تک روزہ رکھا) یعنے اب تک فاقہ کیا خوشی میں اور ذوق شوق میں الہی باتیں سُننے کی (ف) کرنیلیوس کیسا اچھا خدا کا متلاشی تھا اُسے خدا سے ملنے کا کیسا شوق تھا خدا اپنے سچے متلاشیوں کو کبھی نہیں چھوڑتا اُنپر فضل کرتا ہے پر وے جو بے پرواہ ہیں اور خدا کی باتونکے قدردان نہیں ہیں اپنے عیش و عشرت کے جویاں ہیں منہہ سے یہہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا کو تلاش کرتے ہیں وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں اور کچھہ نہیں پاتے (نویں گھڑی) یعنے شام کی قربانی کے وقت (اپنے گھر میں) اُسوقت لوگ یروشلم کی ہیکل میں دعا کے لئے جمع ہونگے مگر یہہ شخص قیصریہ میں ہے اِسلئے اپنے ہی گھر میں دعا مانگتا ہے پس بھائی لوگوں کو چاہئے کہ دعا کا وقت ہاتھہ سے نہ دیویں (ف۲) خدا کی نظر سب پر ہے خواہ کوئی جماعت میں دعا مانگتا ہے یا اپنے گھر میں ہے پر خدا دلوں کو دیکھتا ہے اور برکت لیکر ہر کہیں موجود ہے بشرطیکہ ہم صاف دلی سے حاضر ہوں (بھڑکیلی پوشاک) دیکھو (متی ۲۸: ۳) دیکھو فرشتے بھڑکیلی پوشاک رکھتے ہیں خوشنما سفید شفاف (ف) مسیحی معلموں کو بھی مکاشفات میں فرشتہ کہا گیا ہے

پس چاہئے کہ وے بھی سب لوگوں سے زیادہ اپنے جامہ کو صاف رکھیں نہ صرف ظاہری کپڑوں کو مگر اُن کے چلن پاک ہوں (ایک مرد) اسکی صورت مرد کی تھی مگر حقیقت میں فرشتہ تھا

۳۱ (۳۱) اور بولا اے کرنیلیوس تیری دعا سُنی گئی اور تیری خیرات کی خدا کے حضور یاد ہوئی

(سنی گئی) خدا تو سبکی سُنتا ہے مگر یہاں سُننے جانیکا مطلب یہہ ہے کہ مقبول ہوئی (ف) اکثر دعائیں ہیں جو جسمانی اور دنیاوی دل سے نکلتی ہیں وے سب دنیا پر رہتی ہیں خدا کے حضور میں نہیں پہونچتی مگر ایمان والی دعا پر رکھتی ہے اور آسمان تک اُڑ جاتی ہے اسی طرح محبت کی خیرات بھی مقبول ہوتی ہے اور ایسی قربانی خدا کو پسند ہے (ف۲) ہر دعا تو سُنی نہیں جاتی ہے مگر کوئی نہ کوئی دعا سُنی بھی جاتی ہے اگر ہر دعا سُنی جاتی تو کوئی فرشتہ بھی مدد کو آتا یا کوئی طرح کا جواب خدا سے پاتے (ف۳) روزہ رکھنا دعا کرنا خیرات دینا یہہ کام کچھہ مردہ کام نہیں ہیں مگر توبہ کا نیک پھل ہے اچھے درخت اچھے پھل لاتے ہیں

۳۲ (۳۲) پس کسی کو یافہ میں بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے یہاں بُلا وہ شمعون دباغ کے گھر میں جو سمندر کے کنارے پر ہے مہمان ہے وہ آکے تجھہ سے باتیں کریگا

فرشتے نے کرنیلیوس کو کلام سُنانیوالے کے پاس بھیجدیا جو اُسی کام کے لئے مقرر ہے (ف) آدمی کو نجات کی راہ بتلانے کے لئے آدمی درکار ہے فرشتہ گناہ کی معافی کی قدر منزلت کیا جانے اُسنے تو کبھی گناہ نہیں کیا اور نہ اسکا مزہ چکھا مگر آدمی گناہ کا تجربہ کار ہے وہ خوب بتلا سکتا ہے اِسکے سوا مسیح خداوند اپنے برکات اپنے شاگردوں کے ہاتھہ سے تقسیم کرنا چاہتا ہے نہ فرشتوں کے ہاتھہ سے فرشتے بھی اور قسم کی خدمت کرتے ہیں

۳۳ (۳۳) سو اُسی گھڑی میں نے تیرے پاس بھیجا اور تو نے خوب کیا جو آیا پس اب ہم سب خدا کے آگے حاضر ہیں کہ جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہے سُنیں

(اب ہم سب خدا کے آگے حاضر ہیں کہ جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہے سُنیں) چاہئے کہ یہہ الفاظ گرجوں کے دروازوں منبروں اور ممبروں پر کندہ کئے جاویں تاکہ سب لوگ فکر کریں کہ ہم کسلئے گرجے میں آئے ہیں (ہم سب) جو یہاں اکٹھے ہیں (خدا کے آگے حاضر ہیں) اگرچہ بظاہر پطرس کے سامھنے ہیں مگر حقیقت میں ہم خدا کے آگے حاضر ہیں کیونکہ خدا کی باتیں سُنتے

ہیں (حاضر ہیں) یعنے طیار ہیں قبول کرنے کو جیسے بھوکے طیار ہیں روٹی کھانے کو ایسے ہم سب طیار ہیں اطاعت الٰہی کرنیکو (جو کچھ تجھے فرمایا ہے) ساری باتیں ماننے کو طیار ہیں نہ صرف وہ باتیں جو ہمیں پسند ہیں مگر سب کچھ جو اُسنے فرمایا ہم ماننے کو حاضر ہیں خواہ ہماری مرضی کے خلاف ہو یا ہمارے دل کے موافق (ف) جو کچھ خدا نے تجھے فرمایا ہے سب سنا چاہتے ہیں اُن عیسائیوں کی مانند نہیں جو بندگی کے شروع میں نہیں آتے دیر کرکے آتے ہیں یا تمام ہونے سے پیشتر چلدیتے ہیں ساری بندگی میں اور سارے وعظ میں حاضر نہیں ہیں وہ سب کچھ سُننا نہیں چاہتے جو خدا نے اُس دن کے لئے اپنے خادم کے مُنہہ میں ڈالا ہے پر ہم سب کچھ سُننے کو طیار ہیں اول سے آخر تک (جو کچھ خدا نے تجھے فرمایا ہے) افسوس ہے اُس خادم دین پر جو اپنے دل کی باتیں سُناتا ہے نہ وہ جو خدا نے اُسے فرمایا ہے چاہئے کہ جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی بیاں کرے (ف) دل کی طیاری کا بیان اِن الفاظ میں نہایت خوب ہے چاہئے کہ لوگ اکثر ان الفاظ پر سوچا کریں

(۳۴) تب پطرس نے مُنہہ کھول کے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ خدا صورت پر نظر کرنیوالا نہیں ۳۴

(۳۴ سے ۴۳) تک پطرس منادی کرتا ہے اُن کے درمیان (منہہ کھول کے) جیسے مسیح نے منہہ کھولا تھا (متی ۵-۲) جب منادی منہہ کھولکے منادی کرتا ہے تب سامعین کے دل کھلجاتے ہیں سکھلانیوالے کا مُنہہ خدا کھولتا ہے اور سُننیوالوں کے دل بھی وہی کھولتا ہے اور یہہ ایک خاص برکت ہے جو بولنیوالے کے مُنہہ سے ظاہر ہوتی ہے اور سُننیوالوں کے دلوں میں گھس جاتی ہے (اب مجھے یقین ہوا) یعنے گذشتہ باتوں کے سُننے سے اور اسوقت اُن لوگوں کی یہہ حالت دیکھنے سے مجھے یقین ہوا کہ خدا ظاہری صورت پر نظر نہیں کرتا فقط دل کے حال کی طرف دیکھتا ہے قوم اور ملک میں کچھ فرق نہیں کرتا (ف) یہہ بات جو پطرس نے کہی بڑی خطرناک ہے اُن معززوں کے لئے جو اپنی شرافت اور علمیت اور قومیت اور پیرزادہ پنے پر فخر کرتے ہیں اور بڑی خوشی کی بات ہے اُن غریبوں اور حقیروں کے لئے جو سیدھے دل سے خدا کے سامنے حاضر ہیں (ف) پطرس اپنی اِس منادی میں کچھ کرنیلیوس وغیرہ کی تعریف نہیں کرتا اور نہ کسیکا نام لیکر کچھ بولتا ہے عموماً باتیں کرتا ہے مگر مسیح کا نام لیتا ہے کیونکہ یہہ سارا معاملہ مسیح سے ہے اُسی کو وہ عزت دیتا ہے اور اُسی کی بڑائی کرتا ہے (ف) دیکھو رسول خود کہتا ہے کہ اب مجھے یقین ہوا پس کوئی سکھلانیوالا نہ کہے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے کیونکہ سکھلانیوالے بھی روز بروز سیکھتے ہیں اسلئے کہ حقیقی معلم سب کا خدا ہے (ف) دیکھو پطرس کا مسیحی دل کیسا ہے کہ وہ صاف کہتا ہے کہ اب مجھے یقین ہوا وہ نہیں شرماتا کہ یہہ لوگ کیا کہینگے اُن کے سامہنے تو میری بڑی عزت ظاہر ہوئی ہے کہ فرشتہ کے وسیلہ سے خبر پاکے اُنہوں نے بُلایا ہے کہ خدا کی باتیں سُناوے مگر میں کیا کہتا ہوں کہ میں بھی اِس بھید میں کچا تھا

اب مجھے یقین ہوا یہہ صاف دلی اور روح کی بات ہی نہ جسمانی مزاج کی (ف) پطرس تو پہلے بھی یہہ بات جانتا تھا کہ خدا کی نظر دلوں پر ہی نہ ظاہری صورت پر تو بھی یہودیت اور غیر قومیت میں کچھہ فرق دل میں رکھتا تھا اب کامل یقین ہوا کہ مسیح میں سب برابر ہیں بہت سی باتیں ہیں جنہیں ہم کچھہ جانتے ہیں پر جب خدا سے اُنکا انکشاف ہمارے دلوں پر ہوتا ہی تب ہم خوشی سے کہتے ہیں کہ اب ہم اِس بھید سے کما حقہ واقف ہوئے ہیں

۳۵ (۳۵) بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہی اُسکو پسند آتا ہی

(بلکہ ہر قوم میں) نہ ہر مذہب میں کیونکہ سارے مذہب سوا دین مسیحی کے باطل ہیں پس سب مذہبوں میں سے خدا اچھے آدمی نہیں چنتا ہی مگر دنیا کی سب قوموں میں سے جو اچھا آدمی ہی خدا اُسے پسند کرکے اپنے سچے دین میں مِلا لیتا ہی کہ اُس کی جان بچ جاوے (رومی ۲-۲۹) (جو اُس سے ڈرتا) یعنے حقیقی خدا سے ڈرتا ہی نہ جھوٹھے معبودوں سے نہ خیالی اور وحشی خداؤں سے (اور راستبازی کرتا ہی) یعنے اُس کے کام نیکی کے ہیں (ف) آدمی دو باتوں سے مقبول ہوتا ہی پہلے دل میں خدا کا خوف ہووے اُس کے بعد جوارح سے وہ خوف ظاہر ہووے یعنے بھلے کام کرے سو کرنیلیوس ایسا شخص تھا تو بھی یہہ بات مقبولیت کے لئے بس نہیں تھی اِسلئے پطرس بھیجا گیا کہ اُسے بتلاوے کہ نئی زندگی یسوع مسیح سے ہی پس وہ دو باتیں ظاہر کرتا ہی کہ یہہ آدمی طالب حق ہی اور حق یہہ ہی کہ مسیح کو جانے پس ہر طالب حق پر خدا تعالی احق کو ظاہر کرتا ہی تاکہ وہ بچ جاوے (پسند آتا ہی) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی اُسکے ٹھیک معنے یہہ ہیں کہ قبول کرنیکے لایق ہی پس خدا کے سامہنے کوئی مقبول نہیں ہوتا ہی بغیر مسیح کے (افسی ۱-۶) ہمیں اُس پیارے میں مقبولیت بخشی (ف۱) نتیجہ یہہ ہی کہ سارے مذہب خدا کے سامہنے برابر نہیں ہیں ضرور سب مذہب باطل ہیں مگر ایک دین اللہ کا جو مسیحی دین ہی ہاں ساری قومیں برابر ہیں کسی قوم کا کوئی آدمی ہووے خدا اُسے قبول کر سکتا ہی اگر اُسکا دل سیدھا ہی (ف۲) دین کی بابت بے پروا رہنا کہ کسی دین میں ہوں مقبول ہو سکتے ہیں محض گمراہی اور ہلاکت ہی مگر قوم کی بابت بے پرواہی دکھلانا کہ کسی قوم کا آدمی ہووے بشرطِ ایمان مقبول ہو سکتا ہی سچی بات ہی پس کچھہ ضرور نہیں ہی کہ کرنیلیوس مختون ہو کے یہودی بنے اور پھر خدا کا مقبول مسیح میں ہووے بلکہ بغیر ختنہ کے ایمان سے مقبول ہی اور یہہ بھی نہیں ہی کہ غیر قوم کے بت پرست دین میں رہے اور خدا کا مقبول ہو جاوے ہرگز نہیں چاہئے بلکہ مسیح میں ہو کے پاک ٹھہرے تب خدا کا مقبول ہوگا (ف۳) صرف نیکی سے بھی نہیں بچ سکتے کیونکہ اگر کرنیلیوس نیکی سے بچ سکتا تو اُسے مسیح کی ضرورت نہوتی اُسے تو مسیح کی ضرورت ہوئی (ف۴) خدا سچا حاکم ہی سچا حاکم کبھی نہیں پوچھتا کہ فلاں شخص غریب ہی یا امیر اُس کی صورت کیسی ہی اُسکے رشتہ دار کیسے ہیں گروہ

انصاف کرتا ہی اپنے کانوں کے موافق (ف) بغیر خدا کے خوف کے مختون ہونا بیفایدہ ہی اور نامختون ہونا بھی کچھہ نقصان نہیں کرتا اور یہہ خوف الہی بھی خدا کے فضل سے دل میں آتا ہی تب وہ لایق قبولیت کے ہوتا ہی (ف) خدا ہرگز نہیں پوچھتا کہ کس گرجے کے عیسائی ہو یا آنکہ کس پادری صاحب کا سارٹیفکٹ بپتسما کی بابت رکھتے ہو مگر یہہ دریافت کرتا ہی کہ خدا سے ڈرتے اور نیکی کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مقبول ہو (ف) پس شریعت خوب ہی اور نیکی کرنا بھلا ہی پر شریعت آدمی کو مسیح تک پہونچاتی ہی اور نجات صرف مسیح سے ہی

۳۶ (۳۶) اُس کلام کو جو اُسنے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب یسوع مسیح کی معرفت جو سبھوں کا خداوند ہی صلح کی خوشخبری دیتا تھا

(بنی اسرائیل کے پاس بھیجا) اگرچہ پطرس اسوقت غیر قوموں سے بولتا ہی تو بھی کہتا ہی کہ نجات پہلے یہود کے لئے ہی (صلح) نام ہی انجیل کا کیونکہ انجیل سے صلح ہوتی ہی خدا کے ساتھہ اور ایک دوسرے کے ساتھہ اور یہود و غیر قوم کے ساتھہ (ف) انجیل کا مناد صلح کا منادی ہی کیونکہ اسکے ہتھیار صلح کے ہتھیار ہیں شریعت اور انجیل میں یہی فرق ہی (یسعیاہ ۵۲-۷) پہاڑوں کے اوپر کیا ہی خوشنما ہیں اُس کے پاؤں جو بشارتیں دیتا ہی اور سلامتی کی منادی کرتا ہی اور خیریت کی خبر لاتا ہی اور نجات کا اشتہار دیتا ہی جو صیہون کو کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہی (۵۷-۱۹) سلامتی سلامتی اُسکو جو دور ہی اور اُسکو بھی جو نزدیک ہی اور میں بھی اُسے صحت دونگا (افسی ۲-۱۷) اور اُسنے آکے تمہیں جو دور تھے اور اُنہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی (کلسی ۱-۲۰) اور اُسکے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے ساری چیزوں کو کیا وے جو زمین پر ہیں کیا وے جو آسمانپر ہیں اُسی کے وسیلہ اپنے سے ملالے (ف۲) پطرس اسوقت اپنا مطلب پیش کرتا ہی جو صلح کا مطلب ہی (جو سبھوں کا خداوند ہی) یعنے غیر قوم کا اور یہودیوں کا بھی (ف۳) بڑی تسلی کی بات یہہ ہی کہ صلح کا شہزادہ سب کا خداوند ہی (ف) وہ پہلے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا گیا نہ صرف اُنہیں کے واسطے مگر سب کا خداوند ہو کے دیکھو (افسی ۴-۱۳ سے ۲۰ تک) (ف۳) سب سے اچھا سلام علیک یہہ ہی کہ کہا جائے صلح مسیح کے وسیلہ سے ہی اس سے محبت و دلیری بڑھتی ہی اور مسیح نے جب فرمایا تھا کہ تم پر سلام تو اسکا مطلب بھی اسی صلح سے تھا خدا اِس صلح میں سب کا حصہ کرے

۳۷ (۳۷) ہاں اُسبات کو تم جانتے ہو جو اُس بپتسما کے بعد جس کی منادی یوحنا نے کی گلیل سے شروع ہو کے تمام یہودیہ میں مشہور رہوئی

(تم جانتے ہو) مسیحی واقعات کچھ چھپے ہوئے نہ تھے سب جانتے تھے کہ کیا کیا ہوا ہی پر سمجھتے کم تھے (ف۱) شاید کرنیلیوس نے کفرناحوم کے صوبہ دار سے باتیں کہیں ہوں (لوقا ۷-۲ سے ۹) یا اُس صوبہ دار سے سنا ہو جو صلیب پر پہرہ دیتا تھا (متی ۲۷-۵۴ لوقا ۲۳-۴۷) یا اُن سپاہیوں سے سُنا ہوگا جو قبر کی نگہبانی کرتے تھے اور مسیح کا جی اُٹھنا دیکھ گئے تھے کرنیلیوس قیصریا میں رہتا تھا اور قیصریہ یروشلم کا دارالحکومت تھا اور بہت دور بھی نہ تھا اِسلئے ضرور یہہ وقعات یہہ لوگ بھی جانتے تھے پر سمجھتے نہ تھے کہ یہہ کیا باتیں ہیں انجیل کی باتیں اگرچہ کوئی جانے پر جب تک سمجھایا نہ جاوے سمجھ میں نہیں آتی ہیں (ف۲) وہ جانتے تھے تو بھی پطرس پھر سناتا ہی تاکہ سب کچھ یاد دلا کے سمجھاوے (اُس بپتسما کے بعد) اسوقت نکال کے دیکھو (اعمال ۱-۲۲) کو (گلیل سے شروع ہو کے) دیکھو (لوقا ۴-۱۴ و ۴۴ و ۲۳-۵) کو (ف۳) اُن باتوں کو جو گلیل میں شروع ہوئیں چاہئے کہ کلیسیا بھی نہ بھولے مسیح کے سارے واقعات ابتدا سے آخر تک پیش نظر رکھنے نجات کے لئے نہایت مفید ہیں پیدائش سے صعود تک سب کچھ یاد رکھنا چاہئے وہ سب واقعات ایمان کی بنیاد اور زندگی کا دایرہ ہیں (مشہور رہوے) وہ بات نہ صرف مسیح کے وسیلہ سے مشہور ہی ہوئی بلکہ اُسی کے وسیلہ سے واقع بھی ہوئی

۳۸ (۳۸) یعنے یسوع ناصری کو کہ کسطرح خدا نے اُسے روح القدس اور قدرت سے ممسوح کیا وہ نیکی کرتا اور سب کو جو ابلیس کے مظلوم تھے چنگا کرتا پھرا کیونکہ خدا اُس کے ساتھہ تھا

(روح القدس سے) یعنے بپتسما کے وقت (متی ۳-۱۳ سے ۱۷) یہہ ظاہرًا دکھلایا گیا کہ یہہ خداوند کا مسیح ہی (ممسوح کیا) یعنے کرسٹوس کیا یا مسیح کیا جس سے آج تک منسوب ہو کے لوگ کرستان یا مسیحی ہوتے ہیں (اعمال ۱۱-۲۶) (قدرت) یعنے طاقت الٰہی پس روح القدس اور قدرت ہمیشہ ساتھہ ہیں کیونکہ روح القدس کا پھل قدرت ہی (ف) اِس مقام پر روح القدس اور قدرت لکھا ہی (لوقا ۲-۴۰) میں روح اور حکمت ہی (اعمال ۱۱-۲۴) میں روح و ایمان ہی (۱۳-۵۲) میں روح و خوشی ہی (یوحنا ۴-۲۳) میں روح و راستی ہی (یوحنا ۶-۶۳) میں روح و زندگی ہی وغیرہ مقامات کے دیکھنے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ روح القدس کے ساتھہ ہمیشہ وہ انعام دیا جاتا ہی جسکی اُسوقت حاجت ہوتی ہی پس اِسوقت جو مسیح

کی اِنسانیت کو روح القدس عطا ہوئی اُسکے ساتھہ قدرت تھی کیونکہ قدرت کے کام اُسے کرنے تھے تاکہ راہ نجات کھولدے (وہ نیکی کرتا تھا) اُس کی تشریف آوری کا مطلب ہی یہہ تھا کہ وہ نیکی کرے نہ آنکہ غصہ و قہر کرنیوالا حاکم ہووے (ف) یہہ الفاظ کہ وہ نیکی کرتا تھا حقیقی طور پر صرف مسیح کی نسبت بولنے جایز ہیں کیونکہ وہی ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو نیکی کرتا تھا جو مطلق بدی سے بچا اور اِس کاجل کی کوٹھری یعنے دنیا میں آکے بیداغ رہا ورنہ سب نیکی کرنیوالے بھی باوجود سخت کوشش کے بیداغ نہیں گئے پر وہ مسیح اِنسان روح القدس اور قدرت سے ممسوح تھا اِسلئے اُسمیں طاقت تھی وہ ہر بدی سے نجات دہندہ ہوکے آیا تھا خواہ جسمانی بدی ہووے یا روحانی وہ سب سے پاک رہا اور آوروں کو پاکیزگی بخشی (ف۲) وہ نیکی کرتا تھا ہر طرح سے کیونکہ ساری رستبازیاں پوری کرنے کو وہ آیا تھا (چنگا کرتا پھرا) یہہ بھی ایک قسم کی نیکی تھی جسکی بابت پیشگوئی ہوئی اِسوقت (یشعیاہ ۳ باب) تمام پڑھو خاصکر (آیت ۶۵) کو (ف۳) اِس نیکی کے کام سے وہ یہہ دکھلاتا تھا کہ وہی موعود مسیح ہے اور شیطان کے پھندے سے آدمیوں کو مخلصی دینے آیا ہے (لوقا ۱۳-۱۶) (خدا اُسکے ساتھہ تھا) یعنے اُسکی انسانیت کے ساتھہ الوہیت بھی تھی وہ کامل خدا اور کامل انسان تھا اور یوں اُسکا خاص عہدہ و رتبہ مسیح ہونیکا ظاہر ہوا (یسوع ناصری) اُسکا نام تھا اور یہاں سے اُسکی فروتنی اور غریبی ظاہر ہے کہ باوجود اسی شرکت الٰہی کے وہ نہایت فروتن ہوکے یسوع ناصری کہلایا (ف) اِس حقیر غریب یسوع ناصری کے ساتھہ خدا تھا اور ہمیشہ اُس کے ساتھہ رہا اور خدا و انسان میں ایسا میل ہوا کہ اُسکی انسانیت سے ابدالآباد الوہیت میں جدائی نہیں ہے اور یہہ میل باطنی طور پر تھا

۳۹ (۳۹) اور ہم اُن سب کاموں کے جو اُس نے یہودیوں کے ملک اور یروشلم میں کئے گواہ ہیں اور اُنہوں نے اُسے لکڑی پر لٹکا کے قتل کیا

(گواہ ہیں) ہم سب جو اُسکے رسول ہیں گواہ ہیں جو کچھہ آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا اُسپر گواہی دیتے ہیں (ف) ساری اِنجیل کی باتیں تاریخی واقعات پر مبنی ہیں کہ مسیح آیا مسیح موا مسیح جی اُٹھا مسیح آسمان پر چلا گیا وغیرہ (یہودیوں کے ملک) یعنے جلیل سے لیکے ملک یہودیہ میں اور یروشلم میں جو کام اُسنے کئے اور اُن کے پایہ تخت کے درمیان جو عجایب غرایب اُس سے ظاہر ہوئے اُن سب باتوں پر ہم گواہ ہیں (اُنہوں نے قتل کیا) اسوقت کہتا ہے کہ اُنہوں نے قتل کیا جب یہودیوں سے بولتا تھا تب کہتا تھا تم نے قتل کیا (لکڑی پر لٹکا کے) نہ سنگسار کرکے مگر صلیبی موت سے مارا اور یوں وہ ہمارے لئے لعنت ہوا (استثنا ۲۱-۲۳) کیونکہ وہ جو صلیب دیا جاتا ہے خدا کا

ملعون ہی (گلاتی ۳-۱۳) مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہی (ف) مسیح خداوند کا شکر ہو کہ اُسنے شریعت کی ساری لعنت کو اپنی صلیبی موت میں اپنے اوپر اُٹھا کے ہمیں جو اُسپر ایمان لاتے ہیں شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا کہ وہ آپ ہمارے بدلے لعنتی ہوا ہم سب حقیقت میں لعنتی تھے اور یہہ لعنت ابد تک ہمارے اوپر تھی کبھی ہم اُسکے نیچے سے نکل نہ سکتے کیونکہ لاچار اور کمزور تھے پر وہ ہمارے لئے لعنتی ہوا کہ ہماری لعنت اُسنے اپنے اوپر اُٹھالی اور ہمیں اُس سے مخلصی دی اور آپ بھی اُس لعنت کے نیچے سے تیسرے دن نکل آیا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے نیچے رہے اِسلئے کہ حقیقی زندگی کا مالک وہ تھا وہ اپنی قدرت سے اُس بوجھ کے نیچے سے نکلا اور اُس سے اُسکا جلال زیادہ ظاہر ہوا شعر ز قدر شوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم + کلاہ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید + دیکھو خدا کے بیٹے نے شیطان سے اور دوزخ سے اور گناہ کے وبال سے ہمیں بچانے کے لئے کیسا دام ادا کیا کہ اِس حقارت کی موت کو اختیار کیا اور شیطان کا زور توڑکر اور باپ کی عدالت ہماری نسبت پوری کر کے اُسے جلال اور عزت میں جو ازل سے اُسکا ہی باپ کے ساتھ عرش معلیٰ پر جا بیٹھا

(۴۰) اُسی کو خدا نے تیسرے دن جِلا کے اُٹھایا اور ظاہر کر دکھایا ۴۰

(خدا نے اُٹھایا) کہیں لکھا ہی کہ وہ آپ اُٹھا اور کہیں لکھا ہی کہ خدا نے اُٹھایا اُسکا مطلب یہہ ہی کہ وہ الوہیت کے لحاظ سے آپ اُٹھا اور انسانیت کے بلحاظ خدا سے اُٹھایا گیا کیونکہ اُسکی اور باپ کی الوہیت ایک ہی (جِلا کے اُٹھایا) اب وہ زندہ ہی اور ابد تک زندہ رہیگا (ظاہر کر دکھایا) خدا نے اُسے جِلا کے خفیہ آسمان پر نہیں بُلا لیا مگر ہم گواہوں پر بلکہ قریب پانچ سو شخص کے تھے جنہوں پر وہ زندہ ظاہر کیا گیا تاکہ گواہی دید پر ہووے (ف) اِس وقت پطرس نے کرنیلیوس سے جو باتیں کیں اُن میں تعلیمات مسیحیہ کا ذکر بہت ہی کم ہی مگر تواریخی واقعات کا بہت ذکر ہی پس یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی تعلیم مسیح کے واقعات ہیں نہ احکام وغیرہ کیونکہ احکامی باتیں جنہیں نادان بھولتے ہیں شریعت سے علاقہ رکھتی ہیں مگر انجیل یہہ ہی کہ خدا دنیا میں آیا اور اُن واقعات سے ثابت ہوا کہ وہ خدا ہی اور وہ ہمیں دوزخ سے چھڑا کر پھر آسمان پر چلا گیا اب ہم اُس کے بندے ہیں اور جان و تن سے اُس کے ہیں اِسلئے اُس کے حکم بھی جو ملے ہیں بدل و جان ماننے کو طیار رہیں

(۴۱) ساری قوم پر نہیں بلکہ اُن گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چُنے ہوئے تھے یعنے ہم پر جو ۴۱
اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُسکے ساتھہ کھاتے اور پیتے تھے

(ساری قوم پر نہیں) اسلیئے کہ قوم سے دوبارہ رد ہونا مناسب نہ جانا پھر تحقیر اُٹھانے کی کیا ضرورت ہی جبکہ نجات کا کام تمام اور کامل ہوگیا اِسلیئے وہ پھر سب پر ظاہر نہوا مگر (چنے ہوئے گواہوں پر ظاہر ہوا) اُسنے نہ چاہا کہ اپنی سرفرازی میں مخالفوں پر ظاہر ہو مگر صرف برگزیدہ گواہوں پر جنہوں نے فروتنی کی حالت میں اُسے پہچانا سرفرازی کی حالت میں بھی وہ اُنہیں پر ظاہر ہوا اور جنہوں نے اُس کی فروتنی کی حالت میں اُسے رد کیا اُسنے اپنی سرفرازی کی حالت میں بھی اُنپر آپ کو ظاہر نہ کیا ہاں اُسوقت ظاہر کریگا جبکہ تخت عدالت پر ہوگا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح آپ کو صرف اپنوں پر ظاہر کرتا ہی غیر لوگ اُسکے جلال سے محروم ہیں اُسکا کلام بھی صرف اُس کے برگزیدوں پر ظاہر ہوتا ہی اور یہہ عدالت حق ہی اپنوں کا حق ہی کہ اُنپر ظاہر ہو غیروں کے لئے سزا ہی کہ اُس کے جلال کو نہ دیکھیں بلکہ باہر کے اندھیرے میں رہیں (کھاتے اور پیتے تھے) نہ صرف موت سے پہلے مگر جی اُٹھنے کے بعد بھی کچھہ مچھلی کھائی تھی اور کچھہ شہد پیا تھا دیکھو (لوقا ۲۴-۴۱ سے ۴۳ یوحنا ۲۱-۱۲)

(۴۲) اور اُس نے ہمیں حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کرو اور گواہی دو کہ یہہ خدا کی طرف سے زندوں ۴۲
اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا مقرر کیا گیا

(زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا) صرف خدا ہی مگر یہاں لکھا ہی کہ مسیح سے یہہ کام ہوتا ہی تب مسیح خدا ہی کسی آدمی کا حق نہیں ہی کہ یہہ کام کرے (ف۱) پہلے پطرس نے کہا تھا کہ وہ سب کا خداوند ہی (ایت ۳۶) اب کہتا ہی کہ وہ سب کا منصف بھی ہی اُسی کے تخت عدالت کے سامنے سب منکروں کو اور سب ایمانداروں کو حاضر ہونا ہی اُسی سے سب کا معاملہ متعلق ہی وہی سب کا خدا ہی (یوحنا ۵-۲۲ و ۲۳ و ۲۷ و ۱۷-۳۱) کو اِسوقت دیکھو (ف۲) مسیح آپ انصاف کریگا سب یہود یونکا اور اُن کا بھی جنہوں نے اُسپر فتویٰ دیا اور سب رومیوں کا بھی انصاف کریگا جنکی طرف سے پیلاطس نے اپنی تحقیق اور تمیز کے برخلاف مسیح پر فتویٰ دیا سب زندوں اور مُردوں کا انصاف وہی کریگا کیونکہ جب وہ انصاف کے لئے پھر آویگا تو سب مُردے اُس کے آنے پر جی اُٹھینگے اور وہ لوگ جو اُسوقت دنیا میں جیتے ہونگے سب ملکر اُسکے سامنے حاضر ہونگے اور وہ سب کا انصاف کریگا

۴۳ (۴۳) اِسپر سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے اُسکے نام سے اپنے گناہوں کی معافی پاویگا

(اِس پر) یعنے مسیح پر جو یسوع ہی (ف۱) سب نبیوں کی گواہی کا خلاصہ یہہ ہی کہ صرف یسوع مسیح سے مغفرت ہی اور ایمان کے وسیلہ یہہ مغفرت اُس سے ملتی ہی ہر کسیکو جو ایمان لاوے (ف۲) اگر کوئی آدمی پہلی پیشگوئی سے کہ عورت کی نسل سانپ کا سر کچلیگی اور آخری پیشگوئی تک کہ آفتاب صداقت طالع ہوگا اور درمیان کی سب پیشگوئیاں نبیوں کی غور سے دیکھے تو جانیگا کہ یہہ خلاصہ پطرس نے نہایت درست بتلایا ہی اور یہہ کہ عیسائی لوگ نہایت درست بیان کرتے ہیں اور یہہ بھی جانیگا کہ جو لوگ مسیح کو نجات دہندہ نہیں مانتے اور اُس کے کفارہ کو اور ابنیت وغیرہ کو قبول نہیں کرتے وہ سب نبیوں کے مخالف ہیں اور جب سب نبیوں کے مخالف ہیں تو یقیناً خدا کے بھی مخالف ہیں اور یہہ سب ابدی بربادی سے برباد ہونگے (ف۳) دیکھو انجیل کیسی قدیم کتاب ہی طوفان سے پیشتر بزرگوں کو سنائی گئی اور مسیح کی آمد سے پیشتر یہودیوں کو نبیوں کی معرفت سنائی گئی ہاں اُنہوں نے جن باتوں کو دور سے دیکھا اور دُھندھلا سا دیکھا اِسوقت ہم صاف اور نزدیک دیکھتے ہیں پس عیسائی دین کوئی نیا دین نہیں ہی وہی ایک راہ ہی جو دنیا کے شروع سے آجتک سب کے لئے زیادہ زیادہ کھُلتی گئی ہی اِسی راہ سے اگلے لوگ آسمان پر چڑھ گئے اور اِسی راہ سے ہم بھی چڑھ جاتے ہیں اور وہ راہ وہی خدا کے برّہ کا خون ہی جو آدمیوں کو پاک کر کے خدا سے ملاتا ہی (اُس کے نام سے) یعنے اِس بات پر ایمان لانے سے کہ وہ کیا ہی کون ہی اور کیسا ہی یعنے جیسے کہ وہ بیبل میں ظاہر ہوا ہی ویسے اُسے قبول کرنا (جو کوئی ایمان لاوے) ایمان کی حاجت تو سب کو ہی مگر جو کوئی ایمان لاوے وہی بچیگا خواہ یہودی ہو خواہ غیر قوم (معافی پاویگا) معافی کی دعوت سب کے لئے ہی (ف) اِس وعظ میں مسیح کی نبوت کہانت اور بادشاہت ہر سہ عہدوں کا ذکر ہی اور اُس میں نبوت کا خاتمہ ہی کیونکہ وہ صلح کا منادی گناہوں سے چھڑانیوالا ہی اپنے خون کا کفارہ دیکر بادشاہت کرتا ہی سب کا خداوند اور سب کا منصف اور سب کا حاکم ہو کے

۴۴ (۴۴) پطرس یہہ باتیں کہہ رہا تھا کہ روح القدس سب پر جو کلام سُنتے تھے نازل ہوئی

(نازل ہوئی) یعنے پچھلی بات کہ مسیح کے نام سے معافی ہے کہتے ہی روح القدس سب پر نازل ہوئی (ف۱) ظاہراً نازل ہوئی جیسے پنتکوست کے دن یروشلم میں نازل ہوئی تھی اور وہ سب غیر زبانیں بولنے لگے (ف۲) خداوند کی آگ

نازل ہوئی یہہ دکھلاکے کہ غیر قوموں کی قربانی کہ وہ سب ایمان سے خدا کے سامہنے حاضر تھے مقبول ہی (ف۳) یہہ غیر قوموں کا پنتکوست ہوا جیسے پہلے یہودیوں کا ہوا تھا گمان ہی کہ جیسے یروشلم میں آگ کی زبانیں دکھلائی دی تھیں اور ہر ایک پر بیٹھیں تھیں اسیطرح اب دوبارہ غیر قوموں پر بھی ہوا اور یہہ خیال اُس فقرے سے ہوتا ہی کہ جب پطرس نے یروشلم میں جاکے کہا تھا کہ اُنہیں بھی ہماری طرح روح القدس دیگئی ہی (ف۴) روح القدس کا نازل ہونا کسی وقت اور کسی مکان پر موقوف نہیں ہی مگر خدا کے فضل پر موقوف ہی جب لوگ ایمان کے ساتھہ مسیح پر تاکتے ہیں تو روح القدس پاتے ہیں (ف۵) یہاں روح القدس نازل ہوئی اِس سے پہلے کہ بپتسما پاویں یا یہود کے موافق ختنہ کراکے داخلی یہودی بنیں پس خدا کا فضل نہ کسی رسم پر موقوف ہی نہ کسی دستور جسمانی پر لیکن دل کی طیاری اور مسیح کی مہربانی پر موقوف ہی

(۴۵) اور مختون ایماندار جو پطرس کے ساتھہ آئے تھے حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی روح القدس کی بخشش جاری ہوئی ۴۵

(مختون ایماندار) یعنے وہ چھہ عیسائی جو پطرس کے ساتھہ یافہ سے آئے تھے کہ غیر قوموں کی شراکت پر گواہ ہوں اُنہوں نے یہہ معاملہ بچشم خود دیکھا اور حیران ہوئے اِسلئے کہ نامختون لوگوں نے بھی ہمارے مانند خدا کا فضل پایا (ف) حیرانی کا سبب کیا تھا حال آنکہ غیر قوموں کی بلاہٹ کے بارہ میں اسقدر پیشگوئیاں کلام میں مرقوم تھیں پر تو بھی وہ حیران ہوئے اِس حیرانی کا سبب یہہ تھا کہ کلام پر بہت فکر نہیں کیا تھا اُس کے گہرے مطالب سے کما حقہ واقف نہ تھے اب جسقدر واقف ہوتے ہیں اور اپنے جسمانی دستورات اور خیالات کے برخلاف خدا کے عجایب کام دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں اور ایک سبب یہہ بھی تھا کہ کسیقدر یہودیت کا پورانا خمیر دل میں تھا جیسے اِسوقت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عیسائی جو مسلمانوں میں سے آئے ہیں اور بعض جو ہندو وغیرہ میں سے آئے ہیں ایماندار بھائی تو ہیں مگر پورانا خمیر اُن میں سے رفتہ رفتہ نکلتا ہی اسیطرح یہودیوں میں سے یہہ خمیر رفتہ رفتہ نکلا تھا اُنہوں نے اگرچہ پطرس کی وہ باتیں سنیں تو بھی کسیقدر غیر قوموں کو حقیر اور آپ کو بزرگ جانا پر اب کہ خدا کی برکت میں اُنہیں اپنے برابر شریک دیکھا تو وہ دل کا خیال ٹوٹ گیا تب حیرانی پیدا ہوئی (جاری ہوئی) نہ صرف اُنہیں شخصوں پر روح القدس آئی مگر غیر قوموں کی طرف بھی چشمہ زندگی کھل گیا نہ کمتی سے نہ کچھہ رعایت سے مگر بہتایت سے جیسے یہودیوں پر ہوا تھا

(۴۶) کیونکہ اُنہیں زبانوں میں بولتے اور خدا کی بڑائی کرتے سنا تب پطرس نے پھر کہا ۴۶

(زبانیں) مختلف بولنا جو بغیر سیکھے دفعتاً کھل گئیں نشان تھا نزول روح القدس کا (۱ قرنتی ۱۴-۲۲) زبانیں ایمانداروں کے لئے نہیں بلکہ بے ایمانوں کے واسطے نشان ہیں

۴۷ (۴۷) کیا کوئی پانی روک سکتا ہے کہ یہہ جنہوں نے ہماری طرح روح القدس پائی بپتسمہ نہ پاویں

پطرس نہیں کہتا کہ انکو حقیقی بپتسما جو روح کا ہے یہہ لوگ پا چکے اب پانی کے بپتسما کی کیا ضرورت ہے بلکہ وہ بتلاتا ہے کہ جب حقیقی شاگردوں نے خدا سے شاگردی پر مہر پائی اور روح کا بیعانہ لیا تو اب کون ہے جو پانی کے بپتسما کو روکے چاہیے کہ ظاہری نشان بھی قبول کر کے ظاہراً و باطناً سب طرح سے کلیسیا میں پیوند ہوں (ف) جس نے میراث پر قبضہ کر لیا تو کیا ناجایز ہے کہ وہ ایک پرچہ کاغذ پر سند اُس ملک مقبوضہ کی لیکر رکھے ہم جانتے ہیں کہ نہایت واجب ہے (ف) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمنے خدا سے فضل پایا ہے اور بپتسما کا انکار کرتے ہیں یقیناً اُنہوں نے روح القدس نہیں پائی جسے خدا روح بخشتا ہے وہ ظاہری نشان کلیسیا کا بھی قبول کرتا ہے کیونکہ روح القدس آدمی میں اطاعت الٰہی کی خواہش کو بھڑکاتی ہے اور اُسکے دل کو تمام قومی آرام وغیرہ سے آزادگی بخشتی ہے تب وہ ظاہراً اور باطناً دل سے مسیح کا ہوتا ہے پر وہ جو عیسائیوں میں عیسایت کا اظہار کرنا چاہتا ہے اور غیر قوموں میں اپنی قومیت کا آرام کھونا نہیں چاہتا یہہ کہنے کو جگہ رکھتا ہے کہ میں نے تو ابھی بپتسما نہیں پایا ہے اُسنے اب تک مطلق خدا کی روح نہیں پائی وہ خدا اور ممون ہر دو کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور دو کشتیوں میں قدم رکھتا ہے تا کہ بے تھاہ سمندر میں غرق ہو جاوے پس آدمی کو یکسو ہونا چاہیئے اور بزدلا پن نکالنا چاہیئے خدا کے لئے میدان میں ظاہر ہو کے اُسکے پیارے بیٹے کا اقرار کرنا چاہیئے اُسی طور سے جس طرح سے اُسنے اقرار کرنے کا حکم دیا ہے کہ بپتسما پاویں (ف) ختنہ کی ضرورت تو نہ تھی مگر باوجود روح کے بپتسما کے پانی کے بپتسما کی بڑی ضرورت تھی اِسلئے پطرس نے بپتسما کے لیے کہا (ف) یہاں لکھا ہے کہ پانی کو کون روک سکتا ہے یعنے پانی اُنکے پاس آنے دو جو کہ لوگ کسی برتن میں واسطے بپتسما کے لا سکتے ہیں کہ میں اُنہیں بپتسما دوں مگر نہیں کہا کہ اُن لوگوں کو نہر یا حوض وغیرہ کے پاس جانے سے کون روک سکتا ہے اور یہاں سے ظاہر ہے کہ وہاں پانی لایا گیا اور اُنہوں نے چھینٹا پایا پس غوطہ کی ایسی ضرورت نہ تھی کہ بغیر اُسکے بپتسما جایز نہ ہو یہہ قول الفورڈ صاحب کا ہے جو نہایت بڑے مدقق اور محقق مفسر بیبل کے ہیں

۴۸ (۴۸) اور اُسنے حکم دیا کہ خداوند کے نام پر بپتسما پاویں تب اُنہوں نے اُسکی منت کی کہ چند روز رہے

(بپتسما پاویں) کسی اور عیسائی کے ہاتھہ سے جو پطرس کے ساتھہ تھے تاکہ فخر نکریں کہ ہمنے رسول کے ہاتھہ سے بپتسما پایا ہی یہہ کچھہ بزرگی نہیں ہی بلکہ مغروری ہی پر بزرگی یہہ ہی کہ فضل کی منادی کریں (ف) بپتسما کا فضل نہ اُس شخص سے ہی جو بپتسما دیتا ہی مگر اُس سے ہی جسکے نام پر بپتسما لیا جاتا ہی اور وہ پاک تثلیث کا نام ہی (خداوند کے نام پر) یہاں لکھا ہی مگر وہ لوگ خدا پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں جس سے رویا پایا تھا اور روح القدس اُسوقت نازل ہی ہوچکا اور اُن میں موثر بھی ہوا جسے خوب جان گئے مگر مسیح خداوند سے ناواقف تھے جواب اُنپر پطرس نے منادی کرکے ظاہر کیا اور وہ خدا باپ کے ساتھہ معہ روح القدس ایک خدا ہی اِسلئے اُسکا نام یہاں لکھا ہی اور خداوند کے نام میں بپتسما دیا گیا ہی یہہ کہ تثلیث کے نام میں بپتسما دیا جاوے (ف) خداوند نے بھی خود بپتسما نہیں دیا بلکہ شاگرد دیتے تھے (یوحنا ۴-۲) اسیطرح رسولوں نے بھی اکثر کیا کہ دوسروں سے بپتسما دلوایا پر خاص وقتوں پر آپ بھی دیا (۱ قرنتی ۱-۱۴ و ۱۷) اور اِسمیں یہی حکمت تھی کہ لوگ رسولوں پر فخر نہ کریں بلکہ خداوند پر فخر کریں اور فروتنی سیکھیں (ف۲) اِسوقت بعض پادری ہیں جو بپتسما دیکر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہمنے بپتسما دیا کہ یا ہم بڑے شخص ہیں اور ایسے عیسائی بھی ہیں جو بڑے بڑے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں کہ اُنسے بپتسما پاویں پر اس میں کچھہ دنیاوی غرض ہوتی ہی سب کچھہ فروتنی اور نیک نیتی سے ہونا چاہیئے (ف۳) اِسکے بعد اُنہوں نے درخواست کی کہ چند روز وہاں رہے اِسلئے کہ بڑی خوشی کے دن تھے اور تعلیم کے بھی محتاج تھے کہ رسولوں سے کچھہ اور باتیں بھی سُنیں (ف۴) اس عرصہ میں ضرور پطرس نے ان غیر قوم عیسائیوں کے ساتھہ کھایا اور پیا بھی ہوگا اور اپنی پرانی عادت اور یہودی تعصب کو بالکل چھوڑا تھا (ف۵) یہہ سب کچھہ جو ہوا اُسی دعا کا نتیجہ تھا جو کرنیلیوس نے کی تھی اور جو پطرس نے بھی دوپہر کو چھت پر کی تھی پس کیا کہوگے کہ دعا کرنا بُرا ہی یا بیفایدہ ہی ہرگز نہیں دعا سے بڑی برکتیں لوگ حاصل کرتے ہیں پس تم اے بھائیو ہرگز دعا سے غافل نہ رہنا دعا سے قوموں میں اور آدمیوں میں نئی زندگی آجاتی ہی یہہ بڑی چیز ہی دیکھو مسیح نے ہمارے لئے کیسا نمونہ چھوڑا ہی (مرقس ۱-۳۵ و لوقا ۶-۱۲ و ۹-۲۸)

گیارہواں باب

(۱) اور رسولوں نے اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ غیر قوموں نے بھی خدا کا کلام قبول کیا

(۱ سے ۱۸ تک) پھر وہی باتیں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں مگر موقع بیان کا دوسرا ہی اور کچھہ معذرت بھی ہی اُن کے ساتھہ

جو اُس سے بحث کرتے تھے اور یروشلم کی کلیسیا کے سامھنے اقرار اور گواہی ہی اِس بات پر کہ غیر قوموں میں اور ہم میں کچھ فرق نہیں ہی خدا نے روح القدس کی برکت سبکو بخشی ہی یہہ نہایت ضرور تھا کہ یہہ بیان وہاں اوے (ف) کلام الٰہی میں یہہ بات عیب کی نہیں ہی کہ کوئی بات مکرر یا سہ کرر بیان کیجاوے مگر موقع بیان کا جدا ہوتا ہی (۹-۱ سے ۱۸ ایک معہ ۲۲-۵ سے ۱۶ و ۲۶-۱۰ سے ۱۸) کو بھی دیکھو کہ ایک ہی کتاب میں ایک بات کا تین بار ذکر ہی تو کیا تعجب ہی کہ ایک اِنجیل میں جو باتیں مذکور ہیں روح القدس دوسری اِنجیل میں بھی اُنہیں بیان کرائے (بھائیوں نے سنا) جو ملک یہودیہ میں تھے کیونکہ یہہ بات دور دور مشہور ہوگئی اور چھپی نہیں رہی اور مناسب بھی تھا کہ اُنہیں دنوں میں یہہ بات مشہور ہوتی (ف) جو واقع عجیب کسی مقام پر گذرتا ہی جب وہ مشہور ہوتا ہی اُنہیں ایام میں تو اُس کی تصدیق خوب ہو جاتی ہی چنانچہ مسیح کی باتیں بھی مشہور ہو جاتی تھیں (ف) یہودیہ کے عیسائیوں نے یہہ ماجرا سُنا کہ غیر قومیں بھی عیسائی ہوئیں اِس بات سے تو وہ خوش تھے مگر اِس بات سے ناراض تھے کہ پطرس نے اُنہیں یہودیوں کے برابر جانا اور بغیر ختنہ کرائے اُنکے ساتھہ کھانا کھایا (ف) قیصریہ درمیان تھا یروشلم اور انطاکیہ کے اور پیچھے یہاں کثرت سے لوگ عیسائی ہوئے

۲ (۲) اور جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختونوں نے اُس سے بحث کی اور کہا

(یروشلم میں آیا) تا کہ بیان کرے کہ میرا خیال غیر قوموں کے حق میں اور کچھہ ہوگیا ہی (مختونوں نے) یعنے اُن عیسائیوں نے جو مختون تھے پطرس کے خیال کے برخلاف بحث کی (ف) پہلے یروشلم کی کلیسیا میں دو حصّے لوگوں کے ہوکے جھگڑے تھے یعنے یونانی عیسائی اور عبرانی عیسائی اسوقت کل عیسائی یروشلم کے اکیلے پطرس سے جھگڑا کرتے ہیں (ف) رسولوں کے زمانہ میں بھی کامل یگانگت نہ تھی اور مسیح خداوند کے ساتھہ بھی بارہ آپس میں جھگڑا کرتے تھے کہ کون ہم میں سے بڑا ہی پس دنیا میں کامل یگانگت کلیسیا کے درمیان کبھی نہیں دیکھی گئی کیونکہ جسم میں رہتے ہیں کامل یگانگت جب دیکھینگے جب خدا سے نیا بدن پاوینگے اور سب کچھہ نیا ہوگا (ف) پس بھائیو اسوقت بھی ایسی تکرار دیکھکے گھبرایا نکرو اُسوقت لوگ تکرار اور فرق کو پسند تو نہ کرتے تھے جیسے اِسوقت بھی پسند نہیں کرتے تو بھی ہوتا تھا اور ہوتا ہی (ف) خدا کا کلام کسی کی رعایت نہیں کرتا کہ بزرگوں کی غلطی اور قصور کو چھپا وے خدا نے اپنے کلام میں سب رسولوں اور نبیونکی غلطیاں بھی سنائی ہیں اور اُس سے بھی دنیا کو بہت فایدہ ہوتا ہی خدا ہی میں خوبی نظر آتی ہی اور کسی آدمی میں کچھہ خوبی نہیں ہی سب کے سب گنہگار لاچار ہیں ایک مسیح خداوند ہی جو پاک ہی اُسی پر نظر ٹھہرتی ہی (ف) اِسوقت پطرس کو یروشلم کے عیسائی ملامت کرتے ہیں پس دیکھہ لو کہ خادم دین کو نہ صرف دشمن ملامت کرتے ہیں مگر

کبھی کبھی دوست بھی ملامت کرتے ہیں اور ہمیشہ ملامت نہ صرف خطا پر ہوتی ہے مگر کبھی کبھی حق کام پر بھی دوست ملامت کیا کرتے ہیں (ف) ملامت کس بات پر تھی اِس بات پر کہ غیر قوموں کے ساتھ تو نے کیوں کھایا اور اِسوقت اکثر خادمان دین کو ملامت ہوتی ہے اِس بات پر کہ ہماری مرضی کے موافق کام کیوں نہیں کرتا (ف) کبھی کبھی عیسائی ناراض ہوتے ہیں اُن بپتسما پانیوالوں سے جو اُن کی کلیسیا میں بپتسما نہیں پاتے ہیں تب خفا ہوتے ہیں کہ تم نے دوسری کلیسیا میں بپتسما کیوں پایا (ف) کلیسیا کو دارالشفا یا اسپتال کہنا چاہئیے جہاں سب طرح کے بیمار آکے کراہتے ہیں اور شفا پاتے ہیں بعض مر بھی جاتے ہیں (ف۹) ایمانداروں کی کمزوریاں عدم ایمان کی دلیل نہیں ہیں مگر اِس بات کا نشان ہیں کہ ایمان سے سب کمزوریاں دفع نہیں ہوسکتی ہیں جب تک کہ نیا بدن نہ پاویں (ف۱۰) اُن کمزوریوں کے دیکھنے سے دوسرے فروتنی سیکھتے ہیں اور اِنسان ہر وقت اپنے دل میں خدا کے سامہنے سرنگوں رہتا ہے اور شیطان کا زور بھی معلوم ہوتا ہے جو گیہوں میں کڑوا دانہ بونیوالا ہے اور مسیح کی حاجت اور کفارہ سے جو نجات ہے اُس کی خوبی زیادہ ظاہر ہوتی ہے اِن کمزوریوں پر نظر کرکے (ف۱۱) دیکھو یہاں پطرس کی حکومت کا کچھہ ذکر نہیں ہے کہ وہ لوگ اُس سے دب جاویں مگر اُسے ملامت کرتے ہیں اور نہیں کہتے کہ پطرس مثل پاپا صاحب کے غلطی نہیں کرسکتا ہے بلکہ جانتے تھے کہ اُسنے غلطی کی ہے اور آدمی سے غلطی ہوجاتی ہے یہہ بات ناممکن نہیں ہے خواہ رسول ہو یا کوئی مقدس سب سے خطا ہوسکتی ہے کوئی معصوم نہیں ہے پس یہہ خیال کہ پاپا صاحب غلطی نہیں کرسکتے پیچھے آدمیوں نے نکالا ہے

۳ (۳) کہ تو نامختونوں کے پاس گیا اور اُنکے ساتھہ کھایا

(گیا) وہاں جانا بھی ناجایز تھا دیکھو (۱۰-۲۸) (ف۱) اسوقت یروشلم کے عیسائی یہہ سوال اُس سے کرتے ہیں کہ بتلا تو غیر قوموں کے پاس گیا یا نہیں اور اُن کے ساتھہ کھایا یا نہیں کھایا اگر ایسا کیا تو بتلا کسواسطے کیا اور پطرس اپنے جواب میں اپنے اختیار اور اپنی حکومت اور اُنکی اطاعت کا ذکر نہیں کرتا پس اختیار کا دعوی نہ وہ رکھتا ہے اور نہ بھائی جانتے ہیں مگر پچھلے زمانہ کی بدعت ہے (ف۲) وہ لوگ اسپر بحث نہیں کرتے کہ بپتسما کیوں دیا مگر اسپر کہ اُنہیں غیر ختنہ کے برابر کیوں جانا وہ جانتے تھے کہ بغیر ختنہ کے رفاقت برادرانہ نہیں ہوسکتی ہے غیر قوموں سے شادی کرنا منع تھا مگر سوداگری اور باتیں کرنا منع نہ تھا یہہ مطلب نہ تھا کہ غیر قوموں کو خدا کی طرف نہ کھیچیں مگر یہہ مطلب تھا کہ اُنسے ایسی رفاقت نہ کرنا چاہئیے جس میں ہماری یہودیت کا نقصان ہووے

۴ (۴) تب پطرس نے شروع کر کے سب کچھہ بہ ترتیب اُن سے بیان کیا اور کہا

(بہ ترتیب) یعنے سارا بیان جس طرح پر گذرا مناسب طور سے ذکر کیا (ف) پطرس کا اسوقت کا کام ٹھیک مسیح خداوند کی مرضی کے موافق ہوا نہ اُسنے اُنہیں کچھہ سخت کہا نہ غصہ کر کے لڑا نہ اپنی بزرگی ظاہر کی کہ میں سیدالحوارئین بااختیار شخص ہوں اور مجھہ سے غلطی نہیں ہوسکتی ہے مگر نرمی کے ساتھہ سارا واقعہ سنایا وہ خود کہتا ہے (۱ پطرس ۳-۱۵و۱۶) بلکہ خداوند خدا کو اپنے دلوں میں مقدس جانو اور ہمیشہ مستعد رہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس امید کی بابت جو تم میں ہے پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو اور نیت نیک رکھو تاکہ وے جو تمہیں بدکار جانکے تمکو بُرا کہتے اور تمہارے مسیحی اچھی چال پر لعن طعن کرتے ہیں شرمندہ ہوویں (ف۲) پادریوں کو نہیں چاہئے کہ کہیں ہم پادری ہیں اور تم عوام الناس ہو تم ہماری سُنو مگر سب بتلانا چاہئے نرمی سے تعصب کے دور کرنیکا بہتر وسیلہ یہہ ہے کہ واردات کا بیان کریں نرمی سے دین اسیطرح پھیلتا ہے کہ نرمی سے واقعات کا ذکر کیا جاوے یا تعلیمات کا مگر خدا ہم سب کو یہہ پاک عادت عنایت فرماوے مسیح خداوند کے وسیلہ سے

(۵) میں شہر یافہ میں دعا مانگتا تھا اور حالت وجد میں رویا دیکھا کہ کوئی چیز بڑی چادر کے مانند چاروں کونوں سے لٹکتی آسمان سے اُتری اور مجھہ تک آئی

(مجھہ تک آئی) مگر (اعمال ۱۰-۱۱) میں ہے زمین تک آئی یعنے میں جو زمین پر کھڑا تھا مجھہ تک آئی

(۶) اُسپر میں نے غور سے نظر کی اور زمین کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے دیکھے

(۱۰-۱۲) میں لفظ غور نہیں ہے یہاں ذکر ہے کہ میں نے خوب غور کر کے اُسے دیکھا تھا یہہ زیادہ مفید بات ہے کہ اُسنے دھوکھا نہیں کھایا

۷ (۷) اور آواز سُنی جو مجھہ سے بولتی تھی کہ اے پطرس اُٹھہ ذبح کر اور کہا (۸) پر میں نے کہا
۸ اے خداوند ہرگز نہیں کیونکہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے مُنہہ میں نہیں گئی

(ف) عیسائیوں کا دل اور یہودیوں کا منہہ برابر تھا یعنے اُنکا منہہ اُن کے دل کا نمونہ تھا

۹ (۹) اور جواب میں دوسری بار آسمان سے مجھے آواز آئی کہ جو کچھ خدا نے پاک کیا ہے تو حرام
۱۰ مت کہہ (۱۰) یہہ تین بار ہوا اور سب کچھ پھر آسمان پر کھینچا گیا

آواز آسمان سے آئی اِسبات کے ثبوت پر کہ غیر قوموں کا دخل آسمان میں خدا کے فضل سے ہوا وہ آسمان میں جاوینگے خدا نے اُنہیں پاک ٹھہرایا ہے

۱۱ (۱۱) اور دیکھو اُسی گھڑی تین مرد جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اُس گھر کے پاس
۱۲ جس میں میں تھا کھڑے تھے (۱۲) اور روح نے مجھے کہا کہ تو بے کھٹکے اُن کے ساتھ چل اور یہہ
چھ بھائی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور ہم اُس مرد کے گھر میں داخل ہوئے

(مرد کا گھر) یہاں کرنیلیوس کا نام نہیں ہے اور نہ اُسکے عہدہ کا کیونکہ نام کی اس مقدمہ میں کچھ پرواہ نہیں ہے اور نہ فخر ہے کسی عہدہ دار کے عیسائی ہونے پر (ف) وہ کہتے تھے کہ تو نامختون کے گھر میں گیا پطرس کہتا ہے ہاں گیا مگر خدا کی ہدایت سے گیا تب میں نے خوب کیا نہ برا

۱۳ (۱۳) اور اُس نے ہم سے بیان کیا کہ کس طرح اُسنے فرشتہ کو اپنے گھر میں کھڑے اور یہہ بولتے
دیکھا کہ یافہ میں آدمی بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے بلوا

(اعمال ۱۰-۳ و ۲۲ و ۳۰) لفظ فرشتہ پر زیادہ زور ہے

۱۴ (۱۴) وہ تجھہ سے باتیں کہیگا جنسے تو اور تیرا سارا گھرانا نجات پاویگا

(جنسے) یعنے جنکے قبول کرنے سے (نجات پاویگا) نجات موقوف ہے اُن باتوں پر جو مسیح کی باتیں ہیں انجیل میں لکھی ہیں (ف) انجیل کیسی بیش قیمت چیز ہے کہ اُسپر انسان کی نجات موقوف ہے انجیل خدا کی طاقت ہے جو آدمیوں کے بچانے کو ظاہر ہوئی ہے (رومی ۱-۱۶) وہ ہر ایک کی نجات کیواسطے جو ایمان لاتا ہے پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی قدرت ہے (تیرا سارا گھرانا) یہہ بات نہایت درست ہے کہ نیک آدمی اپنے سارے گھرانے کو بھی نیک باتیں سکھلاتا ہے اور اُس کے

وسیلہ سے سب گھرانا نجات پاتا ہی (دیکھو لوقا ۱۹-۹) یسوع نے اُسکو کہا کہ آج اِس گھر کو نجات ہوئی - گھر میں سے اگر ایک آدمی عیسائی ہوجاوے اور سچا عیسائی ہووے تو اُس کے وسیلہ سے بہتوں میں ایمان تاثیر کرتا ہی اور وہ سب خدا کی برکت پاتے ہیں مگر یہہ بات موقوف ہی گھر کے مالک ایماندار پر پس نہ ہونا اُنکا موقوف ہی اُس کے نہ سنانے پر اِس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ گھر کے مالک کی بڑی ذمہ داری ہی

۱۵ (۱۵) جب میں باتیں کرنے لگا تو روح القدس اُنپر نازل ہوئی جیسے شروع میں ہم پر

(جب میں باتیں کرنے لگا) یعنے میں نے اپنا کام شروع کیا تو خدا نے اپنا کام شروع کیا یہہ کام کی تاثیر ظاہر ہوئی کہ فوراً روح القدس نازل ہوئی یہہ تو صاف مہر ہوگئی کہ رویا کو ٹھیک سمجھا اور حقیقت میں خدا نے کچھہ فرق نہ رکھا اور غیر قوموں کو اُس نے شامل کیا (جیسے شروع میں ہم پر) یعنے پنتکوست کے دن جب خدا کی روح ہم پر آئی تھی وہی حال وہاں گذرا (ف) یہاں دیکھہ لو کہ پطرس اِس واقعہ کو بالکل ملاتا ہی پنتکوست کے واقعہ سے

۱۶ (۱۶) تب مجھے خداوند کی بات یاد آئی کہ اُسنے کہا یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم روح القدس سے بپتسما پاؤگے

(مجھے خداوند کی بات یاد آئی) جو (اعمال ۱-۵) میں لکھی ہی موجب (لوقا ۳-۱۶) کے (ف۱) یاد آئی روح القدس سب باتوں کو یاد دلاتا ہی شاگردوں کو جیسے مسیح نے خبر دی تھی (یوحنا ۱۴-۲۶) جو کچھہ میں نے تمہیں کہا ہی تمہیں یاد دلاویگی (ف۲) مسیح خداوند کی باتیں بمنزلہ تخم کے تھیں جنسے اب سب کچھہ ہوتا ہی اور درخت حیات چار طرف پھیلتا ہی اور شاخیں چھوڑتا ہی (ف۳) روح کا بپتسما مسیح کا خاص انعام ہی جو وہ اب آسمان پر سے عنایت کرتا ہی (ف۴) روحانی و جسمانی باتیں یعنے خدا کا کام اور آدمی کا کام برابر ساتھہ ہوتے ہیں جب ایمان سے آدمی کام کرتے ہیں آدمی پانی سے بپتسما دیتا ہی خدا روح کا بپتسما دیتا ہی اِسلئے کہ آدمی کا بدن اور پانی ہر دو دنیا کی چیزیں ہیں مگر روح انسانی اور خدا کی روح دونوں آسمانی چیزیں ہیں آدمی اپنا کام کرے تب خدا اپنا کام کرتا ہی

۱۷ (۱۷) پس جبکہ خدا نے اُنکو ویسی نعمت دی جیسے ہمکو بھی جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے تو میں کون تھا کہ خدا کو روک سکتا

(یعنے جب ہم ایمان لانے اورہمیں جو کچھہ خدانے دیا وہی جب وہ ایمان لائے اُنہیں دیا) ہر دو کو وہی روح کا انعام
جو سب سے بڑا ہی برابر بخشا دیکھو مسیح میں ایمان شرط ہی جسکے سبب عیسائی لوگ شروع سے آج تک روح القدس پاتے ہیں
(میں کون تھا کہ خداکو روک سکتا) یعنے ظاہری نشان بپتسما کا ندیتا کہ اُنہیں مقدسوں کی ظاہری رفاقت میں شریک کروں
کیونکہ خداہی نے پہلے روح دیکر اُنہیں باطنی رفاقت بخشدی (ف۱) دیکھو کلیسیا سے ایسے لوگوں کو الگ رکھنا گناہ ہی
جنہوں نے روح القدس پائی ہی وہ سب شامل کئے جاویں اگرچہ بعض دستورات جسمانی میں کچھہ فرق ہووے اسکی کچھہ
پرواہ نہیں ہی (ف۲) پطرس کا مطلب یہہ ہی کہ جب وہ روح القدس کے وسیلہ سے پاک کئے گئے تب میں اُنسے الگ
کھڑا رہنے نہیں سکتا کہ گویا وہ ناپاک ہیں خلاصہ آنکہ اگر مرضی ہووے تو مجھہ سے ناراض ہو جاؤ یا راضی رہو مگر یہہ کام
خداکا ہی جب خداکی یوں صلاح ہوئی کہ غیر قوموں کو یوں بچاوے اور یہودیوں کے ساتھہ مسیح کے بدن میں شامل کرے
تو میری کیا طاقت ہی کہ میں بشر ہو کے خداکو روکوں (ف۳) اسی طرح آج کل بھی دینی مباحثوں میں بعض لوگ بہت جھگڑا
کرتے ہیں پر جب خداکی روح یعنے خدا خود اُن میں حاضر ہوتا ہی تو سارے اعتراض دفع ہو جاتے ہیں

۱۸ (۱۸) وے یہہ سُن کے چپ رہے اور خداکی ستایش کی اور کہا بیشک خدانے غیر قوموں کو
بھی زندگی کے لئے توبہ بخشی ہی

(چپ رہے) مُنہہ بند ہوگیا زور ٹوٹ گیا کہ پطرس کو ملامت کریں اور مُنہہ کھل بھی گیا کہ خداکی تعریف کی یعنے فوراً
صلح ہوگئی (ستایش کی) یہہ لفظ یونانی میں بصیغۂ استمرار آیا ہی کہ ستایش کرتے رہے (توبہ بخشی) توبہ خدا بخشتا ہی خدانے اُنہیں
یعنے غیر قوموں کو توبہ بخشی زندگی کے لئے تا ابد تک جیویں یہہ بات خداکی ستایش کی ہی (ف۱) غلطی کرنا انسان کی کمزوری کے
سبب سے ہی مگر جب غلطی دفع کیجاوے تو پھر بھی اُس میں قایم رہنا یہہ شریر متعصب لوگوں کا کام ہی کہ شافی جواب سُنکر بھی
گمراہی پر قایم رہتے ہیں اور آپ کو برباد کرتے ہیں اور خداکی تعریف نہیں کرتے مگر تکذیب کرتے ہیں ایسوں سے خدا بچاوے
(ف۲) یہہ توبہ خداکی بخشش ہی اُسنے وعدہ کیا تھا کہ میں بخشونگا (یرمیا ۲۴-۷) اور میں اُنہیں ایسا دل دونگا کہ مجھے
پہچانیں (حزقیل ۱۱-۱۹) اور میں اُنہیں ایک ہی دل دونگا اور نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا اور سنگین دل اُن کے
گوشت میں سے جدا کر دونگا اور اُنہیں ایک گوشتین دل عنایت کرونگا - اِسی طرح (حزقیل ۳۶-۲۶) میں ہی پس توبہ اور ایمان
اور ہر ایک فضل خداکی بخشش ہی کوئی آدمی اسے آپ پیدا نہیں کرسکتا مگر خدا بخشتا ہی (۲ تمطاؤس ۲-۲۵) توبہ زندگی کا
رستہ ہی اسکے وسیلہ سے زندگی تک پہونچ جاتے ہیں توبہ کے ساتھہ ایمان ہی اور ایمان کے ساتھہ زندگی ہی پر اُنہیں ملتا ہی

جو مانگتے ہیں (یعقوب ۱-۴ و امثال ۲-۲ سے ۶) (ف) خدا سب کچھ سب آدمیوں کو دیتا ہے (۱۷-۲۵) اُسنے تو آپ سب کو زندگی
اور سانس اور سب کچھ بخشا- وہ تو جانوروں کو بھی روزی دیتا ہے (زبور ۱۴۷-۱۹) لیکن اُن وسیلوں کو جو اُسنے مقرر کئے کام میں
ضرور لانا چاہئے خدا روٹی دیتا ہے تو بھی کھیت بونا چاہئے اور محنت کرنا اسیطرح خدا توبہ بخشتا ہے تو بھی سُننا اور سوچنا اور ڈرنا
چاہئے (ف) جو لوگ زندگی کے طالب ہیں خدا اُنھیں زندگی دیتا ہے وہ کلام کو سُنتے ہیں اور اچھے دل میں حفظ کرتے ہیں
اور پھل لاتے ہیں (رومی ۱۰-۱۷ و لوقا ۸-۱۵) اور وہ اُن توڑوں کے ساتھ سوداگری کرتے ہیں (متی ۱۳-۱۱ و ۱۲ و ۲۵-۲۰)
پر جب سُنتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور دنیا کی طرف سخت مایل ہیں نفس پروری و عیاشی کے طالب ہیں تب اُنکے دل
سخت ہوتے ہیں اور جو وہ چاہتے ہیں یعنے سرکشی کرنا تو خدا اُنھیں اُسی حالت میں چھوڑ دیتا ہے جیسے خدا نے فرعون کے
دل کو سخت کر دیا یعنے وہ سرکشی پر خود راغب تھا خدا نے کہا اچھا جو تو چاہتا ہے ہووے پس وہ زیادہ سخت ہو گیا (ف)
خدا نہیں چاہتا کہ کوئی سرکشی کرکے برباد ہووے بلکہ چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی راہوں پر چلیں (استثنا ۵-۲۹) لیکن جبر
نہیں کرتا وہ آدمی کے سامھنے بھلائی کو رکھتا ہے اگر وہ اُس پر متوجہ ہو اور بدی کو چاہے تو فعل مختار ہے پس جس چیز کو
چاہتا ہے وہ اُسے ملتی ہے (ف) اگر کوئی کہے کہ توبہ و ایمان خدا کی بخشش ہے پس اگر وہ چاہیگا کہ میں توبہ کروں تو ہو جاویگی
ورنہ میری کوشش بیفایدہ ہے تو معلوم کرنا چاہئے کہ خدا جو رزّاق ہے اگر وہ چاہیگا تو مجھے رزق ملیگا پس میں کسواسطے کھیتی
کروں اور کیوں مدرسہ میں جاؤں حکمت تو خدا کی بخشش ہے پس یہہ باتیں نادانی کی ہیں کیونکہ عالم اسباب اور انتظام
و وسایل ہیں سب کچھ وسیلوں سے ہوتا ہے تو بھی خدا سے ہے (فلپی ۲-۱۲ و ۱۳) کو دیکھو اور چرچ انگلنڈ کا دسواں قانون بھی
ملاحظہ کرو

19 (۱۹) پس وے جو اُس مصیبت سے جو ستیفان کے سبب پڑی پراگندہ ہوئے پھرتے پھرتے فونیکی اور
کپرس اور انطاکیہ تک پہونچے مگر یہودیوں کے سوا کسی کو کلام نہ سناتے تھے

موت استیفان کے بعد شاگرد ہر جگہ جاتے تھے (۸-۱ و ۴) (ف) شہداء کا خون کلیسیا کا تخم ہے جو ہوا سے چار طرف
اُڑایا جاتا ہے (ف) شیطان جن وسایل سے کلیسیا کی بربادی چاہتا ہے خدا اُنھیں وسایل سے کلیسیا کو ترقی بخشتا ہے (ف)
آدمی کی بدی خدا کے ہاتھ میں نیکی کا باعث ہے (ف) جب کچھ خطرہ اور نقصان نظر آتا ہے تو اُس سے آخر کو کچھ فایدہ نکلتا ہے
(ف) صلیب کے سایہ میں کلیسیا بڑھتی ہے اور بغیر صلیب کے کسی کی روحانی ترقی نہیں ہوتی ہے نہ ظاہری طور سے اور
نہ باطنی طور سے پس دُکھ سے عیسائیوں کو کبھی نا امید ہونا نہ چاہئے (ف) اول میں یروشلم کے درمیان بہت دُکھ ہوا

اِسلئے کہ یروشلم مخزن تھا یا پود کا کھیت جہاں بنیری یا پود نے پرورش پائی دُکھوں کے اور روح کے پانی سے تاکہ چار طرف وہ پود لگائی جاوے (فونیکی) یہہ شہر قیصریہ سے (۱۲۰) میل سمت اُتر ہی انطاکیہ کی نصف راہ پر (کپرس) ایک جزیرہ ہی سلوکیہ کی جنوب ومغرب کی طرف وہاں سے برناس آیا تھا اور وہاں کا متوطن تھا (۴-۳۶) اور ایک اور شخص نعسون بھی وہاں کا تھا (۲۱-۱۶) (انطاکیہ) مسیح خداوند سے تین سو برس پہلے یہہ شہر آباد کیا گیا سکندر اعظم کے ایک بڑے سپہ سالار مسمیٰ انطیوکوس نے اسکو بسایا یہہ جگہ دمشق کے اُتر میں (۲۰۰) میل ہی اور سمندر کے کنارہ سے جہاں اسکا بندر شہر سلوکیہ ہی یہہ جگہ (۱۶) میل ہی میڈیٹرین سمندر اور سب ممالک مشرقی ومغربی کو اُسنے ملایا تھا وہاں اصلی اور داخلی یہودی بہت رہتے تھے (ف۱) اُس زمانہ میں اول درجہ بزرگی میں روم کا تھا اور دوسرا درجہ سکندریہ کا اور تیسرا درجہ انطاکیہ کا تھا بلکہ اُسے پورب کا روم بھی کہتے تھے وہاں پانچ لاکھ باشندے تھے اور ہزار برس تک وہ دنیا کے نامدار شہروں میں سے ایک تھا علم یونانی کی وہاں بہت ترقی تھی (ف۲) پانچ جگہ میں صدر کلیسیائیں تھیں (یروشلم) میں (سکندریہ) میں (استنبول) میں اور (روم) میں اور (انطاکیہ) میں (ف۳) اِسوقت انطاکیہ ایک چھوٹی سی بستی ہی اُس میں (۱۸) ہزار باشندے ہونگے اور وہ بھی غریب لوگ ہیں اور اُن میں بھی تھوڑے سے لوگ عیسائی ہیں باقی غیر قوم ہیں (ف۴) اُسوقت جیسے یروشلم یہودیوں کے لئے فخر کا باعث تھا ویسی ہی انطاکیہ غیر قوم کے عیسائیوں کا مدار تھا (ف۵) دیکھو مسلمانوں نے سارے بزرگ شہروں کو کیسا برباد کیا ہی اب افسس اور استنبول اور اسکندریہ اور انطاکیہ کا کیا حال ہی اور یروشلم کا کیسا حال ہی جہاں اسلام آتا ہی وہاں بربادی ساتھہ آتی ہی تمام جسمانی اور روحانی برکتیں اُڑ جاتی ہیں

(۲۰) اور اُن میں سے کئی ایک کپرسی اور قورینی تھے جنہوں نے انطاکیہ میں آکے یونانیوں سے باتیں کیں اور خداوند یسوع کی خوشخبری سُنائی۔

(قورینی لوگوں میں سے) ایک شخص کا نام لوقیوس تھا (۱۳-۱) اور کئی ایک کپرسی تھے اُن لوگوں نے خدا کا دین انطاکیہ میں پہونچایا (شہر قورین) مصر وکرتاگو کے درمیان تھا (۲-۱۰ و ۶-۹) (ف۱) یونانیوں کو جا کے خدا کا دین سُنایا اور یہہ ایسی بات ہوئی کہ جیسے کوئی نہایت حقیر لوگوں کو ایک بڑی عزت کی بات سناوے مثلاً کوئی چوہڑوں کو جا کے کہے کہ تم برہمن بنجاؤ مگر وہ بھی کیا کریں جیسا اُنہوں نے دیکھا اور سُنا اُس کے کہنے کی ضرورت ہوئی اُن کے دلوں میں جو روشنی آئی اُنہوں نے بھی چاہا کہ دوسروں کے دل بھی روشن ہو جاویں (۱ یوحنا ۱-۳) جو کچھہ ہمنے دیکھا اور سُنا اُس کی خبر تمہیں دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھہ میل رکھو اور ہمارا میل باپ کے ساتھہ اور اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھہ ہی (ف۲) سُنانیوالے بھی یہودی نتھے

مگر غیر قوم کے ایماندار لوگ تھے اور سُننیوالے بھی غیر قوم تھے (ف٣) مسیح کی خوشخبری وہاں جاکے سُنائی نہ قہر اور غضب الٰہی کی باتیں نہ شریعت کی باتیں مگر خدا کے فضل کی باتیں سُنائیں اور اسپر بڑی برکت ہوئی

٢١ (٢١) اور خداوند کا ہاتھہ اُنکے ساتھہ تھا اور بہت سے لوگ ایمان لاکے خداوند کی طرف پھرے

(خداوند کا ہاتھہ) اُن کے ساتھہ تھا اِسلئے کہ وہ لوگ نیک نیتی سے خداوند کا کلام وہاں لیگئے تب خدا کا ہاتھہ اُن کی مدد کے لئے اُنکے ساتھہ ہوا نہ ظاہری طاقت نہ کسی حاکم کی مدد مگر خدا کی قوت ساتھہ تھی (ف١) جو لوگ نیک نیتی سے نیک کام پر ہاتھہ ڈالتے ہیں خدا کا ہاتھہ اُن کی مدد کے لئے موجود ہوتا ہے (ف٢) ہاتھہ کام کرنے کا عضو ہے اِسیطرح بازو (یوحنا ١٢- ٣٨) خدا کا ہاتھہ پہلے ظاہر ہوا معجزوں میں جو پیغمبروں سے ظاہر ہوئے مسیح کے شاگردوں تک مگر معجزوں سے دل نرم نہیں ہوتا ہے دیکھو فرعون کا دل اور بھی سخت ہوگیا پھر خدا کا ہاتھہ ظاہر ہوا نئی زندگی دینے میں جس سے نیا جنم اور تبدیل ہوتی ہے اِسوقت ان مناد وں کے ساتھہ اسی طرح خدا کا ہاتھہ تھا کہ اُن کی منادی سے بہت لوگ ایمان لاکے خداوند کی طرف پھرے (ف٣) یہہ واقعہ کرنیلیوس کے ایمان لاکے بپتسما پانے سے پہلے ہوچکا تھا مگر کرنیلیوس کا خاص ذکر اِسلئے ہوا ہے کہ لوگوں پر خدا کی مرضی غیر قوموں کی بنسبت صاف صاف اِس واقعہ سے ظاہر ہوئی ہے کہ لوگ بغیر ختنہ کے بھی عیسائی بنجاوینگے اور مقدسوں میں برابر برکت پاوینگے

٢٢ (٢٢) اور اُن باتوں کی خبر یروشلم کی کلیسیا کے کان میں پہونچی اور اُنہوں نے برنباس کو بھیجا کہ انطاکیہ تک جاوے

(برنباس کو بھیجا) نہ بارہ رسولوں میں سے کسیکو بھیجا بلکہ ایک مناد کو بھیجا اور نہ رسولوں نے بھیجا بلکہ کلیسیا نے بھیجا (ف١) اِس شخص کے بھیجنے کی کیا خصوصیت تھی شاید اِسلئے اُسے بھیجا کہ وہ کپرسی تھا اور انطاکیہ میں جو کام ہوا وہ کپرسی لوگوں سے ہوا تھا پس اُنکا ہموطن اُن کے لئے زیادہ مفید ہوا ہوگا لیکن سب سے بڑا سبب اُس کے بھیجنے کا یہہ ہے کہ وہ نیک آدمی اور عمدہ ناصح تھا اور اُسنے ضرور وہاں جاکے کام بھی خوب کیا انہوں نے اچھا کیا کہ اُسے بھیجا (ف٢) جہاں نو مریدوں کی جماعت ظاہر ہووے چاہئے کہ کلیسیا وہاں ہمیشہ ایک برنباس یعنے نصیحت کے فرزند کو بھیجے جو اُن کی تقویت کے لئے مفید ہو اُسکو کبھی نہ بھیجیں جو اُگتے ہوئے بوٹوں کو پانی نہیں دیسکتا اور نہ اُن کی حفاظت کرسکتا ہے یہہ وہ لوگ ہیں جو تعلیم دینے پر قادر نہیں ہیں اور اُنکا ایمان مردہ سا ہے وہ روزگار کے لئے مشن میں گھُسے ہوئے ہیں اور وے نو مریدوں کی

بنیاد خراب کر ڈالتے ہیں اِسلئے چاہیئے کہ نہ صرف ولایتی مشنری اسی موقعوں پر لوگوں کو بھیجیں بلکہ کلیسیا بھیجے کیونکہ مشنریوں کی نسبت کلیسیا زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوتی ہے کہ وہ کیسے ہیں اور کلیسیا کو بھی چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر یہہ کام کریں

(۲۳) وہ پہونچکے اور خدا کا فضل دیکھہ کے خوش ہوا اور سب کو نصیحت کی کہ دل کے مضبوط ارادے سے خداوند میں قایم رہو ۲۳

(نصیحت کی) کیونکہ وہ نصیحت کا فرزند یعنے برنباس تھا اور اسی سبب سے اُسنے یہہ لقب پایا تھا اُس کی نصیحتوں کا مطلب یہہ تھا کہ (دل کے مضبوط ارادے سے) نہ سست ارادہ سے اور نہ ایک وقت مگر ہر وقت مضبوط ارادہ خدا پرستی کا دل میں رہے (ف) ہمیشہ آدمی کو چاہیئے کہ دل کی طرف دیکھا کرے اُس میں سستی نہ آنے پاوے جب دل سست ہوا تو ساری بربادی موجود ہوجاتی ہے جنگ میں وہی سپاہی کامیاب ہوتا ہے جسکا دل مضبوط ہے (خداوند میں قایم رہو) یعنے یسوع مسیح میں جو خداوند ہے قایم رہو تھک نہ جاؤ دیکھو داؤد کیا کہتا ہے (زبور ۱۰۸-۱) ای خدا میرا دل قایم ہے میں اپنی شوکت کے ساتھہ گاؤنگا (ف) ارادہ کی مضبوطی کا نمونہ دیکھو (روت ۱-۱۶ و ۱۷) (ف۲) برنباس نے کوئی نصیحت انہیں ختنہ کی بابت اور جسمانی رسموں کی بابت نہیں دی مگر دل کی مضبوطی سے مسیح میں قایم رہنے کو کہا اُس نے اور باتوں کی کچھہ پرواہ نہیں کی مگر فضل کی بہت پرواہ کی جس سے آدمی کی جان بچ جاتی ہے (ف۳) معلوم ہوتا ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا نے برنباس کو بہت خوشی سے قبول کیا اور برنباس بھی اُنسے خوش ہوا ایسی جبکہ لوگ خادم دین سے خوش ہیں اور خادم دین لوگوں سے خوش ہے تب بہت برکت آتی ہے

(۲۴) کیونکہ وہ نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے بھرا تھا اور ایک بڑی جماعت خداوند کیطرف رجوع لائی ۲۴

(نیک مرد) تھا بہت نیکی کرتا تھا چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض نہیں کرتا تھا کہ جھگڑے کا باعث ہووے نہ سختی سے ملامت کرتا تھا اُس کی نیت نیک تھی اور اُس کے کام سب نیکی کے تھے اسی نیکی کے سبب اُس نے اپنی ساری ملکیت فروخت کر دی اور غریبوں کو بانٹ دی تھی اور قوم کو تفرقہ سے بچا لیا تھا (۵-۳۶ و ۳۷) (ف) عیسائیوں کا دستور ایسا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف بہت کم کرتے ہیں اُن کی نظر ہمیشہ خدا کی تعریف پر لگی رہتی ہے مگر یہاں لوقا نے برنباس کی کچھہ تعریف کی ہے اِس تعریف کا ایک خاص سبب ہے وہ یہہ ہے کہ پیچھے اُسکے ساتھہ پولوس رسول سے کچھہ تکرار ہوا ہے جو آنیوالا ہے اور لوقا جو پولوس کے ساتھہ گیا تھا اِسوقت برنباس کی تعریف کرکے یہہ دکھلاتا ہے کہ بدمزاجی کا گمان اُس کی طرف

نہ کرنا چاہیئے وہ نیک مرد تھا اور تکرار جو پولوس سے ہوا وہ ایسا تکرار تھا جیسے مجتہدین کا اختلاف اجتہاد میں ہوا کرتا ہے یا دو شخصوں کی رائے میں فرق ہو جاتا ہے (ایک بڑی جماعت) اُس کے وسیلہ سے عیسائی ہوئی کیونکہ وہ روح القدس سے بھرا تھا اور روحانی باتوں کی تاثیر سے ایک بڑی جماعت کے دل بدل گئے اور اُنپر روح القدس کی مہر لگائی گئی

۲۵ (۲۵) اور برنباس سولوس کی تلاش میں ترسس کو چلا

برنباس اُس کے بعد یروشلم کو نہیں گیا جہاں سے بھیجا گیا تھا اُسنے نہیں چاہا کہ کام کو چھوڑے اور جو دروازہ خدا نے اُسکے لئے کھولا ہے وہاں کام نہ کرے اُسنے بہتر جانا کہ وہاں خود رہے اور کام کرے مگر (ترسس کو چلا) تاکہ سولوس کو تلاش کر کے لاوے جب کام بہت ہوتا ہے تو لایق شخصوں کو اپنے پاس جمع کرنا بہتر ہوتا ہے تاکہ ترقی کا باعث ہو دیں (ف) برنباس نے جب جال کو مچھلیوں سے بھرا ہوا دیکھا تو اپنے ساتھی کو جو دوسری کشتی میں تھا اشارہ کیا کہ اُسکی مدد کرے (لوقاہ-۷) سمندر کی راہ سے ترسس کچھ بہت دور نہ تھا اور وہاں سولوس تھا کیونکہ وہ اُسکا وطن تھا (۲۲-۳) (ف) دیکھو اگر برنباس کی نیت میں کچھ فرق ہوتا اور انطاکیہ میں آپ بزرگ بننے کا ارادہ ہوتا تو ہرگز سولوس کو وہاں لانا نہ چاہتا کیونکہ سولوس ضرور اُس سے قدرت اور طاقت میں زیادہ تھا اور لوقا آپ ہی انطاکیہ کا باشندہ ہے جو ان باتوں سے خوب واقف ہے پس برنباس کی نظر خدا کے دین کی ترقی پر تھی نہ اپنی بزرگی پر جیسے اِسوقت ہم کہیں کہیں دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ نہیں چاہتے کہ دوسرے بھی وہاں آکے کام کریں وہ اپنے مشنوں کے تفرقہ کے سبب نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرے مشن کا آدمی وہاں آوے تاکہ وہی اُس جگہ بزرگی حاصل کریں پر برنباس ایسا نہ تھا (ف) پولوس آپ بھی وہاں نہ گیا جب تک بلایا نہ گیا اُسنے بھی انطاکیہ شہر کا لالچ نہ کیا بلکہ بہتر جانا کہ بھائی برنباس وہاں کام کرے اور میں وہاں کام کروں جہاں ہوں پر جب بلایا گیا تب گیا یہاں سے دونوں کی نیت بخیر ثابت ہے (ف) مزدور اپنے فایدہ کے لئے ہر طرف دوڑتا ہے کیونکہ اُسکی نظر اپنے نفع پر ہے پر سچا گڈریہ بیابان میں رہتا ہے اُس کی نظر گلہ پر ہے کہ اُن کی جان بچاوے نہ اپنی مزدوری پر پس اِس مقام پر بھی خادمان دین کو سوچنا چاہیئے (ف) برنباس کو سب سے پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ پولوس سچا عیسائی ہے اور کہ وہ خدا کا چنا ہوا برتن ہے خداوند اُسکے وسیلہ سے کچھ کام کریگا (۹-۲۶ و ۲۷) اِسلئے اُسنے چاہا کہ اُسکو یہاں لاوے (ف) پولوس ترسس میں تھا مگر نہیں معلوم کہ اُسنے وہاں کیا کیا کام کئے اور اُسکا اتنا وقت وہاں کیونکر گذرا گمان چاہتا ہے کہ اُسنے وہاں خداوند کی خدمت کی کیونکہ اُسنے بپتسما کے بعد فوراً کام کا شروع کر دیا تھا اور جب یروشلم میں آیا اور یہودی اُس کے قتل کے درپے تھے (۹-۲۹ و ۳۰) تب وہ وہاں سے نکلکے ترسس میں چلا گیا تھا

۲۶ (۲۶) اور اُسے پاکے انطاکیہ میں لایا اور ایسا ہوا کہ وے سال بھر کلیسیا میں اِکٹھے رہتے اور بہت لوگوں کو سکھلاتے تھے اور شاگرد پہلے انطاکیہ میں مسیحی کہلائے

خادم دینوں کی رفاقت کا بڑا نمونہ اسوقت پولوس اور برنباس میں دیکھو (فلپی ۴-۲) خداوند میں ایک دل ہوویں (ف۱) خداوند کی کلیسیا میں خادمان دین کے کام دو قسم کے ہیں اول شاگرد کرنا دوسرے تعلیم دینا (متی ۲۸-۱۹ و ۲۰) اُنہوں نے سال بھر یہہ دونوں کام وہاں کئے اور چاہیئے کہ سب خادمان دین ان دونوں کاموں پر نظر رکھیں (ف۲) برکت کا باعث ایک یہہ بھی ہوا کہ کلیسیا نے وہاں بہت دفعہ مجلسیں کیں اور صلاح مشورہ کرکے کام کیا اور ایک دل رہے (ف۳) انطاکیہ کی کلیسیا پہلی کلیسیا ہی جس نے یہودیہ کے غریب بھائیوں کی رفع حاجت کا بندوبست کیا اور اسی کلیسیا سے ایسی برکات نکلیں کہ دین مسیحی کی ترقی کا باعث ہوئیں (ف۴) اسی جگہ عیسائیوں کو ایک نام دیا گیا جو بڑی عزت کا نام ہی اور تمام دنیا کے عیسائی اُس نام سے نامزد ہیں اور وہ نام بڑے فضل کا ایک قیمتی نشان ہی (مسیحی کہلائے) شاید باہر والوں نے یہہ نام رکھدیا کہ اُنہیں مسیحی کہیں یا کرشان کہیں (ف۱) یہودیوں نے بھی اِس گروہ کا ایک نام رکھا تھا یعنے ناصری یا جلیلی (۲۴-۵) اِس سے ظاہر ہی کہ اُسوقت کے عیسائیوں نے مسیح کا بہت ذکر کیا تھا جس کے سبب اُنہوں نے یہہ نام پایا (ف۲) اور نام بھی اُنکو دیئے گئے ہیں مثلاً ایماندار (۵-۱۴) اور اہل کلیسیا (۱۲-۱) اور اہل طریقہ (۹-۲) اور مقدس (۹-۱۳) (ف۳) اُسوقت یہہ لوگ عیسائی نہیں کہلاتے تھے یعنے عیسیٰ کی طرف منسوب نہیں کئے گئے تھے اِسلئے کہ نجات دہندہ ہونے میں یسوع کے شریک نہیں تھے یسوع آپ نجات دہندہ ہی مگر اُنکا نام مسیحی ہو یا کرسٹان پس نہ لفظ یسوع کے ساتھ مگر لفظ مسیح کے ساتھ منسوب ہوئے اِسلئے کہ مسیح کی روح سے ممسوح ہوئے تھے اور جو ہوتے ہیں وہ روح القدس کی نعمتوں کا حصہ ترقی کے لئے ہمیشہ مسیح سے پاتے ہیں اور مسیحی کہلاتے ہیں (ف۴) اسوقت ہندوستان کی غیر قوم حقارت کے طور پر عیسائیونکو کرسٹان کہتی ہیں پر یہہ اُنکی فضیلت ہی خدا ہم سبکو سچا کرسٹان کرے دنیا کے سارے بادشاہتوں سے بھی کہیں بہتر ہی کہ ہم سچے کرسٹان ہوویں (ف۵) جب یہہ لفظ یعنے کرسٹان یا مسیحی اپنی نسبت سُنتے ہو تو فوراً سوچو کہ تم اِسلئے کرسٹان کہلاتے ہو کہ تم نے یسوع مسیح سے روح کا مسح پایا ہی تب اپنی حالت پر سوچنا کہ کیا کہلاتے ہو اور کیسے ہو (ف۶) مسلمانوں نے اُنکو عیسائی کہا ہی کیونکہ اُنہوں نے یسوع لفظ کو بگاڑ کے عیسیٰ بنایا اور اُس کی طرف ہمیں منسوب کرکے عیسائی کہا پر اس سے بھی ہم خوش ہیں کیونکہ یسوع مسیح کے بندے ہیں ہم نے اُس سے مسح پایا (۱ یوحنا ۲-۲۰) اور اُس کی دولت سے ہم دولتمند ہوئے اور ہم اُس کی دولہن ہیں اِسلئے اُسکا نام ہمپر بولا جاتا ہی

(ف) چاہئے کہ ہم اسم بامسمیٰ ہوں جیسے ہم مسیحی کہلاتے ہیں ویسے ہی حقیقی مسیحی بھی ہوویں ورنہ بربادی ہے (ف) عیسائیونکا یہہ مسیحی نام صعود کے بارہ برس بعد ہوا تھا انجیل میں پہلے کام اور پیچھے نام آتا ہے یہہ کچھہ بات نہیں ہے کہ کام نہوا اور نام شہابہادر خان رکھا جاوے جب کچھہ بہادری واقعہ ہوچکے تب نام بھی درست ہے مسیحی بھی وہ ہے جس کے دل میں مسیح کا کام ہے اور منہہ پر مسیح کا نام ہے (ف) لفظ کرسٹان یا مسیحی تین دفعہ کلام میں آیا ہے اوّل یہاں دوم (۲۶-۲۸) سوم (۱ پطرس ۴-۱۶) میں (ف) لفظ مسیح میں نبوت کہانت بادشاہت پر اشارہ ہے اور لفظ عیسیٰ میں جو یسوع ہے صرف نجات دہندہ خدا بتلایا گیا ہے اور جبکہ ہم مسیحی ہیں تو ہمارا فرض بھی ہے کہ اطاعت کے ساتھہ مسیح خداوند کو سجدہ کریں (ف) سکندر اعظم کی فوج میں ایک سپاہی تھا اُسکا نام بھی سکندر تھا بادشاہ نے اُسے کہا یا تو کام بدلو یا نام بدلو یعنے یا تو میری مانند دلاوری کرو یا میرا نام اپنے اوپر نہ رکھو یہاں سے عیسائیوں کو سیکھنا چاہئے کہ یا تو حقیقی مسیحی ہوویں ورنہ یہہ نام چھوڑ دیں (ف) گرگری صاحب کہتے ہیں کہ میں پطرس کی عزت کرتا ہوں مگر پطرسی کہلانا نہیں چاہتا نہ پولوسی ہونا چاہتا ہوں میں جب خدا سے پیدا ہوا تو پھر انسان سے ہرگز پیدا نہ ہونگا اگر مخلوق کو سجدہ کرتا تو میں کبھی مسیحی نہ ہوسکتا تھا مسیحی نہ کسی آدمی سے مگر مسیح سے ہے۔ پس آدمیوں کی طرف منسوب ہونا کچھہ بات نہیں ہے خدا کی طرف منسوب ہونا حقیقت کے طور پر مناسب ہے

۲۷ (۲۷) اُنہیں دنوں میں نبی انطاکیہ میں آئے

(نبی) یعنے وہ لوگ جو آنیوالی باتوں کی خبر پہلے سے دیا کرتے تھے اور خدا کی مرضی بتلا دیتے تھے روح القدس کے وسیلہ سے اُنکا درجہ رسولوں کے بعد لکھا ہے (۱ قرنتی ۱۲-۲۸ و افسی ۴-۱۱) (ف) نبوت تو ملاکی نبی پر مسیح سے (۴۰۰) برس پیشتر تمام ہوگئی تھی اور یہودیوں نے محمد صاحب سے ہزار برس آگے ملاکی کو خاتم النبیین بتلایا تھا مگر اب یہاں پر بھی نبیوں کا ذکر ہے کہ مسیح کے شاگردوں میں نبی بھی تھے راقم کے گمان میں یہہ بات ہے کہ یہودیوں نے جو ملاکی کو خاتم النبیین بتلایا یہہ بہت درست تھا کیونکہ پرانا عہدنامہ اُسپر ختم ہوا تھا اُسکے بعد مسیح کا زمانہ آنیوالا تھا جسکی بابت موسیٰ سے ملاکی تک بلکہ آدم سے ملاکی تک نبوت ہوئی تھی لیکن مسیح سے پہلے یوحنا اصطباغی آیا شریعت کا نبی ہوکے تاکہ شریعت کا ایک نبی بلکہ نبی سے بڑا شخص ہوکے خداوند کا نقیب ہووے اور اہل شریعت کی رہبری خداوند کی طرف کرے اُسکے بعد مسیح آیا اور مسیح اپنا کام کرکے آسمان پر چلا گیا اور بارہ رسولوں کو بھیجدیا تو بھی کلیسیا میں بعضوں کو نبی مقرر کیا اور یہہ عہدہ کچھہ عرصہ تک کلیسیا میں تھا لیکن جب کلیسیائیں قایم ہوگئیں اور خدا کی پوری مرضی نئے عہد میں ظاہر ہوچکی تب سے یہہ عہدہ بند ہوگیا اور پھر کوئی نبی آج تک دنیا میں نہیں آیا کیونکہ اب نبیوں کی حاجت نہیں رہی خدا کی ساری مرضی بیبل میں ظاہر ہوگئی ہے

۲۸ (۲۸) اور اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبس تھا اُٹھ کے روح کی معرفت تبلایا کہ تمام ملک میں بڑا کال پڑیگا وہ قلادیوس قیصر کے وقت میں بھی ہوا

(تمام ملک میں) یعنے تمام رومی سلطنت میں (ف۱) قلادیوس قیصر کے عہد میں موجب بیان تواریخوں کے چار بڑے قحط پڑے تھے اول ۴۱ سنہ ء میں دویم ۴۲ سنہ ء میں سویم ۴۸ سنہ ء میں چہارم ۵۰ سنہ ء میں مگر یہہ قحط جسکا ذکر اگبس نے کیا ہے وہی قحط ہے جو ۴۱ سنہ میں پڑا تھا (ف۲) کال سبب اور موقع ہے عیسائیوں کے لئے سخاوت کرنے کا اب کہ شاگرد مسیحی کہلائے تو فوراً اُن کے پہلے کام کا ذکر آتا ہے جو محبت کا کام ہے مسیح نے سب سے بڑھکر محبت دکھلائی مسیحی لوگ بھی مسیح سے مسیح پاکے محبت دکھلاتے ہیں (ف۳) اِس اگبس نبی نے اُس کے بعد بھی نبوت کی ہے جب پولوس کے قید ہونے کی بابت خبر دی تھی (۲۱ - ۱۰)

۲۹ (۲۹) تب شاگردوں نے آپس میں ٹھانا کہ وے ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اُن بھائیوں کی خدمت میں جو یہودیہ میں رہتے تھے کچھہ بھیجیں

(شاگردوں نے) نہ برنباس اور پولوس کے حکم سے مگر آپس میں صلاح کر کے اِس کام کا شروع کیا اور اِس کو تمام بھی کیا (ف) آجکل جب تک کہ خادم دین بہت سی نصیحتیں اور جاں فشانی کر کے ترغیب نہ دیں تب تک مشکل ہے کہ غریبوں کے لئے پیسہ جمع ہووے مگر حقیقی عیسائی خوشی سے دیتے ہیں پادریوں کو تکلیف نہیں دیتے خود بخود یہہ کام کرتے ہیں (۲ قرنتی ۸ باب تمام دیکھو)

۳۰ (۳۰) سو اُنہوں نے یہہ کیا اور برنباس اور سولوس کے ہاتھہ بزرگوں کے پاس بھیجا

(بزرگوں) یہہ بزرگ ہیکل کے کاہن اور قربانی چڑھانیوالے نہ تھے مگر مسیحی کلیسیا کے بزرگ تھے جو یروشلم کی کلیسیا کی خدمت کرتے تھے (برنباس اور سولوس کے ہاتھہ عام عیسائیوں میں سے کسی کے ہاتھہ نہیں بھیجا کیونکہ غریبوں کو پیسہ دینا اگلی کلیسیا بھاری کام جانتی تھی نہ ایک ادنی سی بات اِسلئے اُنہوں نے سب سے بڑے لوگوں کو اِسکام کے لئے بھیجا (۲ قرنتی ۸ - ۱۶ سے ۲۴) دیکھو برنباس اور سولوس نے بھی جانا منظور کیا اور روحانی کام اُسکے لئے کچھہ عرصہ تک بند کیا (ف۱) یہہ دوسرا وقت تھا کہ پولوس عیسائی ہونے کے بعد یروشلم میں گیا (ف۲) خیرات تقسیم کرنا نہایت پورانا

دستور بزرگوں کا ہی چاہئے کہ اب بھی بزرگ لوگ اسپر توجہ کریں اور غریبوں کی نگہبانی فرماویں اسپتال میں اور غریب خانہ میں اور مشن کے غریب خانہ و یتیم خانہ میں اور رانڈوں کے گھروں میں جاکے دریافت کریں کہ خیرات اچھی طرح تقسیم ہوتی ہی یا نہیں کوئی آدمی اپنے فایدہ کے لئے اُنکے حق کو تصرف میں نہ لاوے اور کلیسیا پر بھی واجب ہی کہ اس کام کے لئے پیسہ جمع کریں اور معتبر شخصوں کے ہاتھہ سے تقسیم کرادیں یہہ کرنے سے کلیسیا میں بڑی برکت آتی ہی اور جب کلیسیا یہہ کرتی ہی تب جانو کہ کلیسیا میں زندگی ہی ورنہ مردہ ہی جو عیسائی کہلاتے ہیں اور غریبوں سے بیخبر اپنے چین میں رہتے ہیں اُنہیں چاہئے کہ لعاذر اور دولتمند کی تمثیل کو یاد کریں

بارہواں باب

(۱) اُسوقت ہیرودیس بادشاہ نے ہاتھہ ڈالے کہ کلیسیا میں سے بعضوں کو ستاوے

(۱سے ۱۹) تک اُس تکلیف کا ذکر ہی جو ہیرودیس سے کلیسیا پر آئی یعقوب شہید ہوا اور پطرس کو خدا کی طرف سے مخلصی ہیں مدد پہونچی (ف۱) پہلے مخالفت انجیل کی طرف صرف یہودیوں کے حکام سے ہوتی تھی (۲ باب سے ۵ باب تک) اس کے بعد عوام الناس اور حکام سب مخالفت پر آمادہ ہوئے (۶ باب سے ۸ باب تک) پھر اس کے بعد عوام الناس اور حکام اور ہیرودیس سے ہوئی (ف۲) اکثر تکالیف جو آتی ہیں اکیلی نہیں ہوتی ہیں تکلیف پر تکلیف آتی ہی پہلے قحط آیا پھر یہہ مصیبت آئی جیسے پہلے دھوپ اور گرمی پھر بارش ہوتی ہی (ف۳) شیطان لوہے کے ہتھیاروں کا محتاج نہیں ہی کہ کلیسیا کو ستاوے مگر ہمیشہ بہت لوگ اُسکے ہتھیار بنجاتے ہیں کہ اُسکا مطلب پورا کریں جیسے فرعون وغیرہ پورانے عہدنامہ میں مذکور ہیں اب انجیل میں بھی ہیرودیس کی مانند کئی شخص ہیں جنہوں نے شیطان کا مطلب پورا کیا وہ بغیر خون کے راضی نہیں ہیں اور کبھی خون سے سیر نہیں ہوتے ہیں جسقدر خون پیتے ہیں اُسیقدر زیادہ چاہتے ہیں وہ آدم خور شیر ببر کی مانند ہیں (ف۴) ہیرودیس کا گھرانا خونی گھرانا تھا پہلے اِسکے باپ نے بچوں کو مارا پھر اُس کے بیٹے اینٹے پاس نے یوحنا اصطباغی کو قتل کیا پھر اس ہیرودیس نے یعقوب کو مار ڈالا اور یہہ ہیرودیس اُس ہیرودیس کا جس نے یوحنا کو مارا تھا برادرزادہ تھا (ف۵) جن ایام میں اسنے یہہ بلا نازل کی اُن دنوں میں برنباس اور پولوس یروشلم میں آئے ہوئے تھے (ہیرودیس بادشاہ) اسی کو اگرپا اول کہتے ہیں اور وہ اگرپا دویم ہی اور اِسکا بیٹا ہی جس کے سامہنے پولوس نے معذرت کی تھی (۲۶ باب) یہہ پہلا

اگرپا ہیرودیس کلاں کا پوتا تھا اور اُس کے باپ کا نام ارسٹوبلس تھا جو ہیرودیس کلاں کی برنیسی عورت سے پیدا ہوا تھا۔ اِس اگرپا اول نے کیلی گیولا اور قلادیوس کا ہم سبق ہو کے روم میں تربیت پائی تھی جب کیلی گیولا شہنشاہ ہوا تو اُسنے طفلی کی دوستی کے سبب اِسکو اِسکے دو چاچوں کی بادشاہت بخشدی تھی یعنے فیلبوس کی اور ہیرودیس اینٹی پاس قاتل یوحنا کی اور اسکو لقب بادشاہ کا بھی دیا تھا اور ملک طراخونیس وجلیل اور پیریا اور ابیلینی اور بطانیہ اور رونٹیس بھی یعنے یہہ چھ علاقہ دیئے تھے پھر جب قلادیوس تخت روم پر آیا تو اُسنے علاوہ ان ممالک کے سامریہ اور یہودیہ بھی اُسکو دیا تھا پس یوں اِسکے ہاتھ میں اپنے دادا ہیرودیس کلاں کی ساری بادشاہت آگئی تھی اور یہہ بادشاہ ہوا تھا (ف) لفظ بادشاہ پر غور کرو اسوقت سے آگے (۳۰) برس تک کوئی یہودیوں کا بادشاہ نہ تھا اور نہ اِسکے پیچھے کبھی کوئی بادشاہ اُن میں سے ہوا ہاں اِسکا بیٹا اگرپا دویم بادشاہ تو تھا پر نہ ملک یہودیہ کا (ف) یہہ ہیرودیس اپنی عمر کے پچھلے (۳) برس میں بادشاہ رہا اور اُسی عہد میں یہہ ظلم جو مذکور ہی اُسنے کیا مگر یہہ شخص ظالم اور عیاش تو نہ تھا بلکہ یہودیوں کی رسموں کو مانتا تھا اور ملایم اور خیر اندیش آدمی بھی تھا پر تعریف طلب بہت تھا اور یہہ ظلم جو اُسنے کیا اسکا سبب بھی یہی ہوا کہ یہودیوں سے تعریف چاہتا تھا اور اسی سبب سے مراد یہہ شخص اکثر یروشلم میں رہتا تھا اِسکا خیال تھا کہ اگر عیسائیوں کے بزرگوں میں سے کوئی کوئی مارے جاویں تو باقی لوگ پراگندہ ہو جاوینگے اور یوں عیسائی دین برباد ہوگا

۲ (۲) اور یوحنا کے بھائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا

(یعقوب کو) یعنے اُس رسول کو جو بارہ حواریوں میں سے ایک تھا جس نے مسیح کے چہرہ کی تبدیل اور یایرس کی بیٹی کو جیتی دیکھا تھا (مار ڈالا) تلوار سے اُسکا سر کٹوایا (ف) یہہ یعقوب اور اُسکا بھائی یوحنا رعد کے فرزند کہلاتے تھے یہہ وہی تھے جنہوں نے اپنی والدہ کے وسیلہ سے مسیح کے دہنے بائیں بیٹھنا مانگا تھا اور مسیح نے جواب دیا تھا کہ کیا وہ پیالہ پی سکتے ہو تب اُنہوں نے کہا تھا کہ ہاں پی سکتے ہیں اور خداوند نے کہا تھا کہ پیالہ تو پیوگے (متی ۲۰-۳۰) پس یعقوب نے سب سے پہلے پیالہ پیا اور موت کا بپتسما بھی لیا اور اُس کے بھائی یوحنا نے سب رسولوں کے بعد پیالہ پیا (ف۲) اِسکا مرنا جلدی جلدی ہو گیا کچھ مدت نہیں گذری شاید فوراً سامھنے بُلوایا یا نہ بُلوایا مگر جلدی سر کٹوایا جیسے اِسکے چچا نے یوحنا کا سر کٹوایا تھا اسی سبب سے دونوں کا ذکر یعنے یوحنا کا اور یعقوب کا بہت ہی تھوڑا لکھا (مرقس ۶-۲۷) (ف۳) معلوم ہوتا ہی کہ پطرس کی غیر حاضری کے وقت یعقوب رسول کا درجہ پہلا گنا جاتا تھا اور اسی سبب سے وہ بڑا آدمی خیال کیا گیا اور مارا گیا (ف۴) یوسیبوس کہتا ہی کہ جس آدمی نے یعقوب رسول پر گواہی دی تھی اُس کے دل میں یعقوب کی باتوں سے فوراً ایسی تاثیر ہوئی کہ اُسیوقت

اُسنے کہا کہ میں بھی عیسائی ہوں تب اُسی رسول کے ساتھ اُسے بھی مارنے کو باہر لیگئے راہ میں اُسنے رسول سے معافی مانگی
تب رسول نے کہا خدا کی صلح تیرے ساتھ ہووے اور اُسے چوما تب دونوں کا سر ایک ہی وقت پر کاٹا گیا (ف) لوقا کا یہہ
مطلب نہیں ہی کہ شہیدوں کا تذکرہ لکھے وہ اُن کی زندگی کا احوال لکھنا چاہتا ہی اِسلئے لوگوں کی موت کا ذکر کم کرتا ہی مگر زندگی
کی شہادت یعنے گواہی کا تذکرہ بہت لکھتا ہی پس جو کوئی چاہتا ہی کہ اچھی موت کا مُنہہ دیکھے چاہئے کہ وہ مسیح کی گواہی میں
اچھی زندگی کاٹے (ف) یعقوب اپنی موت سے منادی کرتا ہی اور یوحنا اپنی زندگی سے اور رسولوں کی موت کا ذکر کلام میں
نہیں ہی مگر روائتوں میں ہی صرف اسی رسول کی موت کا ذکر کلام میں ہی اور یعقوب کی آخری باتوں کا ذکر بھی نہیں ملتا ہی کہ اُسنے
کیا کیا کہا اور کسطرح مرگیا (ف) مسیح کی موت کا ذکر بہت مفصل انجیلوں میں لکھا ہی کیونکہ اُسی کی موت ہی جو تمام جہان کی موت
کے عوض تھی اور وہی موت سب کی زندگی کا مدار ہی اِسلئے مناسب تھا کہ اُسی کا ذکر مفصل ہوتا

(۳) اور جب دیکھا کہ یہہ یہودیوں کو پسند ہی تو زیادتی کر کے پطرس کو بھی پکڑ لیا (یہہ فطیر کے ۳
دنوں میں ہوا)

(پسند ہی) یہہ ہیرودیسیوں کو مرض تھا کہ لوگوں کو خوش کریں خواہ ظلم ہو یا کچھہ اِسنے ایک رسول کو مار ڈالا اور دیکھا کہ یہودی
اِس بات سے خوش ہیں تو چاہا کہ پطرس کو بھی مار ڈالے اِسلئے اُسے بھی پکڑ لیا لیکن فوراً مثل یعقوب کے مار نہیں ڈالا اِسلئے
کہ فطیر کے دن تھے اُن دنوں میں ایسا کام نہ کر سکتے تھے (مرقس ۱۴-۱ و ۲) اِسلئے اُسے قید رکھا کہ بعد فطیر کے مارینگے
(ف) اگر پطرس بھی مارا جاتا تو اُس کے دو خطوں سے کلیسیا محروم رہجاتی (ف) زمیندار اپنے سارے گیہوں نہیں کھا جاتا
ہی کچھہ تخم ریزی کے لئے بھی رکھتا ہی اگرچہ خدا نے یعقوب کو اُٹھا لیا پر پطرس کو باقی رکھتا ہی کہ کلام کی تخم ریزی کرے

(۴) اور اُسکو پکڑ کے قید خانہ میں ڈالا اور چار چار سپاہیوں کے چار پہروں میں سونپا کہ اُسکی ۴
خبرداری کریں اور چاہا کہ فسح کے بعد اُسے لوگوں کے سامھنے لیجائے

اِس پطرس نے کہا تھا کہ ای خداوند میں تو تیرے ساتھہ مرنے کو بھی طیار ہوں اگرچہ اُسوقت بھاگ گیا مگر یہہ اُس کا
قول اب پورا ہوا کہ اب دل سے مرنے کو بھی طیار ہی (لوقا ۲۲-۲۳) (چار چار سپاہی چار پہرے) یعنے چار گارد تھے
ہر گارد میں چار سپاہی تھے یعنے (۱۶) سپاہی ان چار گارد میں سے دو گارد قید خانہ کے اندر تھے اور دو گارد باہر دروازہ
پر تھے (ف) اُسکا ارادہ تھا کہ بعد فسح کے سامھنے لیجائے نہ مقدمہ پیش کر کے تجویز کے لئے مگر سب کے سامھنے مار ڈالنے

سکے لئے (ف۲) یعقوب کو چپ چاپ مار ڈالا اور غریب عیسائی کچھہ نہ کرسکے صبر کرکے چپ کر گئے تو اب ایسی جرأت ظلم پر ہوئی کہ چاہتا ہی کہ پطرس کو سب کے سامھنے مجلس میں مارے تاکہ عیسائی ڈریں اور خوف خوب غالب ہوجاوے (ف۳) پطرس کو اِس بد ارادہ کے لئے اچھی حفاظت میں قید کردیا کہ فسح کے بعد ایسا کرینگے گویا بڑے نیک لوگ ہیں عیدوں کو خوب مانتے ہیں مگر خون کرتے ہیں ان جاہل اہل شرع سے خدا کی پناہ ہی (ف۴) اُسنے تو اپنے گمان میں اچھی طرح قید کیا اور سخت پہرے میں رکھا کہ کوئی دوست وہاں جا نہ سکے مگر کوئی ایسا قیدخانہ نہیں ہی جہاں آسمان کے باشندونکی آمدرفت نہو سکے فرشتے وہاں بھی آسکتے ہیں جو خدا کے بندوں کو مدد دیں اور خدا کی طاقت ہر مصیبت اور مشکل سے چھڑا سکتی ہی

۵ (۵) سو قیدخانہ میں پطرس کی نگہبانی تو ہوتی تھی پر کلیسیا اُس کے لئے بدل و جان خدا سے دعا مانگا کرتی تھی

عید کی تمامی کی انتظاری تھی دشمن خوش تھے کہ اُسے مارینگے دوست لاچار بیکس تھے مگر خدا پر نظر تھی کہ وہ چھوڑا دے (بدل وجان) دعا کرتے تھے یعنے نہایت دلی جوش کے ساتھہ کلیسیا دعا کیا کرتی تھی یہہ وہی لفظ ہی جسکا ترجمہ (لوقا ۲۲-۴۴) میں گڑگڑا کے کیا گیا ہی پس کلیسیا گڑگڑاتی تھی خدا کے سامھنے کہ پطرس کو بچا لیوے اور ایسی دعا ہمیشہ عیسائی کرتے تھے (ف) اکثر تجربہ ہوا ہی اور کلام میں بھی دیکھتے ہیں کہ دلی جوش سے جو دعائیں کیجاتی ہیں وہ تیر بہدف ہیں اور خداوند خدا ہیل کا خدا سُنتا ہی اور وہ چھوڑانے پر قادر ہی اور اپنے بندوں کا بڑا ہی مددگار پایا گیا ہی (ف۲) یقین ہی کہ ہیرودیس نے کبھی گمان بھی نہ کیا ہوگا کہ میری موت پطرس کی موت سے زیادہ تر نزدیک ہی وہ چاہتا تھا کہ پطرس کو مارے اور یہودیوں کا دل خوش کرے مگر خدا چاہتا تھا کہ ہیرودیس کو مارے اور عیسائیونکا دل خوش کرے پر عیسائیوں کو یہہ معلوم تھا نہ ہیرودیس کو خدا کے بندوبست نرالے ہیں اور عجیب ہیں (ف۳) اُسوقت چھوٹی چھوٹی جماعتیں اپنے گھروں میں جمع ہوکے دعا کرتی تھیں اور ایک گھر دعا کے لئے مریم کا گھر بھی تھا (ف۴) بے خمیری روٹی کے سات دن میں خاص دعائیں ہوئیں اپنی سلامتی کے لئے اور پطرس کی سلامتی کے لئے (ف۵) دو قدرتیں ہیں ایک قدرت دنیا کے پاس ہی دوسری قدرت کلیسیا کے پاس ہی دنیا کی قدرت کیا ہی حکومت قیدخانہ زنجیریں سپاہی ہتھیار - پر کلیسیا کی قدرت کیا ہی دعا ایمان میل ملاپ امید محبت ہمدردی معافی وغیرہ پر ایمان کی دعا خدا کی بے نہایت قدرت کو پکڑتی ہی اور اِس سے زیادہ تاثیر ہوتی ہی اور دنیا کی ساری قدرتیں اُس کی برابری نہیں کرسکتیں پس عیسائیوں کی امید دعا اور آنسو ہی (ف) شاید کوئی کہے کہ یعقوب کے لئے کلیسیا نے کیوں دعا نہیں کی جواب یہہ ہی کہ وہ شہید ہوچکا مُردوں کے لئے

دعا نہیں ہے جہاں درخت گرتا ہے وہاں پڑا رہتا ہے مردے اِس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں وہ اپنے مالک کے پاس گھر میں اور وطن میں جا پہونچتے ہیں اُنہیں کچھہ خوف وخطرہ نہیں ہے وہ دنیا کے دُکھہ کی موجوں سے پار اُتر جاتے ہیں پر دعا اُسکے لئے ہے جو دنیا میں ہے اور دُکھہ کی موجوں میں گھرا ہے پس پطرس جو قید میں ہے اُسکے لئے دعا ہے یعقوب تو فوراً مارا گیا کلیسیا کو صبر کرنا پڑا اور یہہ بھی کچھہ ضرور نہیں ہے کہ ہماری ہر دعا قبول ہی ہو جاوے یہہ سب کچھہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے اور ایماندار کی ہر دعا کا یہہ منشا ہوتا ہے کہ اگر تیری مرضی ہے تو ہووے نہ میری مرضی مگر تیری مرضی ہووے ہاں اپنی مرضی اور اپنے دُکھہ کا ذکر ہم تیرے سامہنے کرتے ہیں تیری طاقت پر بھروسہ کرکے کہ تجھہ میں پوری قوت اور قدرت ہے پر ہم حکیم علی الاطلاق نہیں ہیں اِسلئے مناسب ہے کہ سب طرح سے اے خدا تیری مرضی ہووے اگر ہماری مرضی تو کر دیوے تو ہم اے خداوند تیرے شکرگذار بندے ہیں اور جو تو نامنظور کرے تو بھی تیرے شکرگذار بندے ہیں جو کچھہ تو پسند کرتا ہے ہم بھی پسند کرتے ہیں (ف) مردمان خدا کی دعائیں اکثر مستجاب ہوتی ہیں (فلپی ۱-۱۹) میں جانتا ہوں کہ تمہاری دعا اور یسوع مسیح کی روح کی مدد سے اِسکا انجام میری نجات ہوگی (فلمان ۲۲) مجھے امید ہے کہ تمہاری دعاؤں کے وسیلے تمہیں بخشا جاؤں (ف) جب خدا تعالیٰ خاص برکات دینا چاہتا ہے تو اپنے بندونکو خاص دعاؤں کے لئے اُبھارتا ہے

۶ (۶) اور جب ہیرودیس نے اُسے حاضر کرنا چاہا اُسی رات پطرس دو زنجیروں سے جکڑا ہوا دو سپاہیوں کے بیچ میں سوتا تھا اور نگہبان دروازہ پر قیدخانہ کی نگہبانی کر رہے تھے

(اُسی رات) جس کی صبحکو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے یعنے قتل سے چند گھنٹے پہلے (ف) اتنی مدت تک شاگردوں نے دعائیں کیں اور انتظاری رہی کچھہ اثر دعا کا نہ دکھا اور اب کہ موت کا وقت نزدیک آگیا زیادہ نا امید ہوئے ہونگے تو بھی اُنہوں نے دعا کرنا نہیں چھوڑا تھا مگر اکثر خدا کے کام ایسے ہی ہیں اور وہ آخر کو مدد بھیجتا ہے جب سارے آسرے بھروسے ٹوٹ جاتے ہیں اور مطلق لاچاری آ دباتی ہے تب خدا کا زور ہماری مخلصی کے لئے ظاہر ہوتا ہے (استثنا ۳۲-۳۹) (سوتا تھا) پطرس سوتا تھا وہ جانتا بھی تھا کہ دو چار گھنٹے بعد مجھے مرنا ہے تو بھی آرام سے سوتا ہے (ف) عارف باللہ جسکا دل خدا سے لگا ہے اور مرضی کے تابع ہے وہ دُکھہ اور مصیبت میں بھی آرام سے ہے بلکہ مصیبتوں کو کچھہ چیز نہیں جانتا (اعمال ۲۰-۲۳ و ۲۴) (ف) وہ جو قید ہے آرام سے سوتا ہے وے جو آزاد ہیں اُس کے لئے دعا کرتے ہیں وہ جو دشمن ہیں قتل کی فکر میں ہیں سپاہی پہرہ دیتے ہیں (دو زنجیروں سے) ایک زنجیر دہنے ہاتھہ کے پہنچے پر بندھی تھی اور اُسکا دوسرا سرا سپاہی کے بائیں ہاتھہ کے پہنچے پر بندھا تھا دوسری زنجیر اسی طرح دوسرے ہاتھہ اور دوسرے سپاہی سے بندھی تھی دستور کے بموجب اسیطرح پولوس

باندھا گیا تھا (۱ ۲-۲۳) (ف) پطرس بڑی سخت قید میں تھا دوہرے پھاٹک بند تھے دوہرہ پہرہ تھا دوہرے سپاہی محافظ
تھے دوہری زنجیریں بندھی تھیں اب وہ کیونکر نکلیگا پر خدا نے بڑی آسانی سے نکالا اُسکے نکلنے کی کوئی راہ انسان کے خیال
میں بھی نہ تھی مگر یہہ کہ جنہوں نے قید کیا ہی وہی اگر چاہیں تو چھوڑ دیں اور اب تو یہہ خیال بھی باقی نہ رہا تھا کیونکہ قتل کا وقت
قریب آیا تھا اُسوقت خدا نے اپنے بندے کی مخلصی کے لئے ایک آسان اور عجیب راہ نکالی جب ہم ہر طرح سے گھر جاتے ہیں
اور ہمارے بچنے کی سب راہیں بند ہو جاتی ہیں تب خدا ہمارے لئے کوئی راہ نکالتا ہی اور ہم بچ جاتے ہیں جب سب دروازے
بند ہیں تب غیب سے کوئی دروازہ ہماری مدد کے لئے کھلتا ہی (ف ۲) مسیح خداوند کی نسبت بھی یہودیوں کو یہی خیال ہوا کہ وہ
کیونکر نکلیگا جب اُسکی قبر پر مہر لگائی اور پہرہ بٹھلایا پر وہ تو آسانی سے نکلا دیکھو خدا کا زور اور اُسکی حکمت اور قدرت جو بیان
سے باہر ہی (ف ۳) آدمی خوب بندوبست کرتا ہی خدا کے برخلاف پر وہ جو آسمان پر ہی ہنستا ہی (ف ۴) اِس تمام باب
پر غور کرو اور (یشعیا ۳۰ باب) پر بھی سوچو تب معلوم ہوگا کہ یہہ نمونے ہیں اُس غصہ کے جو آدمی خدا کے برخلاف اور
کلیسیا کے برخلاف اور خدا کے بندوں کے برخلاف باندھتے ہیں اور خدا اُن کے منصوبے توڑتا ہی (ف) اُن لوگوں
کی طاقت بیفایدہ ہی جو خدا سے لڑتے ہیں وہ پوری شکست کھاوینگے (ف ۶) خدا کے بندے ہمت باندھ کر دُکھ
اُٹھانے پر خوش ہیں اور آپ کو دشمنوں میں چھوڑ دیتے ہیں مگر خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور دعاؤں کے وسیلہ جو مسیح
کے نام سے کیجاتی ہیں قدرت الٰہی کو اپنی طرف تحریک دیتے ہیں

۷ (۷) اور دیکھو خداوند کا فرشتہ آیا اور کمرے میں روشنی چمکی اور اُسنے پطرس کی پسلی پر مار کے اُسے
جگایا اور کہا جلد اُٹھہ اور زنجیریں اُسکے ہاتھوں سے گر پڑیں

(فرشتہ آیا) کب آیا جب کچھہ انتظاری نہ تھی اچانک آگیا جیسے (لوقا ۲-۹ و اعمال ۲۳-۱۱) میں بھی ایسا ہی
مطلب ہی خدا سے اچانک مدد آتی ہی اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ وہی خداوند ہی (روشنی چمکی) نہ سارے جیلخانہ میں مگر
صرف اُسی کمرے میں جسمیں پطرس قید تھا (ف) پطرس کے لئے روشنی تھی تا کہ آسانی سے نکلے اندھیرے میں ٹٹولتا
نہ پھرے پر دشمنوں پر اندھیرا تھا۔ (خروج ۱۴-۲۰) (ف ۲) اِسیطرح جب ایماندار لوگ شیطان کی قید سے چھوڑائے
جاتے ہیں تو اُنکے دل میں سچائی کی روشنی چمکتی ہی اور خدا کا ہاتھہ چھوڑانے کو ظاہر ہوتا ہی یہی دین مسیحی کی تاثیر ہی جو
آدمی پر ظاہر ہوتی ہی (زنجیریں گر پڑیں) جنہیں خدا آزاد کرنا چاہتا ہی اُنہیں زنجیریں نہیں پکڑ سکتی (ف) جب پطرس
سوتا تھا تو وہ جاگتا تھا جس پر پطرس کا بھروسہ تھا

(۸) اور فرشتے نے اُسکو کہا کمر باندھ اور اپنی جوتی پہن اُس نے یونہیں کیا اور اُسنے اُسے کہا ۸
اپنا کرتا پہن اور میرے پیچھے ہولے

(کمر باندھ جوتا پہن کرتا بھی پہن) جو سونے کے وقت اُتار دیا تھا یعنے کچھ جلدی کی بات نہیں ہے آرام اور آسایش کے ساتھ بغیر گھبراہٹ کے نکل (ف) خدا اپنے لوگوں کو ضروری چیزیں ہمیشہ دیتا ہے خدا جانتا ہے کہ میرے بندے اِن چیزوں کے محتاج ہیں سو وہ اُنہیں بخشتا ہے (میرے پیچھے ہولے) تاکہ میں تیری رہبری کروں اور اِس قید خانہ سے باہر نکالوں کیونکہ تجھے نکلنے کا راہ معلوم نہیں ہے

(۹) اور وہ نکل کے اُس کے پیچھے ہولیا اور نہ جانا کہ یہہ جو فرشتے سے ہوا سچ ہے بلکہ سمجھا کہ رویا ۹
دیکھتا ہوں

جو کچھہ حکم ہوا اُس نے فرمانبرداری کی اور پیچھے ہولیا پر (نہ جانا کہ یہہ سچ ہے) یعنے وہ سمجھا کہ یہہ خواب کی بات ہے اسلئے کہ جاگتا ہوا ساتھہ نکلا اور بیداری میں اِس بات پر سوچتا ہے کہ یہہ کیا ہوا تب اُسے خیال آتا ہے کہ شاید میں بیدار نہیں ہوں سوتا ہوا خواب دیکھتا ہوں تعجب اور حیرت نے ایسا پکڑا کہ حالت بیداری کو خواب سمجھا کیونکہ اُس کے خیال میں بھی ایسی مخلصی نہ تھی دیکھو کیا لکھا ہے (۱۲۶ زبور ا و ۲) خداوند جسوقت صیہونی اسیروں کو پھیر لایا اُسوقت ہم اُن کی مانند تھے جو خواب دیکھتے ہیں تب ہمارے منہہ ہنسی سے بھر گئے اور ہماری زبان گانے سے تب غیر قوموں کے درمیان یہہ چرچا تھا کہ خداوند نے اُنسے بڑے سلوک کئے

(۱۰) تب وے پہلے اور دوسرے پہرہ میں سے نکل کے لوہے کے پھاٹک پر جو شہر کی طرف ہے ۱۰
پہونچے اور وہ آپ سے آپ اُن کے لئے کھل گیا سو وے نکل کے ایک گلی سے گذر گئے اور اُسی دم
فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا

(پہلا اور دوسرا پہرہ) لگا ہی رہا اور وہ اُن کے درمیان سے چلے گئے کسی نے نہیں دیکھا اگر خدا نگہبان نہو تو اُنکی نگہبانی جو پہرہ دیتے ہیں عبث ہے (اُن کے لئے کھل گیا) خودبخود لوہے کا بڑا پھاٹک بھی کھل گیا شاید فرشتے نے ہاتھہ لگایا یا قدرت الٰہی سے خودبخود کھل گیا (ایوب ۵-۱۲) وہ عیاروں کے منصوبوں کو باطل کرتا ہے کہ اُن کے ہاتھوں سے اُنکا

مطلب پورا نہیں ہو سکتا۔ اب پطرس فرشتے کے ساتھہ جیلخانہ سے باہر نکل گیا (اسی دم فرشتہ چلا گیا) خدا کا فضل خاص
اُسی وقت تک مدد کرتا ہی جب تک آدمی کا زور نہیں چل سکتا پطرس میں ہرگز طاقت نہ تھی کہ وہاں سے نکلے فرشتے نے نکالا
اب پطرس اپنی کوشش سے گلیوں میں چلے پھرے اپنا کام آپ کرے جو وہ نہ کر سکتا تھا فرشتے نے کیا جو وہ کر سکتا ہی
آپ کرے لعازر کو مسیح نے جلا دیا اب رومال لوگ کھولیں پس جہاں ہماری کوشش سے کچھہ ہو سکتا ہی وہاں مدد غیبی
کی امید نہ چاہئے پر ہماری لاچاری میں اُسکا زور کام دیگا

(۱۱) تب پطرس نے ہوش میں آکے کہا اب میں نے تحقیق جانا کہ خداوند نے اپنا فرشتہ بھیجا اور ۱۱
مجھے ہیرودس کے ہاتھہ اور یہودیوں کی قوم کی ساری انتظاری سے بچا لیا

(ہوش میں آکے) اب ہوش میں آیا گھبراہٹ دفع ہوئی آپ کو گلی میں کھڑا دیکھتا ہی دل میں آرام ہی تب اُس نے
یہہ بات بولی اور اُسنے کسی اور بات پر زور نہیں دیا مگر اپنی گواہی سے اپنے خون پر مہر کر دی کہ دشمن اُسے قتل کرنا چاہتے
تھے اور وہ بھی طیار تھا کہ مسیح کے نام پر مارا جاوے پر خدا نے اُسے بچا لیا وہ تو آپ کو مسیح کے نام پر موت کے حوالہ کر چکا
تھا (ف) راقم کے گمان میں وہ لوگ جو آپ کو مسیح کے نام پر موت کے حوالہ کر دیتے ہیں اگرچہ خدا اُنکو بچا لے پر وہ
بھی شہید کا رتبہ رکھتے ہیں کیونکہ اُس کے نام پر وہ تو مرنے کو بھی موجود ہو گئے ہیں (ف۲) اعمال کی کتاب میں (۲۰)
دفعہ فرشتے کا ذکر آیا ہی خاص اس مطلب پر کہ صدوقیوں نے جو فرشتوں کے منکر تھے اِسی عقیدہ کے سبب کلیسیا کو ستایا
تھا پس فرشتے کے وجود کے ثبوت کے لئے کہیں فرشتہ نظر آتا ہی اور کہیں اُسکا ذکر آتا ہی (ف۳) یہاں فرشتے کے
ایک کام کا ذکر ہی کہ اُسنے خدا کے بندے کی ایسی مدد کی جو آدمی کے خیال سے بھی باہر تھی (زبور ۳۴ – ۷) خداوند کا
فرشتہ اُن کے چاروں طرف جو اُس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہی اور اُنہیں بچاتا رہتا ہی پھر اسی بلب کے آخر میں
(آیت ۲۳) کے درمیان فرشتے کے دوسرے کام کا ذکر ہی کہ اُسنے ہیرودیس بدکار بے ایمان کو سزا دی کہ اُسے مار ڈالا

(۱۲) اور سوچتا ہوا مریم کے گھر پر آیا جو یوحنا ملقب بہ مرقس کی ماں تھی وہاں بہت لوگ جمع ہوئے ۱۲
اور دعا مانگ رہے تھے

(ملقب بہ مرقس) تاکہ دوسرے یوحناؤں سے فرق ہو جاوے اور مریم بھی دوسری مریموں سے امتیاز پاوے
کہ یہہ اور مریم ہی (مریم کے گھر پر آیا) یہہ مریم برناباس کی بہن تھی کیونکہ مرقس جو یہاں مذکور ہی وہ برناباس کا بھانجا تھا

(کلسنی ۴—۱۰) یہہ بی بی مالدار عورت تھی اور اُسکا گھر اچھا اور محفوظ مکان تھا اُس میں بہت لوگوں کی سمائی بھی تھی اسلیئے تو وہاں بھائی
لوگ جمع ہوتے تھے کہ خاطر جمعی سے پطرس کے لئے دعا مانگیں اِس بی بی کا ایمان بڑا تھا اور اسمیں بڑی ہمت بھی تھی کہ ایسی
ایذا کے وقت اسقدر عیسائیوں کو دعا کے لئے اپنے گھر میں جمع ہونے دیا (ف) جب لکھا ہی کہ گھر اُسکا تھا تو معلوم ہوا کہ ملکیت
بیچنا اور غریبوں کو بانٹ دینا سب پر فرض نہ تھا بعض لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے یہہ کام کیا تھا اور جنہوں نے نہیں
کیا اُنپر کچھہ ملامت نہیں کی گئی تھی وہ ویسے ہی ممتاز بھائی تھے (ف۲) یہہ واقعہ رات کے پچھلے پہر کا ہی دیکھو بھائی لوگ
اِس مصیبت میں کیسے بیقرار تھے کہ رات کو اور اُس کے بھی پچھلے پہر میں دعا کے لئے وہاں حاضر تھے اِسوقت کے لوگوں کی
مانند نہ تھے کہ ایک بھائی دُکھہ میں چلّاتا ہی اور دوسرے آرام سے گھروں میں سوتے ہیں یا یاروں میں بیٹھے ہوئے ٹھٹھہ بازی
کرکے زخم پر زخم اور اپنے بھائی کے دلپر مارتے ہیں اور دعا کے لئے مشکل سے صبح شام کو بھی گرجا میں آتے ہیں (ف۳) ہیرودیس
کے سپاہی جاگتے تھے ہتھیاروں کے ساتھہ مگر مسیح کے سپاہی جاگتے تھے دعا کے ساتھہ اور دیکھو کسکے ہتھیار زیادہ تر کارآمد
ہوئے مسیح کے ہتھیار جو ایمان اور امید اور دعا وغیرہ ہیں اہل دنیا کے ہتھیاروں سے زیادہ تر مفید اور کارآمد ہیں (ف۴)
پطرس مریم کے گھر پر آیا جہاں بھائی رات بھر اُسکے لئے دعا میں مشغول تھے اور ایسے سرگرم تھے کہ آدھے گھنٹے دعا کرکے سو
نہیں گئے تھے بلکہ خدا سے مانگتے تھے کہ پطرس کو اُنہیں دے سو خدا نے اُسے چھوڑا کے اُن کے پاس بھیجدیا اور اُنہوں نے
اپنی دعاؤں کی تاثیر کیسے جلدی اور کیا خوب دیکھی پس ای میرے بھائیو دعائیں بہت کام کرتی ہیں اِنسے غافل نرہنا

۱۳ (۱۳) اور جب پطرس نے پھاٹک کا دروازہ کھٹکھٹایا روداؔ نام ایک چھوکری سُننے کو آئی

(سُننے کو آئی) نہ کھولنے کو کیونکہ رات تھی اور مخالفوں کا بڑا خوف تھا پس سُننے کو آئی کہ کون ہی اور کیا کہتا ہی (ف)
یہہ چھوکری دربان یا خدمتگار تھی سردار کاہن کے گھر میں بھی ایک چھوکری دربان تھی (یوحنا ۱۸—۱۶ و ۱۷) یہودیوں میں
دستور تھا کہ عورتیں یا چھوکریاں خدمت کے لئے رکھتے تھے جیسے اب بھی امیروں کے گھروں میں عورتیں یا لونڈیاں خدمتگار
ہوتی ہیں (رودا) اسی کو انگریزی میں روز یا روزہ کہتے ہیں جس کے معنے گلاب کے ہیں (ف) جب لڑکی دربان تھی تو
لڑکی کو پردہ نہ تھا جیسے ہندوستان کے بعض لوگوں میں ہی (ف۲) سب سے بڑے بڑے لقب بادشاہوں اور امیروں کے
اکثر دنیا میں فراموش کئے گئے ہیں پر روداؔ کا نام ہر ملک میں ہر زمانہ کے لئے باقی ہی کیونکہ جو کوئی ایک ٹھنڈے پانی کا
پیالہ بھی مسیح کے نام دیتا ہی وہ بھی اجر پاتا ہی جو کوئی مسیح کے نام پر ایک چھوٹا سا کام بھی کرتا ہی وہ بھی اجر پاویگا

۱۴ (۱۴) اور پطرس کی آواز پہچان کے خوشی کے باعث پھاٹک نہ کھولا بلکہ اندر دوڑ کے خبر دی کہ
پطرس پھاٹک پر کھڑا ہی

پطرس پہلے بھی اپنی آواز سے پہچانا گیا تھا (متی ۲۶-۷۳) (خوشی کے باعث) دروازہ نہ کھولا اسکام سے ظاہر ہی
کہ پطرس کی طرف سب کی بڑی محبت تھی وہ لڑکی بھی اُس کی آواز سُنکے خوشی سے بھر گئی

۱۵ (۱۵) اُنہوں نے اُسکو کہا تو دیوانی ہی پر وہ اپنی بات پر قایم رہی کہ یونہیں ہی تب وے بولے
اُس کا فرشتہ ہی

(تو دیوانی ہی) تجھے پطرس کا شاید خیال بندھگیا ہی ایسی بات کبھی سچ نہیں ہوسکتی وہ دہانسے کیونکر آسکتا ہی (اُسکا فرشتہ ہی)
یعنے شاید وہ مارا گیا اُس کی روح جو فرشتہ کی مانند ہوگئی ہوگی شاید وہ ہی یا کوئی اَور فرشتہ ہی جو اُس کی خبر دینے کو آیا اِسلئے
وہ اُسکا فرشتہ ہی یعنے اُسکی خبر دہندہ یا جو اُس کی خبر دینے کو بھیجا گیا (ف) یہہ لوگ اگرچہ دلی جوش سے اُسکے لئے دعا کرتے
تھے تو بھی جانتے تھے کہ جس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں محال ہی کہ وہ چھوٹ کر آوے تو بھی دعامیں سرگرم تھے (ف) جب
مسیح موت کے قبضہ سے چھوٹ کر قبر سے نکل آیا تو شاگرد اِسیطرح خوشی اور حیرت کے مارے اعتبار نہ کرتے تھے (لوقا ۲۴-۴۱)
(ف) ہم لوگ اکثر دعامیں کیا کرتے ہیں ایسی باتوں کے لئے جن کی کچھہ امید نہیں ہی اور جب خدا بخشدیتا ہی تب ہم تعجب کرتے
ہیں (ف) آسمان دنیا سے کچھہ دور نہیں ہی خدا اپنے لوگوں کے نزدیک ہی جو بات ہم سے انہونی ہی خدا کر سکتا ہی خدا ہمارے ساتھہ
مسیح کے وسیلہ سے ایک خاص نسبت رکھتا ہی خدا ہمارا باپ ہی خدا ہمارے ساتھہ رہتا ہی خدا ہمارے گھروں میں آتا ہی ہم اُسکے
ہیں مسیح نے خدا کے ساتھہ ہمارا ایک رشتہ بنا دیا ہی تب خداوند ہمارا خدا ہی ہم خدا کے ہیں ساری دنیا خدا سے الگ ہی ہم خدا
سے ہیں مسیح نے ہمیں یہہ منصب بخشا اور دنیا اسبات کو نہیں جانتی (وہ اپنی بات پر قایم رہی) کیونکہ پہچان گئی تھی کہ ضرور
پطرس دروازہ پر ہی

۱۶ (۱۶) پر پطرس کھٹکھٹاتا رہا سو اُنہوں نے کھول کے اُسے دیکھا اور دنگ ہوگئے

(کھٹکھٹاتا رہا) شاید دیری کرنے میں وہ ڈرا ہو کہ مبادا پیچھے کوئی آوے اور پھر پکڑیں اِسلئے آواز تو نہیں دی مگر
کھٹکھٹاتا رہا کہ جلدی آویں دیری نہ کریں

(۱۷) اور اُسنے اُنہیں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ چپ رہیں اور اُنسے بیان کیا کہ خداوند نے کس طرح اُسکو قید سے نکالا اور کہا کہ یعقوب اور بھائیوں کو اسبات کی خبر دو اور نکل کے دوسری جگہ چلا گیا

(خداوند نے کسطرح) اُسکو نکالا کیا عجیب قدرت خدا کی ظاہر ہوئی (ف) جب پطرس نے چھٹی پائی تو بھائیوں کے سامھنے خداوند کے فضل کو یاد کرتا ہی وہ جلال الٰہی کا جویاں تھا (یعقوب) یعقوب رسول تو پہلے ہی شہید ہو چکا ہی پر یہہ دوسرا یعقوب ہی جو خداوند کا بھائی کہلاتا ہی (گلاتی ۱-۱۹) یہہ شخص یروشلم کا پہلا اسقف تھا (اعمال ۱۵-۱۳ و ۲۱-۱۸) کو بھی دیکھو تواریخ میں ہی کہ یہہ یعقوب اسقف بھی یہودیوں کے ہاتھ سے ۶۲ سنہ ع میں شہید ہوا تھا (ف) پطرس کہتا ہی کہ یعقوب کو اور اور باقی بھائیوں کو خبر دو کہ خداوند نے پطرس کو یوں بچا لیا اور وہ اب یروشلم کو چھوڑ کر کہیں اور جاتا ہی میرا کام اس شہر میں اب نہیں رہا میں دوسری جگہ جا کے کام کرونگا چاہیئے کہ اب یعقوب اسقف ایمانداروں کی جماعت کا بندوبست کرے (اور نکل کے دوسری جگہ چلا گیا) یروشلم کو چھوڑ دیا بموجب حکم الٰہی کے (متی ۱۰-۲۳) پر جب تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ (ف) پہلے اُسنے یروشلم میں علانیہ کام کیا ہیکل میں جا کے مسیح کی باتیں سنائیں اور گھر گھر سکھلایا (اعمال ۵-۲۰ و ۲۱ و ۴۲) اگرچہ وہ وقت بھی ایذا کا تھا مگر کسی خاص عیسائی کے ساتھ یہود کی دشمنی نہ تھی ساری کلیسیا سے جلتے تھے تب وہ وہاں رہا لیکن جب خاص ایک شخص کے قتل کے درپے ہوئے تو لازم ہو گیا کہ وہاں سے وہ خاص شخص چلا جاوے جیسے (۱۷-۱۴) میں پولوس کو بھائیوں نے رخصت کیا اور سیلاس و تمطاؤس رہے کیونکہ دشمنی پولوس سے تھی (ف) شاید اور باقی رسول بھی اُسیوقت پر یہاں سے نکل گئے کیونکہ پھر یروشلم کی کلیسیا کا ذکر اِس کتاب میں کم ملتا ہی (ف ۳) نیکوست کے دنسے اِسوقت تک خدا کے فضل سے عیسائی جماعتیں متفرق مقاموں میں کئی ایک قایم ہو گئی تھیں پس خدا کے کئی ایک انگورستان طیار ہیں کیا ضرور ہی کہ رسول خطرہ میں رہیں دوسری جگہ جا کے خدمت کریں (ف ۴) اُس کے بعد پھر پطرس یروشلم میں آیا تھا (۱۵-۷) جب یروشلم میں مجلس ہوئی تھی اور وہ اُس مجلس میں بولا تھا مگر اِسبات کا ذکر نہیں ہی کہ پھر بھی اُسنے وہاں رسالت کا کام کیا یا نہیں

(۱۸) جب صبح ہوئی سپاہیوں میں بڑا اضطراب پڑا کہ پطرس کیا ہوا ۱۸

(اضطراب پڑا) صبح کو اضطراب پڑا یہانسے ظاہر ہی کہ آخری پہر میں رات کے یہہ واردات ہوئی تھی اگر رات کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے پہر میں یہہ واردات ہوتی تو تبدیل پہرہ کے وقت رات ہی کو خبر لگجاتی کہ پطرس نہیں ہی یہہ

آخری پہرہ تھا اسلئے رات کو خبر نہیں ہوئی صبح کو خبر ہوئی (ف) پہلے مسیح کے لوگ غم کرتے تھے اور شیطان کے سپاہی خوشی میں تھے اب خداوند کے بندے خوشی میں ہیں اور بے ایمان غم اور اضطراب میں ہیں (ف ۲) اضطراب کا سبب یہہ کہ ایسے سنگین پہرہ میں سے وہ کیونکر نکل گیا اور یہہ سبب بھی ہے کہ قانون کے موافق وہ سپاہی جنکے پہرہ میں سے گیا ہے قتل کے لائق ٹھہرے (ف ۳) شاید کوئی کہے کہ پطرس نے اُن بیگناہوں کو کیوں مستوجب قتل کا کرا کے مروایا جواب یہہ ہے کہ پطرس تو اس مقدمہ میں بے گناہ تھا اُسنے کیا خطا کی تھی کیوں اُنہوں نے ناحق مار ڈالنے کو اُسے پکڑا ہاں اگر وہ خطا کار ہوتا اور پھر بھاگ جاتا تو گناہ تھا مگر وہ جو لائق قتل کے نہیں ہے نہ کوئی گناہ اُن کا کیا اُسے ناحق مارنے کو اُنہوں نے پکڑا اب اُسکا بھاگ جانا گناہ نہیں ہے اور یہہ جو سپاہی اب قتل ہوتے ہیں ہو ویں شریر آپس میں اپنی بیوقوفی اور حماقت اور شرارت سے کٹ مرتے ہیں تو مریں اُن کی بیوقوفی اُنکی جان کا وبال ہے ان لوگوں نے پطرس کے ایمان اور صبر اور دعاؤں کو دیکھا تو بھی اُسکے ساتھ بدسلوکی کی پس اُسکے عوض آپ دُکھ میں پھنس گئے (دانیال ۶-۲۴) دوسرے کے لئے ناحق کوا کھودا آپ اُس میں گرے ہیرودیس خونی کے سر پر خون کے وبال جمع ہوتے ہیں یہودیوں کے سر پر خون پر خون جمع ہوتے ہیں تا کہ وبال آوے

۱۹ (۱۹) اور ہیرودس نے اُس کی تلاش کر کے اور نہ پا کے نگہبانوں کی تحقیقات کی اور حکم دیا کہ اُنہیں لیجا کے سزا دو اور یہودیہ سے قیصریہ میں جا رہا

(سزا دو) یعنے قتل کرو پس ان کے قتل کا باعث ہیرودس کی بے انصافی ہے جب جانتا ہے کہ ایسے مشکل پہرہ میں سے نہ انسان کی طاقت سے مگر خدا کی عجیب طاقت سے وہ نکل گیا تو پھر انکو کیوں مارتا ہے وہ اپنے دادا کے قانون پر عمل کرتا ہے کہ جب مسیح بیت اللحم سے چلا گیا تو بیگناہ بچوں کو مارا (قیصریہ میں جا رہا) شرم کھا کے یروشلم سے نکل گیا کہ پطرس پرندہ چلا (ف) قیصریہ میں اُسوقت ایک تماشا تھا قلادیوس قیصر کی عزت کے بارہ میں سارے امیر اور صور کے حاکم وہاں آئے تھے آپ بھی وہاں گیا تا کہ اُس جلسہ کا اہتمام کرے اور وہاں جا کے مر گیا (ف ۲) یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو آپ کو بادشاہوں کے سپرد کرتے ہیں تا کہ اُن کی خدمت کر کے خدا کی کلیسیا پر ظلم کریں وہ اکثر مصیبتوں میں پڑتے ہیں (۲ سلاطین ۱-۱۴) دو پچاسوں کو آگ نے کھا لیا جو خدا کے بندے پر دست اندازی بیجا کرنے کو بادشاہ ظالم کے حکم سے گئے تھے اور وہ بادشاہ بھی جو خدا سے نہیں ڈرتے اور خدا کی کلیسیا کو ستاتے ہیں بیخ و بُن سے اُکھاڑے جاتے ہیں کیونکہ خدا سے لڑکر کوئی فتح نہیں پا سکتا

۲۰ (۲۰) اور ہیرودس اہل صور اور صیدا سے ناخوش تھا اور وے ایک دل ہو کے اُس کے پاس آئے
اور بلاستس کو جو بادشاہ کی خوابگاہ کا ناظر تھا ملا کے صلح چاہی اِس لئے کہ اُن کے ملک کو بادشاہ
کے ملک سے کھانا میسر آتا تھا

(بلاستس کو ملا کے) یعنے سونے کی چابی سے اُسکا دل کھول کے اُسے ملایا مطلب یہہ ہے کہ اُسے رشوت دیکر ملا لیا کہ بادشاہ سے صلح کرا دے تاکہ آسانی سے بادشاہی ملک سے کھانا اور خوراک اُن کے ملک میں آسکے دیکھو (حزقیل ۲۷-۱۷) صور کی نسبت یوں لکھا ہے کہ یہوداہ اور اسرائیل کا ملک تیرے سوداگر تھے وے منیت اور پنگ کا گیہوں اور شہد اور روغن اور بلسان لا کے تیرے بازار میں تجارت کرتے تھے اور اُسی صور کے ملک سے لکڑی وغیرہ یہودیہ میں پہونچتی تھی چنانچہ سلیمان اور زروبابل نے بھی اِن لوگوں کو اناج دیا اور لکڑی لی دیکھو (۱ سلاطین ۵-۹ و عزرا ۳-۷) (ف) لوگ جسمانی خوراک کے واسطے بہت کوشش کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں کہ موسم اچھا ہوا اور سب طرف صلح بھی رہے تاکہ روٹی میسر آوے پر خدا کی بادشاہت اور نجات کے لئے کم فکر کرتے ہیں یہہ افسوس کی بات ہے اگر خدا سے صلح کریں تو جسمانی اور روحانی سب انتظام درست ہو جاتے ہیں اور جب سارا زور روٹی پر ہے اور خدا سے چشم پوشی ہے تو نہ روٹی ملتی ہے نہ نجات اور برباد ہوتے ہیں ہر چیز کو اُس کے مرتبہ پر رکھنا چاہئے

۲۱ (۲۱) ہیرودس مقرری دن بادشاہی پوشاک پہنے تخت پر بیٹھا اور اُن سے کلام کرنے لگا

(مقرری دن) جو دن بادشاہ نے جلسہ کا مقرر کیا تھا اور جسدن میں حکم دیا تھا کہ صور و صیدا کے لوگ جلسہ میں حاضر ہو کر آداب بجا لاویں اور بادشاہ اُنسے صلح کریگا ہیرودس نے اس کام کے لئے وہ دن مقرر کیا تھا پر خدا نے ہیرودس کی عدالت کے لئے بھی اُسی دن کو مقرر کیا تھا کہ اُس کی عدالت اُسی کی مسند پر ہووے (تخت پر بیٹھا) کہ بادشاہ ہو کے نذرانہ لئے اور رعیت سلام کرے پر خدا نے اُسکے تخت کو الٰہی عدالت کے سامہنے کا جنگلا کر دکھلایا کہ خدا سے اُس کی اُسیوقت عدالت ہووے اور وہ سزا پاوے (کلام کرنے لگا) یعنے صور صیدا کے ایلچیوں سے بولا ظاہر ہے کہ لطف آمیز باتیں بادشاہوں کی مانند کرتا تھا کہ تالیف قلوب اور دبدبہ شاہی ہووے

۲۲ (۲۲) اور لوگ چلّائے کہ یہہ خدا کی آواز ہے نہ آدمی کی

خوشامدی لوگ روٹی کے طالب خدا کے منکر ایسے کفر کے کلمے بہت بکا کرتے ہیں (ف) ان لوگوں نے مسیح خدا کے
بیٹے کو جو فروتن ہو کے آیا پسند نہ کیا کہ اُنکا خدا ہووے جو حقیقت میں خدا تھا مگر لاف زن بدکار ہیرودس سے بہت خوش
ہیں اور اُسے اپنا خدا بتلاتے ہیں کہ یہہ خدا کی آواز ہے نہ آدمی کی اور ظاہر ہے کہ وہ خوشامد سے ایسا بکتے تھے اُن کا مطلب
تو یہہ تھا کہ کسی طرح اُسکو خوش کریں تاکہ اُس کے ملک سے کھانا پاویں تب اُنہوں نے اُس کی تعریف میں ایسا مبالغہ
کیا کہ اُس کی آواز کو خدا کی آواز بتلایا

۲۳ (۲۳) وہیں خدا کے فرشتے نے اُسے مارا اِسلئے کہ اُسنے خدا کو عزت ندی اور کیڑے پڑ کے مر گیا

(خدا کو عزت نہ دی) اپنی تعریف سنکے بہت خوش ہوا کہ مجھے لوگوں نے خدا کی سی عزت دی ہے دل خوشی سے پھولا
کیونکہ وہ تعریف طلب آدمی تھا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ اپنی تعریف سے خوش ہوا کرتے ہیں اُن کے دل میں ایک
بڑا بھاری مرض ہے اور وہ مہلک ہے بعض وقت بیجا تعریف سے بھی خوش ہوتے ہیں اور برباد ہو جاتے ہیں خدا کو بُرا
معلوم ہوتا ہے اکثر لوگ تاویلیں کر کے کہا کرتے ہیں کہ تعریف سُننے سے کیا نقصان ہے اصل میں تعریف اُس کی ہے جسنے
ہم میں یہہ خوبی رکھی مگر اُنکا دل چونکہ پھولا کرتا ہے اِسلئے وہ خطرناک حالت میں ہیں کبھی تعریف سے خوش نہ ہونا چاہئے
اور بیجا تعریف کرنیوالے کو روکنا چاہئے ہمیشہ فروتنی دل میں رہنی چاہئے (۱۰-۲۶) پطرس کہتا ہے میں بھی تو آدمی ہوں
(۱۴-۱۵) ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی تو آدمی ہیں تمہارے ہمجنس - پس دیکھو خدا کے لوگوں کا کیا حال ہے اور دنیا کے
لوگوں کا کیا حال ہے زمین آسمان کا فرق ہے (فرشتے نے اُسے مارا) اِسلئے کہ وہ ایسی تعریف سُن کے خوش ہوا اور پھولا
اور اُسنے خدا کو عزت نہ دی نہ کہا کہ میں آدمی ہوں تم کیا کفر بکتے ہو اور اِسلئے اور بھی اُسکا قصور ہوا کہ وہ داخلی یہودی تھا
خدا کے کلام سے واقف تھا خدا کی عزت کو جانتا تھا پر شیطان بن گیا کہ خدا کا مرتبہ آپ پاوے (ف) خدا کے فرشتے
نے ایک دفعہ اسور کے لشکرگاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تھے (۲ سلاطین ۱۹-۳۵) پھر دیکھو
(انواریخ ۲۱-۱۵ و ۱۶) (ف) یوسیفس کہتا ہے کہ یہہ معاملہ اُن ایام جلسہ کے دوسرے دن میں ہوا تھا جب تماشاگاہ
چھت تک بھر گئی تھی اور صبح کا وقت تھا اُسپر سورج کی کرنیں خوب چمکتی تھیں تب لوگوں نے پکارا کہ آج تک ہم نے تجھے
صرف آدمی جانا تھا لیکن اب تجھے ایک خدا جانتے ہیں بادشاہ نے اُنہیں منع نہیں کیا اور ذرا بھی ناخوش نہیں ہوا
اُسیوقت ایک جانور ہمشکل اُلو اُسکے سر پر اُڑتا ہوا نظر آیا اور اُس کے پیٹ میں ایک سخت مروڑا اُٹھا تب اُسنے اپنے
احباب کی طرف متوجہ ہو کے کہا تمہارا خدا ابھی مرنے پر ہے جسکو تم نے ابدی جانا تھا تب اُسکو جلدی اُٹھا کے محل میں